

علامہ محمد عابدی شریف قادری مدظلہ العالی  
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے متذکرہ لکھنے والے  
مدرسہ اسلامیہ لاہور

# محسن الہدایہ

مصنف: علامہ محمد عابدی شریف

رضا دارالانشاعت۔ لاہور

# محسن اہل سنت

شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری

مصحف  
محمد عبدالستار طاہر

رضا دارالاشاعت ۵۸۱ شتر روڈ، لاہور

نام کتاب احوال و آثار علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری  
(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور)

مرتب محمد عبدالستار طاہر مسعودی

نظر ثانی علامہ محمد مشکاتہ پیش قصوری

پروف ریڈنگ محمد عبدالستار طاہر مسعودی

کمپوزنگ پابتمام ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

کمپوزنگ عرفان احمد لاہور

صفحات ۳۲۸

تعداد ۱۱۰۰

سن اشاعت ربیع الاول ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء

مطبع

ناشر رضاء دار الاشاعت لاہور

قیمت ۱۲۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ رضاء دار الاشاعت ۲۵ نشتر روڈ لاہور

۲۔ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور

## انتساب

میسور ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

وامت برکاتہم العالیہ کے نام

جو اس عظمت کدہ میں سر تپا اجالا ہیں

اور

جن کے حکم پر احقر کو یہ تذکرہ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

واللہ اعلم بالصواب

طاہر

## ترتیب

- ابتدائیہ محمد عبدالستار طاہر ۱۳  
تقدیم پروفیسر ذاکر محمد مسعود احمد ۱۹  
حیات شرف ایک نظریں محمد عبدالستار طاہر ۲۳  
باب نمبر ۱۔ منازل حیات ۲۹

- ☆ ۳۱ نام۔۔۔۔۔ ولادت  
☆ ۳۲ والدین گرامی قدر  
☆ ۳۵ محمد کا ماحول  
☆ ۳۶ دعائیں جو رنگ لائیں  
☆ ۳۸ دنیاوی تعلیم کا حصول  
☆ ۴۰ دینی تعلیم کا آغاز

۳۹ علامہ شرف صاحب کے جلیل القدر اساتذہ

- ☆ پہلی دینی درس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ رضویہ، قلعہ الاسلام، فیصل آباد ۴۰  
☆ دوسری دینی درس گاہ۔۔۔۔۔ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف ۴۱  
☆ تیسری دینی درس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ۴۲  
☆ چوتھی دینی درس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ ابدادیہ، مظہریہ، بنوں ۴۳  
☆ ایک اور درس گاہ۔۔۔۔۔ جامعہ صدیقیہ، انجمن شیعہ، لاہور ۴۵  
☆ تفسیر شہادت علیہ ۴۶  
☆ ایک اور کتاب ۴۷



☆	شرف صاحب ..... ایک شاعر	۵۳
☆	افغان اور مزاج	۵۷
☆	علامہ شرف صاحب کے خطابات	۶۰
☆	تحریک نظام مصطفیٰ اور علامہ شرف صاحب	۶۰
☆	شاہی خانہ آبادی	۶۵
☆	پہلی تدریس گاہ ..... جامعہ نعیمیہ لاہور	۶۶
☆	دوسری تدریس گاہ ..... جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	۶۶
☆	تیسری تدریس گاہ ..... دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبیرہ شریف	۶۷
☆	چوتھی تدریس گاہ ..... جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ	۶۷
☆	پانچویں تدریس گاہ ..... مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم پیکوال	۶۹
☆	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوبارہ آمد	۶۶
☆	بیعت و ارادت	۷۱
☆	خطابیت	۷۲
☆	قلمی زندگی کا آغاز ..... حرکات اور پس منظر	۷۳
☆	تحریر کا آغاز	۷۵
☆	اشاعتی سلسلے کا آغاز	۷۷
☆	ابتدائی اشاعتوں کا ذیلی جائزہ	۷۹
☆	علامہ شرف صاحب کے ناشر ادارے	۸۱
☆	علامہ شرف صاحب کے ناشر ممالک	۸۳
☆	چند اہم کام	۸۵
☆	برادران حقیقی	۸۷
☆	علامہ محمد عبد الغفار قطر صاحبی	۸۸

☆	فروغ رضویت میں علامہ شرف صاحب کا کردار	۹۷
☆	زاورت خرمین شریفین کی سعادت	۱۰۱
☆	روزانہ کے معمولات	۱۱
☆	صاحب دل کی چند درد مندائے قیادیز	۱۰۳
☆	اولادِ امجاد	۱۰۶
☆	مولانا ممتاز احمد سدیدی	۱۱
☆	مولانا مشتاق احمد قادری	۱۱۵
☆	حافظ ثار احمد قادری	۱۲۱
باب نمبر ۲۔ چند اہم ادارے ..... وابستگی و تعلق		
☆	مرکزی مجلس رضا لاہور	۱۱
☆	مکتبہ قادریہ لاہور	۱۳۱
☆	علامہ فضل حق خیر آبادی	۱۴۰
☆	منی رائٹرز گلڈ لاہور	۱۴۷
☆	شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی ہندیاں	۱۵۰
☆	رضا اکیڈمی لاہور	۱۵۱
☆	مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور	۱۱
☆	جامع مسجد جامعہ رضویہ عمر روڈ لاہور	۱۱
باب نمبر ۳۔ چند یادیں، چند باتیں		
☆	تصنیف و اشاعت کی طرف توجہ کا باعث	۱۵۵
☆	استاذ الاساتذہ کی غیرت ایمانی	۱۵۶

- ☆ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں انٹرویو ۱۵۶
- ☆ روزہ غیر منظم ۱۵۷
- ☆ والد صاحب کی فیاضی ۱۵۸
- ☆ مفتی عزیز احمد قادری کی خدمت میں "
- ☆ حضرت ملک المدرسین کے ساتھ لاہور کاسٹر ۱۶۱
- ☆ حضرت ملک المدرسین اور مطالعہ کتب ۱۶۲
- ☆ حضرت ملک المدرسین اور انصافی حق "
- ☆ استاذ الاساتذہ علامہ عمر محمد امجدی "
- ☆ جامعہ نظامیہ روضیہ کے قیام کی تجویز ۱۶۳
- ☆ حضرت شیخ الاسلام اور نیت نماز ۱۶۴
- ☆ حضرت شیخ الاسلام اور اجزاء قبلہ محضراء "
- ☆ حضرت شیخ الاسلام کی یادگار شفقت ۱۶۵
- ☆ مفتی محمد حسین نعیمی کا قصاص "
- ☆ مفتی صاحب اور پاس وعدہ ۱۶۶
- ☆ مفتی صاحب کا خلاص "
- ☆ غلط بات کا زبان سے انکار ۱۶۷
- ☆ گورنر پنجاب جامع مسجد عمر و دین ۱۶۹
- ☆ گورنر ہاؤس کا دعوت نامہ ۱۷۰
- ☆ البریلویہ کا مذاہب "
- ☆ حضرت محمد کرم شاہ ازہری ۱۷۲
- ☆ اب ڈھونڈ انہیں --- ۱۷۳
- ☆ بی صاحب کی غیرت اعلیٰ ۱۷۴

- ☆ حضرت مفتی شریف الحق کی دعا ۱۷۵
- ☆ ملک التحریر علامہ ارشد القادری کے کلمات تحریر ۱۷۶
- ☆ زینت القراء قادری علامہ رسول کامشاہدہ ۱۷۷
- ☆ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے ایک ملاقات "
- ☆ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کی توفیق دے ۱۷۸
- ☆ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیجئے ۱۷۹
- ☆ حضرت داتا صاحب کی مجلس مذاکرہ میں مقالہ ۱۸۰
- ☆ کیا آپ کی تصویر بنی وی پر نہ دکھائیں! ۱۸۱
- ☆ امداد اشی! ۱۸۲
- ☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبین کی امداد "
- ☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنائت ۱۸۳
- ☆ حضرت داتا گنج بخش کا کتبہ مزار "
- ☆ مدینہ منورہ میں سلام رضا ۱۸۵
- ☆ محمد طفیل ایڈیٹر نقوش لاہور ۱۸۶
- ☆ ہساتین الغفران کی تدوین و اشاعت ۱۸۹
- ☆ باب نمبر ۳- آثار علمیہ ۱۹۵
- ☆ عربی کاوشات ----- ۱۹۷
- ☆ مطبوعہ عربی مقالات و کتب ۱۹۸
- ☆ عربی سے اردو تراجم کتب "
- ☆ عربی سے اردو تراجم --- رسائل کے لئے "
- ☆ عربی کتب پر مقدمات ۱۹۹

- ☆ عربی کتب پر حواشی ۱۹۸  
☆ اردو سے عربی میں تراجم ۱۹۹

### ---- فارسی مصنفات

- ☆ مطبوعہ فارسی کتب ۲۰۳  
☆ فارسی کتب پر مقدمات "
- ☆ فارسی کتب کے اردو تراجم "
- ☆ فارسی کتب پر اردو حواشی "

### ---- اردو نگارشات

- ☆ مطبوعہ مقالات و کتب ۲۰۴  
☆ مقالات و مضامین پر اسے رسائل ۲۰۶  
☆ مقدمات و پیش لفظ ۲۱۲  
☆ مختلف تقابلیں میں پڑھے گئے مقالات ۲۱۹  
☆ زیر نگرانی لکھے گئے مقالات ۲۲۱  
☆ بیانات "
- ☆ ترجمہ و تحریک پر شائع ہونے والی کتب "
- ☆ تفسیریں ۲۲۲  
☆ تصانیف کے تراجم "
- ☆ غیر مطبوعہ کتب، مقالات و تراجم ۲۲۳

باب نمبر ۵---- علامہ شرف قادری دوستوں کی نظر میں

باب نمبر ۶---- اہل علم کے تاثرات ۲۸۱

- ☆ علماء و مشائخ ۲۸۳  
☆ پروفیسرز و اکتوز ۲۸۴  
☆ صحافی و دانشور "
- ☆ جرائد ۲۸۵

### کتابیات ----

- ☆ کتب
- ☆ روزنامے ☆ ہفت روزہ
- ☆ ماہنامے ☆ سہ ماہی رسائل
- ☆ رسائل ☆ مکتبہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ابتدائیہ

سنا تھا ان کے وقت میں بڑی برکت ہے۔ اس شفیق کو جب دیدے پایا تو تصدیق ہو گئی کہ ہاں واقعی یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ علامہ شرف قادری صاحب کو جب بھی پایا مصروف اہل حد مصروف اندریس میں مصروف تقریر میں مصروف تحریر میں مصروف اگویا لکھنا پڑھنا تو ان کا اوڑھنا بچو تا ہے ان کے شب و روز کاتھیں چوتھائی علم دین میں ہی بسر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ تحریر میں ان کی مصروفیت ایسی ہے کہ وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ان تمام مصروفیات کے باوجود یوں بھی لگتا ہے جیسے شرف صاحب باہل مصروف نہ ہوں تو ایسے کہ سب بھی انہیں ملیں تو اتنی محبت ہے "اٹنے تاک سے" اٹنے پیار سے ملے ہیں جیسے سدا خلوص آپ ہی کے لئے ہے۔۔۔۔۔ شرف صاحب سے ملنا بھی ایک شرف ہے۔۔۔۔۔ ان کے نیاز بھی سعادت سے کم نہیں۔۔۔۔۔ انہیں مل کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دنیا میں سراپا اسلام ابھی باقی ہیں جن کے دم قدم سے اسلام کی رونق ہے۔

وہ عاشقوں کے عاشق ہیں اسی لئے تو عاشق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام الافاضل احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے نظریات و افکار کی ترویج و اشاعت کو زندگی کا مشن بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔ وہ بیعت ہوئے تو اعلیٰ حضرت کے خلیفہ ابو البرکات علامہ سید احمد قادری سے انہوں نے اپنی قلمی زندگی کا آغاز بھی امام احمد رضا کی قدسی کتاب "الحجۃ القانعہ" کے اردو ترجمہ سے کیا۔۔۔۔۔ بلکہ اشاعتی سفر کا نکتہ آغاز بھی امام احمد رضا ہی ہیں۔۔۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور کے ساتھ ساتھ سنی رائیٹرز گلڈ سے بھی ایک عمر ساتھ رہا۔۔۔۔۔ ۱۹۸۷ء سے رضا اکیڈمی لاہور۔۔۔۔۔ ۱۹۹۱ء سے رضا دارالاشاعت لاہور کی سرپرستی اسی سلسلہ محبت کا مظہر ہے۔ وہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے عالم شباب سے وابستہ



ہیں۔ اور یہ یو جی جی نے انہی سالی میں ہی قائم ہے۔۔۔۔۔ جا۔۔۔ نظامیہ رضویہ لاہور میں فروغ رضویات کے سلسلے میں سرگرم عمل ادارہ "رضا فاؤنڈیشن" کے معتد خاص بھی ہیں۔ جو "قلمی رضویہ" کی تخریج و ترمیم اور جدید انداز پر تدوین کے ساتھ اشاعت کے لئے ہر تین کوئی سال ہے۔۔۔۔۔ اس ادارہ کی کوششیں ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۸ء تک قلمی رضویہ جدید کی چودہ جلدوں کی صورت میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اور سطر ہے کہ رواں سال ۱۹۹۹ء ہے۔۔۔۔۔

گزشتہ ربع صدی سے فروغ و اشاعت رضویات کے لئے اپنا تین تین دھن تو سیدی مرشدی و۔۔۔ والی حضرت مسعود رحمت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رامت پر کاتبہ اعلیٰ بھی وقف کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے امام احمد رضا کے نام اور کام کو بزم کوئین کی ہر گلی پر کوپہ تک اس انداز سے پھیلا یا کہ قریہ قریہ سلام رضا سے گونجنے لگا۔

معلیٰ جان رحمت پہ ناکھوں سلام  
شیخ بزم چاہت پہ ناکھوں سلام

اندرون ملک ہو یا بیرون ملک، بین الاقوامی سطح پر پیغام رضا نام ہو چکا ہے۔ شاید ہی کوئی خط ایسا ہو جو قبلہ ڈاکٹر صاحب کی محبتوں اور علاقوں کی خوشبو سے سرشار نہ ہوا ہو۔۔۔۔۔ احقر تحریثِ نعمت کے طور پر عرض کرنا ہے کہ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے کام کرنے کی سعادت بھی اس احقر کے نصیب میں آئی۔۔۔۔۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء

ایک روز دیوانہ دستار مسعود ملت برادرِ ملک محمد سعید صاحب مجاہد آبادی (اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے انہیں اس محبت میں فراوانی بے پایاں، استقامت و دوام اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین!) کے ہمراہ محترم بزرگوار حضرت اعلیٰ شرف قادری صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے "تذکرہ مسعود ملت" کے لئے اپنا سراں قدر مقالہ مرحمت فرمایا۔ اور "تذکرہ مسعود ملت" کے بارے میں مسامی و کچھ کر سکرانے ہوئے فرمایا۔

"عبدالستار صاحب ڈاکٹر صاحب پر بڑا کام کر رہے ہیں۔"

اور محمد سعید صاحب نے اطمینان دیا۔

"حضرت! آپ نے بھی ماشاء اللہ دین کی بہت خدمت کی ہے، آپ پر بھی کام ہونا چاہئے۔"

عالمہ صاحب فرمائے گئے۔

"ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کو عبدالستار طاہر جیسے نوجوان مل گیا ہے جو ان پر شب و روز کام کر رہا ہے۔۔۔۔۔ کبھی نہیں بھی کوئی عبدالستار طاہر مل گیا تو شاید آپ کی خواہش پوری ہو جائے۔"

ایسی بلند پایہ علمی شخصیت کے لبوں سے یہ متانتی کلمات سن کر میرا دھیروں خون اچھل گیا۔ اور شکر بجالایا، اس میں میرا تو کوئی کمال نہیں، یہ تو میرے بزرگوں کی تگ و تھک کا ثواب ہے کہ اپنے پیچھے گھرانے کی خدمت کے لئے اس خاکسار کو چین لیا۔۔۔۔۔ واپسی پر راورم ملک سعید صاحب کئے گئے۔

"عبدالستار صاحب! آپ شرف صاحب پر بھی کچھ کام کرالیں۔"

میں نے کہا:

"بھائی! اپنے شب و روز آپ کے سامنے ہیں۔۔۔۔۔ خدا کا اگر منظور ہوا تو شاید کچھ کر سکوں، سردست تو کچھ نہیں ہو سکتا، مشکل ہے۔۔۔۔۔ خدا کرے انہیں کوئی کام کرنے والا مل ہی جائے۔"

یوں بات آتی گئی، ہنسی۔۔۔۔۔

قبلہ حضرت مسعود ملت گذشتہ سال ۱۹۹۷ء کے آخر میں مسلسل تین چار ماہ سخت طویل رہے۔ ڈاکٹروں نے کھینچنے پھینچنے سے یکسر روک دیا تاکہ ذہن پر کسی قسم کا بار نہ ہو۔۔۔۔۔ اسی دوران پروفیسر فیاض احمد خاں کلوش صاحب میرپور خاص سے قبلہ ڈاکٹر صاحب کی عیادت کے لئے کراچی آئے۔ واپسی پر انہوں نے برادرِ محمد سعید صاحب کے نام ۸ دھیر ۱۹۹۷ء کو خط لکھا جس میں قبلہ حضرت صاحب کی صحت و تندرستی کی نوید سنائی اور ساتھ یہ بھی

”دیگر یہ کہ حضرت نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ۔۔۔۔۔  
 علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی سوانح مرتب ہونی  
 چاہئے۔ حضرت کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں نے اپنی سی  
 کوشش کی تھی۔ جس کی رپورٹ حضرت کو پیش کی اس پر حضرت نے  
 فرمایا۔۔۔۔۔ ”لاہور میں مستقل رہائش پذیر کوئی ایسا صاحب اس کام کو  
 بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔ اگر محمد عبدالستار طاہر صاحب یہ  
 کام کریں تو بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔“

یوں بالاخر دست غیب سے یہ قرب اختری کے نام لگا۔۔۔۔۔ قبلہ حضرت صاحب کی خواہش  
 کے احترام کے پیش نظر جو بن پایا، جول۔ ’۸۸ء پیش خدمت ہے۔ ۹ فروری ۹۸ء تا ۲۳ مئی ۹۸ء  
 کی کارگزاری ’۳ حوالہ و آثار فاضل لاہوری علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری“ کی صورت  
 میں آپ کے سامنے ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں، کوئی ہنر نہیں، کوئی فن نہیں۔۔۔۔۔ یہ  
 سب کاتب میرے ولی نعمت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی  
 نظر عنایت کا منظر ہے۔

مر قبول اللہ زبہ عز و شرف

چلتے چلتے علامہ شرف صاحب کے رفقاء و تلامذہ و متوسلین کی خدمت میں گزارش  
 ہے کہ انہیں چاہیے کہ ان کے فکر و فن اور شخصیت کے حوالے سے لکھیں۔ اور ان کی  
 حیات ظاہری میں لکھ کر انہیں فرائض خمین پیش کریں۔ چند موضوعات ترفیع و تحریک کے  
 لئے پیش خدمت ہیں:

۱۔ علامہ شرف قادری۔۔۔ فکر و فن اور شخصیت

۲۔ علامہ شرف قادری رفقاء کی نظر میں

۳۔ علامہ شرف صاحب کا تلامذہ سے برتاؤ

۱۔ علامہ شرف صاحب کے تلامذہ

۲۔ شرف صاحب بحیثیت مدرس

۳۔ شرف صاحب بحیثیت مفتی

۴۔ شرف صاحب بحیثیت مصنف

۵۔ شرف صاحب بحیثیت مترجم

۶۔ شرف صاحب بحیثیت طالب علم

۷۔ شرف صاحب بحیثیت انشاء پرداز

۸۔ شرف صاحب بحیثیت مقرر / خطیب

۹۔ شرف صاحب بحیثیت ناشر

۱۰۔ شرف صاحب بحیثیت مہل

۱۱۔ شرف صاحب اپنی تحریروں کے آئینے میں

۱۲۔ شرف صاحب اپنے خطوط کے آئینے میں۔

ان کی پرت در پرت بتگفتی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں جن پر لکھا جانا چاہیے۔  
 بلکہ مذکورہ بالا عنوانات پر لکھ کر یا لکھوا کر اہلسنت کے مقرر مسائل کو ان کی شخصیت پر  
 خصوصی نمبر و شائع کرنا چاہئیں۔

حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی سوانح مرتب کرنے کے دوران  
 راقم کو ان کی درج ذیل کتب بھی ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

۱۔ معارف امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔<sup>۱</sup>

۲۔ لمعات امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔<sup>۲</sup>

۱۔ ایک ماہنامہ کے مدیر نے آپ کے مکاتیب پر ایک خصوصی اشاعت لانے کا منصوبہ ظاہر کیا ہے۔ طاہر

۲۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محروم مقالات کا مجموعہ

۳۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محروم مقالات کا مجموعہ



۱۔ مقالات رضویہ ۲

۲۔ مقدمات رضویہ ۵

۳۔ آئینہ شرف ۱

۴۔ تذکار شرف ۷

اول الذکر دو تائید طبع ہیں۔ یہ تذکرہ یقیناً کبھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچ پایا، مولیٰ پاک کی رحمتوں، علاقوں اور توفیق کے ساتھ ساتھ اگر ان احباب کا بھرپور تعاون نہ حاصل ہوتا

۱۔ محترم بزرگوارم علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری مدظلہ

۲۔ محترم بزرگوارم علامہ محمد مشتاق ایش قسوری مدظلہ

۳۔ فاضل نوجوان محترم برادرم ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

۴۔ فاضل نوجوان برادرم مولانا مشتاق احمد قادری

سراپا سپاس ہوں ان سب کا جن کی محبتوں سے یہ سب ممکن ہو سکا۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کی ان غلصت مساعی کو اپنی بارگاہ عالیہ جلیلہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے مدد و فاضل لاہوری حضرت علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری وامت پر کاتھم العالیہ کو اور توانائیاں عطا فرمائے کہ دین شہین کی اور بھی خدمت کر سکیں۔ (انہوں نے یہ درد یہ ورثہ اپنی اولاد میں منتقل کر دیا ہے اللھم زدو فزد) آمین بھاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

خاکپائے صاحبزادان

محمد عبدالستار طاہر

جیو پری کھاتہ ہاؤس مین روڈ پیر کالونی۔ والٹن لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۳۸۱۰

۱۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے تحریر مقالات کا مجموعہ

۲۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے تحریر مقدمات کا مجموعہ

۳۔ مختلف کتب پر تحریر کثیر السعد او مقدمات و تقریظات کا مجموعہ

۴۔ علامہ شرف قادری مدظلہ کے حوالے سے تحریر و کتاب سوانحی مقالات کا مجموعہ

## تقدیم

پروفیسر ذاکر محمد مسعود احمد

فاضل جلیل علامہ محمد عبدالعظیم شرف قادری زید لفظہ بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ علم و فضل کے باوجود بہت ہی سادہ، منکسر المزاج اور ملتسار ہیں۔ حرص و ہوس سے پاک ہیں۔ سنی حنفی ہیں اور مسلک مجددین دین و ملت کے پابند ہیں۔ مسائل میں اکابر اہل سنت و جماعت کے پیرو ہیں اس لئے آپ کی شخصیت کے بارے میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ آپ کا عمل اس حدیث پاک پر ہے۔ ابو کتبہ مع اکابرکم۔۔۔۔۔ یہی محتاط اور محفوظ راستہ ہے۔ علامہ شرف صاحب اپنی نگارشات میں دلائل و شواہد سے اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں۔ اور کسی ایسی تحقیق میں نہیں الجھتے جس سے اہل سنت و جماعت میں افتراق کی راہ ہموار ہو۔۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے احیاء سنت کے لیے بھی اپنے مدعا صحت کو یہ ہدایت کی کہ سنت کو اس طرح زندہ کیا جائے کہ کسی قسم کا تضاد نہ پھیلے۔ کار تبلیغ و ارشاد نہایت ہی دشوار ہے۔۔۔۔۔ اکثر علماء میں سیاست کی جھلک نظر آتی ہے مگر علامہ شرف صاحب کی تحقیق اور تحریر میں فقیر کو کوئی سیاست نظر نہیں آتی۔ وہ اپنے کلام سے کام رکھتے ہیں اور شب و روز دین و مسلک کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

علامہ شرف صاحب متعدد دینی مدارس سے منسلک رہے اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آج کل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں شیخ الحدیث ہیں اور یہاں ایک عرصے سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ مدارس اہل سنت و جماعت کے مدارس عربیہ میں نہایت ہی ممتاز ہے اور اس امتیاز کا سہرا جامعہ کے منتظم و منظم علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی کے سر ہے جو سراپا عمل ہیں فقیر جب کبھی یہاں حاضر ہوا، استاذ و شاگرد سب ہی کو مصروف پایا۔ یہ دارالعلوم ہمارے کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ کے لیے ایک مثل ہے جو وقت کو بے دریغ ضائع کرتے ہیں۔



علامہ شرف صاحب درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ اور طباعت و اشاعت کی ذمہ داریاں اس پر مشترک ہیں۔ وہ زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اہل سنت و جماعت کے ان چند مخلصین میں ہیں جن پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ علامہ شرف صاحب اہل سنت کے ممتاز قلم کار ہیں جنہوں نے تقریباً سے زیادہ اور جو قلم کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ کا علمی فیضان ملک و بیرون ملک جاری و ساری ہے۔

تقریباً ۲۶ سال پہلے علامہ شرف صاحب سے فقیر کا رابطہ ہوا جب وہ "تذکرہ اکابر اہل سنت" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء) قلم بند فرما رہے تھے۔ محسن اہل سنت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ اس تعلق کے محرک تھے۔ الحمد للہ یہ مخلصانہ تعلق روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے۔ علامہ شرف صاحب پاک و ہند کے ان علماء میں ہیں جن سے فقیر کی ملاقات یا مراسلت رہتی ہے۔ اور جن سے فقیر استفادہ بھی کرتا ہے۔ علامہ شرف صاحب نے کبھی فقیر کی بات نہیں مانی اور جو علمی کام سپرد کیا پورا کر کے عنایت فرمایا۔ اس سے آپ کی مخلصانہ محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ فقیر ہمیشہ کرم فرماتے ہیں۔۔۔۔

علامہ شرف صاحب کی جتنی قدر کی جانی چاہئے تھی اس قدر نہ کی جاسکی مگر بقول قوامس کار لائل مقاصد جلیلیہ کا حاصل ہو جانا ہی بجائے خود انعام ہے۔۔۔۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:۔۔۔۔ سچ فرمایا حق فرمایا۔۔۔۔

اللہ بصمد الکلم الطیب والعمل الصالح يرفعه (۱۰/فاطر/۳۵)  
اچھی باتیں اس کریم کی طرف بلند ہو کر رہتی ہیں اور اچھے کام ان کو اور بلند کر دیتے ہیں۔۔۔۔ اور پھر تمتہ محبت عطا فرمایا جاتا ہے:

سيعمل لهم الرحمن ودا (۹۶/مریم/۱۹)

اس میں شک نہیں علامہ شرف صاحب کی خدمات جلیلیہ کو اس کریم نے قبول فرمایا اور اپنے کرم سے تمتہ محبت عطا فرمایا۔۔۔۔

بإشاء اللہ علامہ شرف صاحب کی اولاد بھی لائق ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ممتاز احمد سیدی بنی الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد سے فارغ ہو کر آج کل جامعہ ازہر قاہرہ میں تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے فقیر کے بعض مقالات کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

ادب و اخلاق میں اپنے والد ماجد کا کس جلیل معلوم ہوتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صاحبزادگان کو دارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین!

علامہ شرف صاحب جیسے جلیل القدر عالم استاد محقق و قلم کار کا حق تھا کہ ان کی سوانح مرتب کی جاتی۔ الحمد للہ یہ کام براہرم جناب محمد عبدالستار طاہر صاحب زید مجدد نے بحسن و خوبی انجام دیا اور سوانح میں جزئیات تک کو سمیٹ لیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

براہرم محمد عبدالستار طاہر صاحب میں تلاش و جستجو کا مادہ ہے وہ اپنے روزگار سے بے پرواہ ہو کر تحقیق میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ایسے کام کر گزرتے ہیں جن کو دیکھ کر اہل علم بھی حیران ہوتے ہیں۔ وہ بے لوث ہیں اور ان کا انعام ان کے علمی مقاصد کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے مدد فرمائے اور ان کی علمی خدمات کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین! بھلائی سید المرسلین رحمۃ للعالمین علی آلہ و ازواجہ واصحابہ وسلم

اختر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

کراچی۔۔۔۔۔ سندھ

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

۲۸/ اگست ۱۹۹۸ء

یوم جمعہ المبارک

## حیات علامہ شرف قادری --- ایک نظر میں

۱۔ محمد عبدالستار طاہر

۲۳ / شعبان ۱۳۶۳ھ /

۱۳ / اگست ۱۹۴۳ء

۱۹۴۷ء

۱۹۴۸ء

۱۹۵۱ء

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ /

۷ مارچ ۱۹۵۲ء بروز جمعہ

۱۹۵۵ء

شوال ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۵ء

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ

۲ جنوری ۱۹۵۷ء

شوال ۱۳۷۶ھ / مئی ۱۹۵۷ء

۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۷۸ھ

۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء

ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء

۱۔ ولادت باسعادت بمقام مرزا پور ضلع ہوشیار پور

۲۔ قیام پاکستان پر تین سال کی عمر میں لاہور ہجرت کی

۳۔ شفیق ترین دوستی ماں کی "بنت بی بی" کا وصال

۴۔ ایم سی پرائمری سکول انجمن شیعہ لاہور سے پرائمری تعلیم کا آغاز

۵۔ چھوٹی ہمشیرہ کا وصال

۶۔ تکمیل پرائمری تعلیم

۷۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور

شیخ الحدیث مولانا محمد سرور احمد چشتی قادری

سے منطق کا ابتدائی رسالہ "مغربی" پڑھا

۸۔ وار لعلوم ضیاء الاسلام سیال شریف

میں داخلہ لیا۔ وہاں مولانا صوفی حامد علی سے "نحو میر" کا درس لیا۔

۹۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخلہ لیا یہاں

مفتی محمد عبدالقادر ہزاروی، مولانا غلام رسول رضوی،

مولانا شمس الزماں قادری وغیرہم سے استفادہ کیا

۱۰۔ والد صاحبہ رابعہ بی بی رحمہم اللہ تعالیٰ کی حضرت

محمد باقر عظیم پاکستان مولانا محمد سرور احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ۱۸

۱۱۔ جامعہ متنبیہ امدادیہ، بمبئی میں داخلہ لیا اور استاذ الاساتذہ

مولانا عطاء محمد بندیاوی چشتی کوڑوی مدظلہ اور علامہ محمد

محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے استفادہ کیا



۱۳۔ شادی خاندان آبادی

۱۳/ شوال ۱۳۸۳ھ

۱۰/ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار

۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء

۱۳۔ سند فضیلت (تحصیل علوم سے فراغت)

شوال ۱۳۸۳ھ/ مارچ ۱۹۶۵ء

۱۳۔ جامعہ نعیمیہ، لاہور سے تدریسی زندگی کا آغاز

شوال ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء

۱۵۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں آغاز تدریس

۲۴/ شعبان ۱۳۸۶ھ/

۱۶۔ ولادت صاحبزادہ ممتاز احمد سیدی

۸/ دسمبر ۱۹۶۶ء جمعرات

۱۷۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بحیرہ شریف میں ڈیرہ ماہ

(نصف شعبان اور پورا رمضان المبارک) تدریس دسمبر ۱۹۶۶ء اور نصف جنوری ۱۹۶۷ء

۱۹۶۷ء

۱۸۔ مکتبہ رضویہ انجمن شیخ، لاہور کا قیام

۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۶۹ء

۱۹۔ دارالعلوم اسلامیہ رضویہ، ہری پور ہزارہ میں

ملحق اور صدر مدرس کی حیثیت سے چار سال خدمات

۱۹۶۸ء

۲۰۔ رسالہ "حسن الکلام فی مسئلہ القیام" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۶۹ء

۲۱۔ ہری پور ہزارہ میں جمعیت علمائے سرحد پاکستان کا قیام

۱۹۶۹ء

۲۲۔ رسالہ "نہایت الاضیاء فی جواز حلفہ الاستقاء" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۶۹ء

۲۳۔ امام احمد رضا کے فارسی رسالہ "الحجۃ الفاعکہ" کا ترجمہ اور

۱۹۶۹ء

"ایمان الادراج" کی ہری پور سے اشاعت

۱۹۷۰ء

۲۴۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کی ہری پور ہزارہ سے اشاعت

۱۹۷۰ء

۲۵۔ امام احمد رضا کا رسالہ "شرح الحقوق" ہری پور سے شائع کیا

۱۹۷۰ء

۲۶۔ حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ

۱۶/ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ

سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں شرف بیعت

۲۵/ مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ

۱۹۷۱ء

۲۷۔ ہری پور ہزارہ میں "یوم رضا" کا آغاز کیا

۱۹۷۱ء

۲۸۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم، پکوال میں صدر

۱۳۹۱ھ/ دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۲ء

مدرس کی حیثیت سے دو سال سکھانے کا آغاز کیا

۱۔ "سوانح سراج المذہب" کی مرکزی مجلس رضا، لاہور سے اشاعت

۱۹۷۲ء

۲۔ سب سے پہلا مقالہ "علامہ فضل حق خیر آبادی" ماہنامہ

فروری ۱۹۷۲ء

۳۔ "ابن اہل سنت" کراچی میں شائع ہوا

۱۹۷۲ء

۴۔ "پکوال میں" جماعت اہل سنت "کا قیام

۲۷/ صفر ۱۳۹۳ھ/ ۱۲/ مارچ ۱۹۷۲ء

۵۔ "پکوال میں" یوم رضا "کا آغاز

۳۴۔ امام احمد رضا کے رسائل "راہ اللہ صراط و الہدایہ"

۱۳۹۲ھ/ ۱۳۹۲ء

۶۔ "غایت التعلیق" کی اشاعت

۱۵/ صفر ۱۳۹۳ھ/ ۲۱/ مارچ ۱۹۷۲ء

۷۔ تقریب یوم رضا و فضل حق خیر آبادی، مقام پکوال

شوال ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۲ء

۸۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں دوبارہ تدریس کا آغاز

دسمبر ۱۹۷۲ء

۹۔ مکتبہ قادریہ، لاہور کا قیام

۱۹۷۲ء

۱۰۔ جامع مسجد عمر روڈ، اسلام پورہ سے آغاز خطاب

۱۳۹۳ھ/ ۱۳۹۳ء

۱۱۔ صدر مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۳۹۵ھ/ ۱۳۹۵ء

۱۲۔ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۲۶/ رمضان ۱۳۹۶ھ/ ستمبر

۱۳۔ "تذکرہ اکابر اہل سنت" کی لاہور سے اولین اشاعت

۱۹۷۶ء

۱۴۔ خیر صاحب قاضی علی بخش علیہ الرحمہ کا انتقال

۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ/

۱۵۔ اپریل ۱۹۷۷ء وفات

۱۷/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ

۱۶۔ ولادت صاحبزادہ مشتاق احمد قادری

۱۳ جون ۱۹۷۷ء اتوار

۱۷۔ سنی رائٹرز گلڈ کے صدر کی حیثیت سے دو سال کیلئے چناؤ ہوا

۱۱/ شعبان ۱۴۰۰ھ

۱۸۔ جون ۱۹۸۰ء جمعرات

۹/ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ

۱۹۔ تیسرے بیٹے حافظ ثار احمد قادری کی ولادت

۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء اتوار

۲۰۔ "المدینۃ الندیہ" پر عربی مقدمہ لکھنے پر علامہ

۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

۲۱۔ ارشد القادری کا خراج تحسین --- مکتوب محروہ بنام



علامہ محمد صفی الرحمن قصوری

۳۶۔ علامہ یوسف فیضی کی کتاب "الشرع الموبد" کا اردو

ترجمہ "برکات آل رسول" کیا اور شائع بھی کیا

۳۷۔ پہلی بار حج و زیارت مقدسہ کی سعادت حاصل ہوئی

۳۸۔ خانوار اعلیٰ حضرت سے مولانا محمد امین رضا خاں

سے اجازت و خلافت لی

۳۹۔ غیر مقلدین کے رد میں کلمہ کی تحقیقی کتاب

"۱۰۰ تھیرے سے اجالے تک" کی لاہور سے اشاعت

۵۰۔ غیر مقلدین کی تحریک نوازی کے بارے میں تحقیقی

کتاب "شیشے کے گھر" کی لاہور سے اشاعت

۵۱۔ سنوٹ مرکزی مجلس رضا لاہور

۵۲۔ رضا اکیڈمی لاہور کی سرپرستی

۵۳۔ دس سال پر مال والدہ ماجدہ رابعہ بی بی

۵۴۔ سانچہ ارتحال والدہ ماجدہ مولوی اللہ دانا علیہ الرحمہ

۵۵۔ "ادلہ اہل السنہ والجماعہ" معتمد سید یوسف مدظلہ رفاہی کے اردو ترجمہ

"۱۰۰ اسلامی عقائد" کی لاہور سے اشاعت

۵۶۔ "اشعۃ اللمعات" جلد چہارم کے اردو ترجمہ

کی لاہور سے اشاعت

۵۷۔ طوش دامن یکم بی بی صاحبہ کا انتقال

۵۸۔ اور تحقیقات امام احمد رضا رحمہ اللہ نے لاہور میں امام

احمد رضا کوئٹہ میٹل پیش کیا۔

۵۹۔ جلال آباد افغانستان کا چار روزہ دورہ

۶۰۔ عرس مبارک امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

مرد شریف بنی شریک (پچھ روزہ دورہ)

۱۔ سیرت پاک کے حوالے سے مخبرہ مقالات کے مجموعہ

۲۔ مقالات سیرت طیبہ کی لاہور سے اشاعت

۳۔ علامہ شیخ محمد صالح فرغوری مفتی کی کتاب "من

لغات المغلوذ" کا اردو ترجمہ "زندہ جاوید

۴۔ شہوئیں" کیا اور اسے مکتبہ قادریہ سے شائع بھی کیا

۵۔ دوسری بار والدہ ماجدہ کی طرف سے حج بدل کیا۔ اس

سال حج اکبری کی سعادت نصیب ہوئی

۶۔ "مدینۃ العلم" عربی اور "شریاء علم"

اردو کی رضا اکیڈمی لاہور سے اشاعت

۷۔ علمی حلقوں میں ہاتھ باندھنے والی تحقیقی عربی کتاب

"من عقائد اهل السنۃ" کی لاہور سے اشاعت

۸۔ "نور نور چہرے" کی لاہور سے اشاعت

۹۔ مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور کے صدر کی

خیریت سے منتخب کیا گیا

۱۰۔ مختصر بیٹے مشتاق احمد قادری کی میٹرک کے

امتحان میں پورے سرگودھا بورڈ میں اول پوزیشن

۱۱۔ "اشعۃ اللمعات" کے اردو ترجمہ کی جلد ہفتم

اور ششم کی لاہور سے اشاعت

۱۲۔ انٹرنیشنل امام ابو حنیفہ کانفرنس اسلام آباد میں عربی مقالہ

"فی ظلال الفتاویٰ الرضویہ" پڑھا

۱۳۔ مقبول ترین عربی کتاب "من عقائد اہل السنۃ" کا اردو ترجمہ

"عقائد و نظریات کی لاہور سے اشاعت

۱۴۔ مختلف سوانحی مقالات کے مجموعہ "عقیدوں کے پاسان"

کی لاہور سے اشاعت

۱۵۔ ۳۰/۷/۱۹۹۲

۱۹۹۳

۱۹۹۳

۱۹۹۳/۱۳

۱۹۹۶

۱۹۹۶

۱۹۹۷

۱۹۹۷

۱۹۹۷

۱۹۹۷

۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸

۱۹۹۹

۱۹۹۹

## باب

منازل حیات

## منازل حیات

### نام و ولادت:

ناور روزگار ہستی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور شرف قادری، ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ / ۱۳ اگست ۱۹۴۳ء بروز اتوار کو مرزا پور ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔<sup>۱</sup>

”ان کا نام ”عبدالغفور“ پیکر زہد و تقویٰ خاتون ماں جی جنت بی بی نے رکھا تھا۔“<sup>۲</sup>

والدین گرامی قدر:-

علامہ شرف صاحب کا علمی دنیا میں تحریری صورت میں سب سے پہلے تعارف پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے ”تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت“ میں کرایا۔ آپ کے والد گرامی کے بارے میں لکھتے ہیں:-

”والد گرامی مولوی اللہ دانا صاحب علماء کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔  
بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔“<sup>۳</sup>

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:-

”والد گرامی مولوی اللہ دانا بن نور بخش ایک صوفی ہنسی بزرگ ہیں۔“<sup>۴</sup>  
علامہ محمد صدیق ہزاروی ان الفاظ میں سراپا بیان کرتے ہیں:-

- ۱۔ اقبال احمد فاروقی علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص ۳۱۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
- ۲۔ محمد نواز کھرل، ندیم: انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۹ء
- ۳۔ اقبال احمد فاروقی علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص ۳۱۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
- ۴۔ غلام رسول سعیدی علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء



”آپ کے والد ماجد ایک متقی اور پابند شریعت بزرگ ہیں۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اولیائے کرام سے محبت ان کے افعال اور اعمال میں نمایاں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت اسی نبع پر فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کی دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے مراد سے کیا، جن کی ملا جلتوں کا زمانہ معترف ہے۔“ ۵۔

حضرت علامہ محمد قطب الدین صاحب مدظلہ نقشہ سیرت یوں کھینچتے ہیں:-

”آپ کے والد ماجد نہایت پابند صوم و صلوٰۃ صوفی بزرگ تھے۔ جن کی خصوصی تربیت اور مقبول اذہان کے سایہ میں پروان چڑھے۔“ ۶۔

حضرت علامہ شرف صاحب نے اپنے والد محترم کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ یہ مقالہ ماہنامہ خیائے حرم لاہور میں بالاقسامہ شائع ہو چکا ہے۔ اور اب یہی مقالہ ان کے مجموعہ مقالات ”نور نور چہرے“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء کی بھی زینت ہے۔ ایک معاصر کو انٹرویو دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا:

”مولوی اللہ رحمہ علیہ الرحمہ حافظ جی کے لقب سے مشہور تھے۔ والدین کا سایہ شفقت بچپن ہی سے سر سے اٹھ گیا۔ ایک علمی خلفوادے کی پیکر زہد و تقویٰ خاتون جنت بی بی رحمہ اللہ علیہا نے انہیں اپنی کفالت میں لے لیا۔ شادی بھی انہی نے کرائی۔ حافظ جی نے جنت بی بی کے بھائی حکیم محمد حسن پچامیاں بمیل دین اور مانوں زاد بھائی حکیم محمد سعید رحمہم اللہ تعالیٰ سے

فارس اور طب کی کتابیں پڑھیں۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں مقیم ہو گئے۔ جامع مسجد صدیقیہ، انجمن شیڈ لاہور میں خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ کے نائب اور غلام کی حیثیت سے زندگی گزار رہی۔ خطیب پاکستان سے کچھ صرف دشمن پڑھی اور قرآن پاک کا ترجمہ بھی پڑھا۔ درسی تعلیم تو اتنی تھی۔ ذاتی مطالعہ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ حافظہ غضب کا تھا۔ تقریباً نصف صدی پہلے اساتذہ سے سنی ہوئی باتیں اور مسائل الود تھے۔ اردو، پنجابی اور فارسی کے سینکڑوں اشعار نوک زبان پر تھے۔ ان کی گفتگو بڑی مؤثر ہوتی تھی۔ موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات، مولانا روم، شیخ سعدی، علامہ اقبال کے فارسی اشعار اور مولانا حبیب اللہ نعمانی، مولانا غلام رسول اور دل پذیر کے اشعار بلا تردد پیش کر دیتے تھے۔ سخاوت تو ان کی کھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ راستے میں جاتے ہوئے کسی نے جوئے کا سوال کر دیا تو اسے جوئے الود کر دے دیتے اور خود ننگے پاؤں گھر آ جاتے۔ سفر و حضر میں رہن گاری پاس رکھتے اور اور کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ مہاروت و ریاضت کا پیکر تھے۔ عموماً سحری کے وقت اور بعض اوقات آدمی رات کو اٹھ کر مسجد میں چلے جاتے اور تلاوت یا درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتے۔ یوں بھی اکثر اوقات زیر لب کچھ نہ کچھ پڑھتے رہتے۔۔۔۔۔ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ / ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء بروز دو شنبہ کو رحلت فرما گئے اور انجمن شیڈ لاہور کے قبرستان میں نحو استراحت ہوئے۔“ ۷۔

علامہ شرف صاحب نے اپنی مقبول عام کتاب ”تذکرہ اکابر اہل سنت“ کا انتساب اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے نام کیا تھا۔ اس وقت وہ حیات تھے۔ انتساب کے کلمات ملاحظہ ہوں:

”فقیر اپنی اس ناچیز کوشش کو بعد ادب و نیاز والد گرامی مولانا اللہ دہتر



صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جن کی دین داری اور  
نیک نفسی مجھے اکابر اہل سنت و جماعت (کثر ہم اللہ تعالیٰ) کی خدمت  
میں لے آئی۔ ورنہ مظلوم کہاں کہاں ٹھوکرین کھاتا پڑتیں۔! ۸۔

والدہ ماجدہ (والجہ بی بی)۔۔۔ ان کی پرورش بھی ماں ہی جنت بی  
بی نے کی تھی۔ ۹۔ صبر و رضا، شرم و حیا اور پرہیزگاری کا پیکر تھیں۔ سخت  
ترین حالات میں بھی ان کی زبان سے حرف شکایت نہیں سنا۔ پابند صوم و  
صلوۃ تھیں۔ رمضان المبارک میں پندرہ دنے میں مرتبہ تک ختم قرآن  
پاک کرتیں۔ دریا دل اتنی کہ کیا مجال کوئی مسائل خالی جائے۔ ۱۰۔

آپ محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سرور احمد چشتی قادری  
قدس سرہ العزیز سے بیعت تھیں۔ آخری وقت بے ہوشی کے عالم میں بھی  
ہر سانس کے ساتھ اسم ذات اللہ کا ذکر جاری تھا۔ جس کی آواز واضح طور  
پر سنائی دے رہی تھی۔ ۱۱۔ اذیقعد ۱۳۰۷ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۸ء بروز منگل کو  
ان کا انتقال ہوا ہے۔

آسٹن تیری لہد پہ جہنم افشانی کرے ۱۲۔

علامہ شرف صاحب نے اپنی ایک کتاب ”اسلامی عقائد“ کا حساب اپنی والدہ ماجدہ  
کے نام کیا ہے (و حسبہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة)۔۔۔ ملاحظہ فرمائیں:

”۔۔۔ وہ راجعہ عصر جن کی آغوش میں فقیر نے پہلی بار اسم ذات سنا

”۔۔۔ جن کی زبان پر آخری وقت ہے ہوشی کے عالم میں بھی اسم ذات جاری

۸۔ محمد عبدالحق شرف قادری، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۹۔ محمد عبدالحق شرف قادری، علامہ: مولوی اللہ رحمۃ المعروف حافظ بنیامانہ خیائے حرم لاہور دسمبر

۱۹۹۲ء

۱۰۔ یعنی علامہ شرف صاحب کے والدین دونوں ہی علی دل تھے۔ فالحمہ للہ علی ذلک۔۔۔ تاہر۔

۱۱۔ محمد نواز کمرل، مدیر: انطویہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ بتاریخ ۱۹۹۶ء

رہا۔۔۔۔۔ جو پیکر صبر و رضا اور مجسمہ حیات تھیں۔۔۔۔۔ جو صوم و صلوۃ کی اس قدر  
پابند تھیں کہ چھ سال تک شدید علالت کے باوجود باقاعدہ اشعار سے نماز  
پڑھتی رہیں اور اوراد و وظائف ادا کرتی رہیں۔۔۔۔۔ قرآن پاک کی تلاوت  
اور ورود پاک سے قوانین عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔۔۔۔۔ رمضان شریف میں  
اشعار، اشعارہ میں ہیں مرتبہ ختم کلام پاک کرتیں۔

۱۲۔ اذیقعد ۱۳۰۷ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۸ء بروز منگل میں رانی ملک بٹا ہوئیں

آسٹن تیری لہد پہ جہنم افشانی کرے ۱۳۔

گھر کا ماحول:

کسی بھی شخصیت کی تعمیر و تربیت میں والدین کا رجحان، ان کے شانہ روز کے  
محمولات اور گھر کا ماحول بنیادی اور کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔ جیسا کہ آپ نے گذشتہ  
سطروں میں ملاحظہ فرمایا کہ علامہ صاحب کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ دونوں کی پرورش دینی  
اور مذہبی ماحول میں ہوئی، دونوں کی تربیت ایک ہی خاتون نے کی۔ جو کہ خود پیکر شرم و حیا  
اور مجسمہ زہد و اتقا تھیں۔۔۔۔۔ چنانچہ دونوں متورع و متقی نفوس کی اولاد بھی صالح ہی ہوئی  
۔۔۔۔۔ علامہ شرف صاحب کے والد محترم ہجرت پاکستان سے قبل مرزا پور میں امام مسجد رہے  
اور ہجرت کے بعد امام کی حیثیت سے بقیہ زندگی گزار لی۔ عمر بھر علم دین سے شغف رہا۔ اس  
علی گہرائی کا علمی تسلسل تیسری پشت تک دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اور خاتونہ علمی کی موجودہ  
نسل کی تربیت اور رجحانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلی نسل میں بھی یہ فیض جاری و ساری  
رہے گا۔ علامہ صاحب گھر کے ماحول اور دینی پس منظر کے بارے میں بتلاتے ہیں:

”والدین کے دینی ماحول، ان کی دعاؤں اور دوسرے بزرگوں کی

۱۳۔ محمد عبدالحق شرف قادری، علامہ: اسلامی عقائد مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۹۰ء

آپ ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۷۸ھ / ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بیعت ہوئیں۔ یہ روایت علامہ شرف صاحب۔۔۔

دعاؤں کی برکت سے مجھے یہ سعادت ملی (کہ میرا روحان و بی تعلیم کی طرف ہوا) بلاشبہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم تھا کہ مجھے متدین والدین ملے۔۔۔۔۔ ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک مقدس ہستی ماں بی بی جنت بی بی تھیں۔۔۔۔۔

دعائیں جو رنگ لائیں:

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

۱۔ ماں بی بی جنت بی بی کی شفقت و محبت اور دعاؤں سے خوب مستفیض ہوا۔۔۔۔۔

۲۔ مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی موافق "تفسیر نعمانی" (پنجابی محکوم) نے ایک خط برادر بزرگ (مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ) کے نام لکھا جس کے آخر میں لکھا ہے:

"مولوی عبدالکلیم صاحب کو پیار و دیدہ ہو۔"

اس مکتوب میں قابل توجہ اور باعث حیرت بات یہ ہے کہ راقم کی پیدائش ۱۳ اگست ۱۹۲۳ء کو ہوئی اور یہ مکتوب قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔ یعنی اس وقت میری عمر دو اڑھائی سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس عمر کے بچے کے لئے یہ لکھنا۔

"مولوی عبدالکلیم صاحب کو پیار و دیدہ ہو۔"

کیا معنی رکھتا ہے؟ پھر برادر محترم مولانا عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ بھی اس وقت دینی مدرسے میں نہیں بلکہ سکول میں پڑھتے تھے۔ ان کا نام بھی اس طرح لکھا:

"مولوی محمد عبدالغفار صاحب۔۔۔۔۔"

صاف ظاہر ہے کہ ان کی ایمانی فراست کچھ نہ کچھ ضرور دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسی واقعہ کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ ان کی دور رس نگاہوں نے دو سال کے بچے میں کیا چیز دیکھی تھی کہ اسے "مولوی" اور "صاحب" کے لفظوں سے یاد کیا۔۔۔۔۔"

۳۔ خلیف پاکستان مولانا غلام الدین اشرفی علیہ الرحمہ از راہ شفقت و محبت مجھے "علامہ" اور "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔۔۔۔۔ علامہ عبدالکلیم سیالکوٹی کو "فاضل لاہوری" بھی کہا جاتا ہے۔ میرا بھی وہی نام ہے۔ اس لئے خلیف پاکستان نیک فال کے طور پر مجھے "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔ اگرچہ فاضل سیالکوٹی سے میری نسبت وہی ہے جو ذرے کو آفتاب سے ہے۔ تاہم آج جو کچھ بھی ہوں اس میں خلیف پاکستان کی دعاؤں کا بھی اثر ہے۔۔۔۔۔

اسی واقعہ کو ایک اور جگہ بیان کیا ہے اور یہ بیان کر کے اس بات کے آرزو مند ہیں:

"اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے فہمائے ہوئے کلمات معنوی طور پر بھی سمجھ ہو جائیں۔۔۔۔۔"

علامہ محمد مظاہر شبلی قصوری صاحب نے بھی اس واقعہ کا اپنے انداز میں ذکر کیا ہے اور ان نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔۔۔۔۔

"اس جلیل القدر شخصیت کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے کلمات اب مولانا شرف صاحب کے وجود مسعود پر بالکل صادق آتے ہیں۔۔۔۔۔"

۱۶۔ انجیل ماہنامہ اشہار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۷۔ انجیل ماہنامہ اشہار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۸۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری: علامہ: مولوی اللہ دہ ہوشیار پوری ماہنامہ خیائے حرم لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۹۔ محمد مظاہر شبلی قصوری: علامہ: اہل سنت لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۳۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری: اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۴۔ انجیل ماہنامہ اشہار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۵۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری: مولوی اللہ دہ ہوشیار پوری ماہنامہ خیائے حرم لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء



۳۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد میں ہمارے ساتھ چک جھڑ کے مولانا رحمت اللہ رہا کرتے تھے۔۔۔ ایک دن برادر محترم سے کہنے لگے: ”مگر یہ محنت کر کے پڑھے تو اپنے خاندان کا نام روشن کر سکتا ہے“۔ ۲۰۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حضرات اپنی فراست کی بنا پر اچھے تاثرات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

### دنیاوی تعلیم کا حصول:

آپ نے پرائمری تعلیم کا آغاز سات سال کی عمر میں ۱۹۵۱ء سے کیا۔ تحصیل علم کے لئے ایم۔ سی پرائمری سکول انجمن شیڈ لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۵۵ء تک یہاں زیر تعلیم رہے۔

### دینی تعلیم کا آغاز:

آپ کی دینی تعلیم کا آغاز تو کمرہ ہی سے ہو گیا تھا۔ بچے کی یہ فطرت ہے کہ بالعموم وہ دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے۔ اور آپ کو تو کمرہ کا ماحول ہی ایسا ملا کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی تھے۔ لہذا دل و دماغ میں یہی سالی۔

”بچپن میں یہی سوچا تھا کہ بڑا ہو کر بندہ مومن ہوں گا، مدرس ہوں گا، خادم دیں ہوں گا اور تصنیف و اشاعت کے ذریعے مسلک اہل سنت کی خدمت کروں گا۔“ ۲۱۔

جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۲۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۲۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

علامہ شرف قادری صاحب نے درج ذیل دینی درس گاہوں سے علم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

- ۱۔ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد
- ۲۔ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف
- ۳۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
- ۴۔ جامعہ اہل ادیب مظہریہ، ہندوستان
- ۵۔ جامعہ صدیقیہ، انجمن شیڈ لاہور

علامہ شرف صاحب کے جلیل القدر اساتذہ:

- ----- جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد
- ۱۔ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد علامہ سرور احمد دہلوی قادری رضوی
- ۲۔ مولانا حاجی مفتی محمد امین نقشبندی
- ۳۔ مولانا حافظ احسان الحق
- ۴۔ سید منصور حسین شاہ
- ۵۔ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی

○ ----- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف

- ۱۔ مولانا صوفی حامد علی، مظفر گڑھ
- (م ۱۹۷۶ء رجب ۱۳۹۶ھ / ۱۶ جولائی ۱۹۷۶ء)
- ۲۔ علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی

○ ----- جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ہذا علامہ مولانا غلام رسول رضوی، فیصل آباد  
 بہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی  
 بہ مولانا نور محمد قادری، وارپڑن  
 بہ مولانا حافظ محمد ایوب ہزاروی  
 بہ مولانا شمس الزماں قادری، لاہور  
 بہ مولانا غلام مصطفیٰ سندھری

-----جامعہ اداویہ مظہریہ، بہکریال

ہذا ملک الدین حسین علامہ حافظ عطا محمد چشتی کوٹڑوی  
 بہ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ

پہلی دینی درسگاہ ----- جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد

(۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۷ء)

سید محمد عبداللہ قادری صاحب نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے:  
 ”شرف صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گیارہ سال کی عمر میں  
 جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخل ہوئے“ ۲۴-  
 جبکہ علامہ شرف صاحب بیان فرماتے ہیں کہ  
 ”میں نے ۱۹۵۵ء میں لاہور سے پرائمری کا امتحان پاس کیا تو عمر تیرہ برس  
 تھی۔ جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں اپنے برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار

۲۴- محمد عبداللہ قادری، سید: مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری، ماہنامہ المدین سائبر الی شادہ وکتبر  
 ۱۹۸۳ء

ظفر صابری مدظلہ العالی کی ترغیب پر داخل ہوا“ ۲۵-  
 جہاں آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سرمد رحمہ علیہ رحمۃ کی نگرانی  
 میں درس نظامی کا نصاب شروع کیا۔ ۲۶-

مطلق کا ابتدائی رسالہ ”مغربی“ حضرت پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول  
 رضوی مدظلہ (فیصل آباد) کی معیت میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سرمد رحمہ  
 چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد) سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دفعہ  
 بخاری شریف کے درس میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۲۵-

مولانا سید منصور حسین شاہ، مولانا حافظ احسان الحق، مولانا حاجی محمد حنیف، مولانا محمد  
 عبداللہ جھنگوی علیہ الرحمہ اور مولانا حاجی محمد امین مدظلہ مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ،  
 فیصل آباد سے فارسی، صرف و نحو اور ادب کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ۲۶-

دوسری دینی درسگاہ --- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام

سیال شریف (۱۹۵۷ء)

علامہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

”جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں تحصیل علم کے دوران سال حضرت شیخ  
 الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ علیہ تشریف لائے اور مولانا  
 محمد عبداللہ جھنگوی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ  
 ۲/ جنوری ۱۹۵۷ء کو میں نے بھی جاکر دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال

۲۳- انوار ماہنامہ سوئے قاز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء  
 ۲۴- محمد صدیقی ہزاروی، علامہ: اشعار طائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء  
 ۲۵- ملک محبوب الرحمن قادری، مدیر: ماہنامہ سوئے قاز لاہور جنوری ۱۹۹۸ء  
 ۲۶- محمد نواز کھرل، مدیر: ماہنامہ اشعار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء



شریف میں داخلہ لے لیا۔ اور صفوی حامد علی رحمۃ اللہ علیہ سے نحو میر  
پڑھی۔ بعد میں انہوں نے بیہ ضلع مظفر گڑھ میں اپنا مدرسہ (مدرسہ نعمانیہ  
رضویہ) قائم کر لیا۔ اڑھائی مہینے کے بعد تعلیمی سال ختم ہوا تو میں واپس آ  
گیا۔ ۲۷۔

”نور نور چرسے“ ص ۳۳۲ پر یہ عرصہ تین ماہ لکھا ہے۔ جیسا کہ آپ  
فرماتے ہیں۔

”راقم تین ماہ دارالعلوم میں زیر تعلیم رہا“۔ ۲۸۔

”دوسری مرتبہ ۱۹۶۳ء میں جب استاذ کرامی حضرت مولانا عظیم گولڑوی  
مدظلہ حرمین شریفین حج و زیارت کے لئے گئے تو راقم تقریباً ”تین ماہ  
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام“ سیال شریف میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ ان  
دنوں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے ”مسلم  
النبوت“ ”ماہنامہ“ اور ”سراجی“ کا درس لیا۔ ۲۹۔

تیسری دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

(۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۱ء)

سید شریف احمد شرافت نوشاہی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:-

”۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں جامعہ نظامیہ لاہور میں داخل ہوئے۔ صرف و

نحو کی کتابوں سے لے کر مالا جلال تک مطالعہ کیا۔ ۳۰۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب یوں بیان کرتے ہیں:

”ابتدائی کتب لائسنس پور (فیصل آباد) میں پڑھنے کے بعد متوسط کتب کی

تعلیم کے لئے آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مولانا غلام

رسول صاحب رضوی۔ ۳۱۔ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمی

استفادہ کیا۔ ۳۲۔

یہاں مولانا شمس الزماں قادری، مولانا غلام مصطفیٰ (سندری)، مولانا حافظ محمد

ایوب ہزاروی مولانا نور محمد قادری (وار برٹن) سے درس نظامی کی ابتدائی اور متوسط

کتابیں پڑھیں۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (حالی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور) سے ”کافیہ“ اور ”شرح تہذیب“ پڑھی۔ مفتی صاحب بڑی محنت سے پڑھاتے تھے

اور سنتے بھی تھے۔ اکثر و بیشتر کتابیں حضرت مولانا غلام رسول رضوی شیخ الحدیث سے پڑھیں

جو اس وقت جامعہ کے مہتمم بھی تھے۔ ۳۳۔

چوتھی دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ امدادیہ مظہریہ ہندیال

(۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۳ء)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

”بعد ازاں آخری کتب پڑھنے کے لئے علامہ شرف صاحب

ہندیال میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عظیم صاحب (متعنا اللہ

۳۰۔ شرافت نوشاہی سید: شریف اتوارخ جلد ۳ مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء

۳۱۔ حال مہتمم جامعہ سراجیہ رسولیہ، ”عظم آباد“ فیصل آباد

۳۲۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تعلوف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت لاہور مطبوعہ ۱۹۷۶ء

۳۳۔ انشراح ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۳۴۔ محمد نواز کھنڈی: ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۳۵۔ محمد عبدالکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، ص ۳۳۳، نور نور چرسے

مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

۳۶۔ محمد عبدالکیم شرف قادری، علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، ص ۳۳۳، ۳۳۴، نور نور

چرسے لاہور ۱۹۷۷ء



تعالیٰ بطول حیات ہمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا نے تقریباً "ہر فن" میں حضرت سے استفادہ کیا ہے۔

☆ نحو العہد ابن مالک عبد الغفور و عکلم ☆ بلاغت میں مختصر العالی و مطول

☆ علم و سنت میں تفریع ☆ ہندو میں اقلیدس

☆ لغہ میں ہدایہ مکمل ☆ اصول فقہ میں حاشیٰ مسلم الثبوت

☆ حدیث میں مشکوٰۃ و ترمذی شریف ☆ تفسیر میں بیضاوی

☆ منطق میں میرزا محمد جلال میرزا محمد رسالہ قطبہ و لہام نجی کا ضمیمہ اور حمد اللہ

☆ عقائد میں شرح عقائد خیالی اور امور عامہ

☆ فلسفہ میں مہذبہ صدر اور نفس فاخرہ پڑھیں

ان کے علاوہ بعض کتابوں کا طبع بھی کیا ہے۔ جن میں

☆ بدیع المعیزان ☆ شرح تنزیل ☆ مرتبہ

☆ قلبی مع میر ☆ قال اقول ☆ ملا حسن اور

☆ رشیدیہ ☆ شائیں ہیں۔

حضرت علامہ بندہ یالوی وامت الطافم درسی کتب پر بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کسی کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد ان کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی سطریں ان کے الفاظ میں دھلی جا رہی ہیں۔ ان کی تدریس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ جس فن کو پڑھاتے ہیں طالب علم میں اس فن کا صحیح شعور پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ استاد مگر استاد ہیں۔۔۔۔۔ مولانا شرف صاحب بھی حضرت کے ان شاگرد ہیں جنہوں نے تعلیم و تدریس

میں نہایت اونچا اور قابل فخر مقام حاصل کیا ہے۔ ۳۴۔

حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رحمہ اللہ علیہ مصنف

"بہار شریعت" کے بعد درس نظامی کے پڑھانے اور مدرسین تیار کرنے

میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ ان کے سمجھانے کا اندازہ انکا بھرپور ہوتا تھا

کہ غبی سے غبی طالب علم کے ذہن میں زیر درس سبق نقش کر دیتے تھے۔

پڑھانے کے بعد اسی وقت طالب علم سے سنتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ

اس نے سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ سب سے بڑی بات بلکہ ان کی کرامت یہ تھی

کہ علیہ میں علم کا شوق عشق تک پہنچ جاتا تھا۔ کیا محال کہ کوئی طالب علم دھلی

تیاری اور مطالعہ کے بغیر ان کے درس میں شریک ہو جائے۔

حضرت کے شاگرد کی عقیدت و محبت کا یہ عالم ہے کہ جب وہ نام

لئے بغیر "استاد صاحب" کہتے ہیں تو اس سے مراد آپ ہی کی ذات اقدس

ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات استاد علی الاطلاق ہے۔۔۔

--

آج پاکستان کے مدارس آپ ہی کے فیض یافتہ مدرسین کے دم

قدم سے آباد ہیں۔ ۳۵۔

آپ نے ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۳ء میں سند فہلیت حاصل کی۔ ۳۶۔

ایک اور درسگاہ۔۔۔ جامع صدیقیہ، انجمن شیڈ لاہور

علامہ شرف صاحب نے خلیفہ پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ امام جامع مسجد

۳۴۔ غلام رسول سعیدی "علامہ" اشعار و مناقب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۳۵۔ انارکلی ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۳۶۔ شرافت نوشانی "سید شریف انوار" جلد ۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء





# شهاب آية الفقيه

من أعلام علماء المذاهب الأربعة في القرن العشرين

الحمد لله الذي خلق الإنسان وعلمه البيان والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى آله وأصحابه أجمعين أما بعد فقد الحق الأخ الصالح المولوي محمد عبد الحكيم شيرازي بن المولوي الله دينا المتوفى لاهور بالجامعة المظفرية الامدادية بنال سنة ١٣٨١ هـ الموافق ١٩٦١ م تاريخ ميلاده ١٣ أغسطس ١٢٨٢ هـ ورقم التجهيل ١١ وتعلم فيها الكتب المتداولة من المدرس النظامي ثم درس ثلثين سنة في الجامعة النجف لاهور والجامعة النظامية الرضوية والجامعة الإسلامية الرحمانية هربود في ألف تذكرة الكرام هل سنت وحاشية على كريمة ونام جن، بهالم منظوم وتحد نصاب ومحمود والمرقاة وأرباب فيه ملاحم الرشد والقبالة فاعطيناه هذه الشهادة واجزاه بدراسة العلوم الإسلامية كما اجازنا فقيه العصر العلامة يار محمد البند يالوي عن العلامة محمد هدايت الله الجورغوري عن المعلم الرابع للحنظلي العلامة محمّد فضل حق الخيزرابادي رحمهم الله تعالى وسنده مشتهر في الآفاق فنوصيه بتقوى الله تعالى في البر والعلافة وتبليغ الأحكام الشرعية واتباع السنة السنية وملازمة اهل السنة والجماعة ومجانبة اهل البدعة وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير

## الكتب المقررة

١- الفقه	٢- مشكوة المصابيح والفروغ	٣- أصول الفقه	٤- أصول الدين
٥- أصول الفقه	٦- الفقه	٧- الفقه	٨- الفقه
٩- الفقه	١٠- الفقه	١١- الفقه	١٢- الفقه
١٣- الفقه	١٤- الفقه	١٥- الفقه	١٦- الفقه
١٧- الفقه	١٨- الفقه	١٩- الفقه	٢٠- الفقه

شيخ الحديث وحيد القدرين عطاء المولى...  
 جامع مظفرية الامدادية  
 بتاريخ ١٤١٤ هـ  
 ٣ نوفمبر ١٩٩٣ م



# شهاب آية الفقيه



الحمد لله الذي أنزل السنة الغراء اضر من الصبيح الابليج كما انزل احسن الحديث كتابا وشابها غير ذي عرج، والصلوة والسلام على سيدنا محمد خير مرسل وأفضل من انبياء عرج وأعظم من اولى الحكمة وجاء بالمعجزات والحجج وعلى اله طوبى الأرج ومولى الرتب والدج، واصحابه الذين بذلوا في احياء سنتهم ومن في نظام سلكهم لندج اما بعد فيقول الرضى الطاف ربه الامام الثاني عطا محمد بن الله بخش احسان انه قد قرأ على مولانا محمد عبد الحكيم شيرازي المولوي الفقيه ابن مولانا الله دينا رحمه الله تعالى الشوطن لاهور - باكستان فاجزته اجازة بمجموعها طامنة تامة بكل ما يجوز في روايته من كتب الحديث والجوامع والسنن والمسانيد والاجزاء والستخرجات والمستدركات والمسلسلات وغيرها من كتب التفسير وعلومه كعلوم الحديث واصولهما كما اجاز في شيوخ الكرام عليهم رحمة الله المنعم مثل مولانا الشيخ الحاج عبد القادر بن المرحوم الشيخ عبد الرزاق كما اجاز مشايخ الكرام مثل مولانا العلامة الشهير في كل نادى شيخ مدينة الحدباء الحاج احمد بن العلامة الشيخ عبد الوهاب الجورادي رحمه الله تعالى يلفظ السرمدي كما اجاز مشايخ الكرام مثل مولانا مهاجر الحرمين الشريفين العلامة المحدث فخر المجالس والنوادي الشيخ عبد الحق بن مولانا المولوي الشيخ الشاه محمد الاله آبادي تفضله تعالى برحمته واسكنه بجو حبه جنته كما اجاز مشايخ الكرام مثل مولانا العلامة المحدث محمد قطب الدين الدهلوي المكي ومولانا العلامة المحدث الشاه عبد الغنى الدهلوي المدني وغيرهما واسانيدهم مذكورة في حصر الشان والانتباه والبيان الجنى والرسالة السما بالجملة النافعة وغيرها وقد اجزته ايضا ان يجيز كل من يراه اهلا لذلك وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين - آمين ادى الكتب المقررة

تصير عطاء المولى...  
 عطا محمد بن الله بخش احسان



رقم سند ١١...  
 بتاريخ ١٤١٤ هـ





# سند الفقه الحنفى

الحمد لله الذى رفع قدر الفقهاء وجعلهم ورثة الانبياء. والصلوة والسلام على صاحب الشريعة  
 وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين. والتابعين لهم من ذوى الاصطفاء سيما فقيه الملة ابا حنيفة رئيس القضاة امام  
 فاني اروي السلسلة الفقهية المتصلة بالسنة الحنيفة غرق الله على اجدادهم صاحب رحمة الوحي الى امان الله  
 والجهنم الاقدم الامام ابي حنيفة الثوري بن ثابت النكري جوزى غلغلة الجازاة وكوفي عن السيد الفاضل حماد  
 عبد الرزاق القطيب بما مع الامام الاعظم حتى الله تعالى عنه عن الشيخ عبد الحميد بن السيد احمد امام وخطيب  
 سيدنا الكاظم رضى الله تعالى عنه عن شيخ الطريقة العلامة الشيخ قاسم بن محمد بن علامته زمانه الى الهدى  
 بحسن صدق الدين بن موسى جلال الدين بن العلامة الدارضة الشيخ حسين كمال الدين النكري الملقب عن خير  
 الدين والده نيا الفقيه المعمر خير الدين الوهلي صاحب الفتاوى الشهيرة عن الشيخ محمد بن محمد اللواتي عن والده عن  
 محب الدين بن شرايش عن ابي الخير محمد بن محمد الرمي عن المجيد ابي الفتح محمد بن محمد بن علي البحرى عن ابيه عن القرام  
 امير كاتب بن عمر الاثافي عن الحسن بن الحسين بن علي السعدي عن حافظ الدين ابي البركات عبد الله بن احمد النسيبي  
 الشافعي الكندي والده ارك عن خمس الاسلام محمد بن عبد السلام الكندي ويروي الكندي عن البرهان المرعشي عن  
 غير ولسطة ايضا عن الامام قاضي خان عن برهان الدين الحسين بن علي بكر المرعشي صاحب الهداية عن  
 برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازة ومحمود بن عبد العزيز الاوزجندى وهما عن خمس الاثمة الوهلي عن  
 خمس الاثمة لخواص عن ابي الحسن بن خضر النسيبي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن الاثمة ابو محمد عبد الله بن محمد  
 بن يعقوب السيد موفى البخاري عن المقدوة ابو حفص الصغير عبد الله عن والده الامام الشهير ابي حفص الكبير  
 احمد بن حفص البخاري عن الامام ابي عبد الله محمد بن حسن اشيباني عن الامام الاعظم المجتهد الاقدم ابو حنيفة  
 الثوري بن ثابت النكري رضى الله تعالى عنه عن حماد بن مسلمة عن ابراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود  
 رضى الله تعالى عنه عن سيد المرسلين وخاتم النبيين صلى الله عليه وسلم عن امين الوحي جبريل عليه الصلوة والسلام  
 عز الله تبارك وتعالى ثمانية وثلاثين اسماء وصفاته. هذا وقد اجرت بهذه السلسلة الفقهية المتصلة  
 بانتمنا الحنفية شيخ العالم محمد عبد الحكيم شريف القادري انشئت يد واجرت بان جميع كل من يتود  
 اليه وقود عبادة اعلان الله وعلانيان ايضا في وثائق المة كورين من دعواته الصالحة وهديت لنفسه  
 وايامه تقوى الله في السر والعلانية ونسأله تعالى حسن الختام وان يدرجنا وايامه في سلك من ذكر من الامة الكرام  
 وان يد خلنا جوارس سيد الاقوام عليه افضل الصلوة واسكن الله السكون



الحمد لله الذى رفع قدر الفقهاء وجعلهم ورثة الانبياء. والصلوة والسلام على صاحب الشريعة  
 وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين. والتابعين لهم من ذوى الاصطفاء سيما فقيه الملة ابا حنيفة رئيس القضاة امام  
 فاني اروي السلسلة الفقهية المتصلة بالسنة الحنيفة غرق الله على اجدادهم صاحب رحمة الوحي الى امان الله  
 والجهنم الاقدم الامام ابي حنيفة الثوري بن ثابت النكري جوزى غلغلة الجازاة وكوفي عن السيد الفاضل حماد  
 عبد الرزاق القطيب بما مع الامام الاعظم حتى الله تعالى عنه عن الشيخ عبد الحميد بن السيد احمد امام وخطيب  
 سيدنا الكاظم رضى الله تعالى عنه عن شيخ الطريقة العلامة الشيخ قاسم بن محمد بن علامته زمانه الى الهدى  
 بحسن صدق الدين بن موسى جلال الدين بن العلامة الدارضة الشيخ حسين كمال الدين النكري الملقب عن خير  
 الدين والده نيا الفقيه المعمر خير الدين الوهلي صاحب الفتاوى الشهيرة عن الشيخ محمد بن محمد اللواتي عن والده عن  
 محب الدين بن شرايش عن ابي الخير محمد بن محمد الرمي عن المجيد ابي الفتح محمد بن محمد بن علي البحرى عن ابيه عن القرام  
 امير كاتب بن عمر الاثافي عن الحسن بن الحسين بن علي السعدي عن حافظ الدين ابي البركات عبد الله بن احمد النسيبي  
 الشافعي الكندي والده ارك عن خمس الاسلام محمد بن عبد السلام الكندي ويروي الكندي عن البرهان المرعشي عن  
 غير ولسطة ايضا عن الامام قاضي خان عن برهان الدين الحسين بن علي بكر المرعشي صاحب الهداية عن  
 برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازة ومحمود بن عبد العزيز الاوزجندى وهما عن خمس الاثمة الوهلي عن  
 خمس الاثمة لخواص عن ابي الحسن بن خضر النسيبي عن ابي بكر محمد بن الفضل عن الاثمة ابو محمد عبد الله بن محمد  
 بن يعقوب السيد موفى البخاري عن المقدوة ابو حفص الصغير عبد الله عن والده الامام الشهير ابي حفص الكبير  
 احمد بن حفص البخاري عن الامام ابي عبد الله محمد بن حسن اشيباني عن الامام الاعظم المجتهد الاقدم ابو حنيفة  
 الثوري بن ثابت النكري رضى الله تعالى عنه عن حماد بن مسلمة عن ابراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود  
 رضى الله تعالى عنه عن سيد المرسلين وخاتم النبيين صلى الله عليه وسلم عن امين الوحي جبريل عليه الصلوة والسلام  
 عز الله تبارك وتعالى ثمانية وثلاثين اسماء وصفاته. هذا وقد اجرت بهذه السلسلة الفقهية المتصلة  
 بانتمنا الحنفية شيخ العالم محمد عبد الحكيم شريف القادري انشئت يد واجرت بان جميع كل من يتود  
 اليه وقود عبادة اعلان الله وعلانيان ايضا في وثائق المة كورين من دعواته الصالحة وهديت لنفسه  
 وايامه تقوى الله في السر والعلانية ونسأله تعالى حسن الختام وان يدرجنا وايامه في سلك من ذكر من الامة الكرام  
 وان يد خلنا جوارس سيد الاقوام عليه افضل الصلوة واسكن الله السكون











ان کی خدمت میں پیش کیا۔۔۔۔۔ جو نئی سیال شریف سے واپس آیا وہ دن اور  
آج کا دن فارسی نو کیا اردو میں بھی ایک شعر تک موزوں نہ ہو سکا اور نہ ہی  
سوز و گداز کی وہ کیفیت باقی رہی۔۔۔۔۔ ۳۹۰

علامہ شرف صاحب کے والد گرامی حافظ جی مولوی اللہ دیت علیہ الرحمہ سخن فہم  
و سخن سنج تھے۔ اور برجستہ اشعار کہتے تھے جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے ان کے سوانحی  
مقالہ ”حافظ جی مولوی اللہ دیت“ مشمولہ ”نور نور چہرے“ میں لکھا ہے۔ شائد غنوری کا ہنر  
علامہ شرف صاحب کو درپیش کے طور پر ملا ہو۔

لیکن ان کی ۱۹۹۶ء میں مطبوعہ ایک کتاب ”دہشتہ العظم“ میں عربی کے یہ اشعار پڑھنے میں  
فہم جو انہوں نے شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے تتبع میں لکھے۔۔۔

ہر	العسان	جداۃ
غلب	الجمع	کمالہ
بلغ	الانام	نوالہ
فن	المجال	مخالہ

نشر	☆	بمقابلہ
عمر	الہدیٰ	بنوالہ
فہر	الوریٰ	بجملہ
صلوا	العدیٰ	وآلہ ۳
	علیہ	

محمد عبدالکیم شرف قادری ”علامہ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیادی مشمولہ نور نور چہرے“

۳۳۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

محمد عبدالکیم شرف قادری ”علامہ شرف علیہ الرحمہ“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

ترجمہ:

☆ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال نے تمام حسن والوں کو ورطہ  
حیرت میں ڈال دیا

☆ آپ کا کمال تمام ارباب کمال پر غالب ہوا

☆ آپ کی عنایت تمام مخلوق کو محیط ہے

☆ اس لئے آپ کی مثال کاملنا محال ہے

☆ آپ نے اپنی گفتگو کے ذریعے ہدایت عام کی

☆ آپ کے جو و کرم نے تمام مخلوق کو ڈھانپ لیا

☆ آپ نے اپنے جلال کے ذریعے دشمنوں کو مغلوب کر دیا

☆ (اے اہل ایمان!) آپ پر اور آپ کی آل پر درود (و سلام) بھیجو۔۔۔

اسی طرح ایک اور جگہ ان کا نتیجہ فکر نظر سے گزرا۔ آپ فرماتے ہیں:

”فقیر اگرچہ شاعر نہیں تاہم مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت کچھ اشعار

ذہن میں آگئے۔ یہ شاعری کے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں تاہم

جذبات کا اظہار ہے۔

تعالیٰ اللہ دینے کا سفر ہے  
مقدور کا ستارہ اوج پر ہے  
ملائک رکشک میں ڈوبے ہوئے ہیں  
کہ ”ن“ کا سنگ در ہے میرا سر ہے  
یہ شب میرے لئے معراج کی شب  
نیا کی بارگاہ میرا مقرر ہے

محمد عبدالکیم شرف قادری ”علامہ شرف علیہ الرحمہ“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء



الہی تیرے الطاف و کرم سے  
یہ درد آج ہم دوشِ قمر ہے  
نہیں حاضر ہو دربارِ نبی میں  
وہ دربارِ خدا میں ہے قدر ہے ۳۲

۱۸ نومبر ۱۹۹۹ء میں آپ اپنے استاد گرامی مولانا عظیم چشتی کو ٹی وی پر غلطی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستے میں چند نعتیہ اشعار منظوم ہوئے:

اے سراپا حق کی رحمت السلام !!  
اے سراسر لطف و رافت السلام !!  
اے امین سرِ وحدت السلام !!  
دافعِ شر و رحمت السلام !!  
بیکر نور و کرم و واقف تمام !!  
روحِ اعظم، بابِ جنت، السلام !!  
اجابتِ دعوتِ نور و فلاح !!  
اقتدائتِ روحِ عفت، السلام !! ۳۳

☆☆

دارب والمصطفیٰ طہور بواطننا  
عن الرذائل و احفظها عن اللہم

۳۴۔ محمد الہیم شہید کی ماضی: جمالِ عربین شریفین، مطبوعہ پکوال ۱۹۹۷ء  
۳۵۔ بحوالہ علمی یادداشت از علامہ شرف تھوڑی صاحب

دارب بالمجتبیٰ نور  
بالمذکور والفکر و العروان والرحم  
محمد سید الانوار فی الکرم  
معالم الناس بالتوحید والرحم  
والمسلمون علوا فی کل معرکة  
بالرشد والخیر والایمان ذی القیم  
لہ ابوا ابرہ جہلا ومہمتہ  
صاروا الی الذل والخسران والالم  
صاروا عبید کلن فی عزائمہ ۳۴  
بل لہمة للہود العائد الخضم

اخلاق اور مزاج:

علامہ شرف صاحب سے ملنے والا ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی علمی  
وجاہت اور بیادہ طبیعت میں جہل ہی جہل ہے۔ جہل نام کی کوئی چیز نہیں، خوش مزاجی  
ہے، محبت و الفت ہے۔ ان کے اخلاق اور مزاج کے بارے میں ان کے احباب سے سنتے ہیں۔  
☆ مولانا بہت ہنس کچھ مٹسار اور بڈلہ سنا ہیں۔ طبعاً فیاض اور نہمان نواز ہیں۔  
بادی النظر میں لگتا ہے کہ شاید کم گوارہ ریزہ رود (Reserve) قسم کے آدمی  
ہیں لیکن ان سے ملنے والا بہت جلد اپنی ایسی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔  
۳۵۔

☆ وہ ہر بار بڑے تپاک اور شفقت سے ملے۔ ۳۶۔

۳۴۔ علمی یادداشت علامہ شرف صاحب  
۳۵۔ نظام رسول سعیدی علامہ: تحارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء  
۳۶۔ عبداللہ تھوڑی سید: علامہ محمد الہیم شرف، ماہنامہ المبین ماہیوال شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء

☆ نیک اخلاق، بزرگوں کے محب، عاشقانِ غوثِ اعظم سے ہیں۔ محبوب، متواضع ہیں۔ ۳۷۔

☆ بڑے وسیع القلب، نہایت مخلص، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ آپ کی ذات گویا گوں اوصافِ حمیدہ کی جامع ہے۔۔۔۔۔ تحریر، تقریر، تدوین میں تعمیرِ سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ سنگین حالات، گھٹن، مرائل اور دشوار گزار منازل میں مہربان استقامت، حلم و تحمل کے پیکر جلیل نظر آتے ہیں۔ ۳۸۔

☆ درویش صفت، عاجزی و انکساری کا مجسمہ ہیں۔۔۔۔۔ علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ، مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے۔۔۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ ۳۹۔

☆ مولانا بہت نرس کلمہ، طنز اور بذلہ سنا ہیں۔ طبعاً فیاض اور مہمان نواز ہیں۔ ۴۰۔

☆ خوش کلام، شیریں زبان، نرم گوئی آپ کا طرزِ امتیاز ہے۔ عاجزی و انکساری کا پیکر۔ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے کا ادب و احترام تو آپ کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ ۴۱۔

☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری فی زمانہ علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ بحر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں۔ اور فی زمانہ یہ بات ان

۳۷۔ شرافت نوشاہی، سید اشرف التواریخ جلد ۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء  
۳۸۔ کاشِ قصوری، علامہ اشعۃ المصالحات کے جلیل القدر مترجم، مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۹ء  
۳۹۔ وجاہت رسول قادری، سید ابوالخیر، مقتدر بن الوہیت، اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء  
۴۰۔ غفر احمد دہلوی، سوانح محمد عبدالحکیم شرف قادری، دہلی، انتشار لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء  
۴۱۔ علی احمد منڈوی، مفتی، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، عمرہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

کے نقد و کمال ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمتِ دین اور روایاتِ اسلاف کے فروغ میں ہیں، وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تعریف و تالیف کے حوالے سے جو کوششیں کی ہیں، وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین سنگم ہیں۔ ۴۲۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے نکلا اور ہالوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ ان کی زبان میں شیرینی، مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیاز مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف نگاہی، اخلاق میں وسعت اور مہمان نوازی میں عربیت ہے۔ ۴۳۔

بیش زرم، مہربان اور دل گداز لہجے میں بات کرنے والا ایک دھیمہ اور سادہ سا انسان۔۔۔۔۔ خوبصورت روپے والا صاحبِ دل فرد۔۔۔۔۔ ان کے عالمانہ وقار میں عاجزانہ انکسار کی ایسی آمیزش ہے کہ بہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل چھو لینے والی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی سادگی اور سچائی انہیں قتلِ قدر مالتی ہے۔۔۔۔۔ شرف صاحب کی عکس در عکس چمکدار آئینے جیسی شخصیت میں ایک انوکھی فقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔ ۴۴۔

سادگی، ایٹائے عمد، مہمان نوازی، چھوٹوں پر شفقت، حق کے ترتیب دینا۔۔۔۔۔ بھڑکوں کی قدر افزائی اور بڑے اپنے اپنے دستخط ثبت فرماتے۔ جسے بعد میں علم میں بھی مقفوع دینے ذریعہ شہرہ کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔ تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ بیشِ یاد رہے گا۔ ۴۵۔



اور ان کا دل جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آہو ہے۔ ۵۵

### علامہ شرف صاحب کے خطابات:

علامہ شرف صاحب کو ان کے رفقاء و احباب نے مختلف خطابات سے یاد کیا ہے جس سے ان کی عملی شخصیت اور شخص و جاہت مترشح ہوتی ہے:

☆ سربراہ اہل سنت ☆ سربراہ ملت ☆ سربراہ صفت ☆ معمار مسیت ☆ بحر العلوم ☆ شیخ  
المعدن ☆ فخر اہل سنت ☆ مؤرخ اہل سنت ☆ پاسان مسلک اہل سنت ☆ معدن علم  
حکمت ☆ فاضل اجل ☆ فاضل جلیل ☆ عالم نبیل ☆ شمس المعقن ☆ علامہ بے بدل  
☆ صاحب علم و فضل ☆ فاضل شہیر ☆ علامہ العصر ☆ المحدث الکمال ☆ حکیم ملت  
☆ استاذ العلماء ☆ استاذ العلماء والفضلاء ☆ شرف العلماء ☆ المعقق النجیل ☆  
محقق عصر ☆ محقق روشن ضمیر ☆ صاحب الرائے الصائب ☆ جامع العلوم النفعیة والفنون  
العقلیة

### تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرف صاحب:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں جب تحریک نظام مصطفیٰ جلی تو سارا وطن سراپا  
ایثار و قربانی بن گیا۔ گوشہ نشین بھی حجروں سے نکل کر قاعدین کے شانہ بشانہ ہو گئے۔ ملک  
کے معروف دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی اس ضمن میں خدمات ناقابل فراموش

۳۷ - شرافت نوشاہی سید: شریف التواریخ جلد ۱ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء  
۳۸ - تائش قصوری علامہ: اشاعت المصاحف کے جلیل القدر مترجم، محبوبہ لاہور مطبوعہ صاحب مدظلہ نے ایک رسالہ بنام  
۳۹ - وجاہت رسول قادری سید: ابتدائی تصدیق الوہیت اور امام احمد رضا مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء  
۵۰ - ظہیر احمد ہاشمی: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مہتابہ اشفاق لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء  
۵۱ - علی احمد سندیلوی: مفتی: علامہ عبدالحکیم شرف قادری، محرمہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

۱۔ سے فاضل مصنف نے یوں ذکر کیا ہے۔

”عجب تحریک نظام مصطفیٰ شروع ہوئی تو آپ جانفاری کے لئے بے قرار نظر  
آئے۔ بارہا گرفتاری پیش کرنے کی تیاری کی۔ خصوصاً جب قائد اہل  
سنت مولانا شاہ احمد نورانی کو بھٹو کے حکم پر گرفتار کر لیا گیا اس روز بڑے  
بے تاب ہوئے۔ اسی روز آپ کے خسر صاحب کا وصال ہو گیا۔ مگر اپنے  
خسر کے وصال سے زیادہ مولانا شاہ احمد نورانی کی گرفتاری سے متاثر تھے۔  
اور راقم الحروف سے کہنے لگے۔

”اب ہمیں بھی گرفتاریاں پیش کرنی چاہیں۔“

میں نے جواباً کہا۔

”اگر ہماری گرفتاری تحریک کے لئے باہر رہنے سے زیادہ مؤثر ہے تو اس پر  
فوری عمل کے لئے تیار ہوں۔ مگر جذبات پر قابو رکھئے اور سوچئے تحریک  
کے لئے آپ کا باہر رہنا اذہد ضروری ہے۔ کیونکہ طلباء جو تحریک کا ایک  
کردار بن چکے ہیں ان کی تربیت اور ان کو ہدایات سے نوازا اور ان کے  
حوصلے بڑھانا گرفتاری سے بھی کہیں اہم ہے۔“۔۔۔

چنانچہ آپ نے میری اس بات کو پسند کیا اور جیل سے باہر ہی طلباء کو گائیڈ  
کرتے رہے۔ آپ نے متعدد جلوسوں میں شرکت فرمائی۔ خصوصاً ”تحریک  
نظام مصطفیٰ کے جواز میں اکابر علماء اہل سنت نے جو فتویٰ جاری کیا اس  
فتویٰ کے محرک آپ ہی ہیں اور فتویٰ کا مضمون آپ ہی نے ترتیب دیا۔  
جس پر اکابر علماء نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ جسے بعد میں  
اخبارات کے ذریعہ شائع کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔  
تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ ۵۱

یہاں بالا حقائق جاری کردہ بیان کا متن پیش کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاصلہ اور صلوا وسلموا

”آج اپریل ۱۹۷۷ء کو جامعہ نعیمیہ کراچی شاہو لاہور میں حضرت غزالی زمان غلام سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث، انوار العلوم، ملتان کی صدارت میں علماء لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکی صورت حال پر غور کیا گیا اور بالا حقائق یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ

”نظام مصطفیٰ کے نقوی کی خاطر پر امن تحریک ایک مقدس جہاد ہے۔ جو اہل اسلام اپنی ساری برکتیں کار لارہے ہیں۔ ان کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ہو رہا ہے۔ اس دوران زخمی ہونے والے مسلمان مظلوم اور رحمت اللہ علیہ کے مستحق ہیں۔ اور جو مسلمان تشدد اور بددست کا شکار ہو کر راہ خداوندی میں جانیں دے رہے ہیں۔ وہ بلاشبہ شہید ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ جہل مجدہ نے عظیم اعزازات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہر مسلمان کا قرینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفیٰ کے نقوی کی خاطر اس پر امن تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔“

درست خط خاتمہ کرام!

- ۱۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم، ملتان
- ۲۔ مفتی عزیز احمد قادری خطیب جامعہ نعیمیہ لاہور
- ۳۔ مولانا محمد مراد الدین شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۴۔ مولانا محمد رشید مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۵۔ مولانا محمد احمد جمیل مگوجرانوالہ

- ۶۔ مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی صدر شعبہ تجوید جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۷۔ مولانا جان محمد مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور
- ۸۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۹۔ مولانا محمد فضل الدین خطیب جامع مسجد مصطفیٰ آباد لاہور
- ۱۰۔ قاری الہی بخش مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۱۱۔ مولانا عبدالستار نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۱۲۔ ابو المصباح قاری عبدالرشید سیالوی جامعہ غوثیہ شیراکوٹ لاہور
- ۱۳۔ مولانا سلیم اللہ خطیب سفید مسجد مصری شاہ لاہور
- ۱۴۔ مولانا خادم حسین خطیب شاہدہ لاہور
- ۱۵۔ مفتی محمد حسین نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور
- ۱۶۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۱۷۔ مولانا محمد علی نقشبندی مدرس جامعہ رضویہ شیرازہ لاہور
- ۱۸۔ مولانا حافظ شیر محمد خان خطیب جامع مسجد سن آباد لاہور
- ۱۹۔ مولانا محمد فاضل عباسی خطیب جامع مسجد منچی دروازہ لاہور
- ۲۰۔ مولانا غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور
- ۲۱۔ مولانا سعید احمد خطیب جامع مسجد برادر تھ لاہور
- ۲۲۔ مولانا واحد بخش غوثی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور
- ۲۳۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- ۲۴۔ قاری محمد یوسف بغدادی مدرس جامعہ خفیہ لنڈا بازار لاہور
- ۲۵۔ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال خطیب جامع نکسالی گیٹ لاہور
- ۲۶۔ مولانا سید طالب حسین شاہ بیچ مغپورہ لاہور



۲- قاری عبد الحمید قادری قائم مقام سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان - ۵۷

تحریک نظام مصطفیٰ کی حمایت میں روزنامہ 'دقائق' لاہور میں ۱۷/ اپریل ۱۹۷۷ء /  
دوسرا فتویٰ شائع ہوا۔ وہ یہ ہے:

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حصہ لینا جہاد اسلامی ہے

علماء سواد اعظم کا متفقہ فیصلہ

۱۴- اپریل کو دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان لاہور میں علماء اہل سنت کا ایک خاص اجلاس مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب شیخ الحدیث کی صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ موجودہ خطرناک بحران کا واحد و صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عملی طور پر نافذ و جاری کیا جائے۔

نظام مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیام اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ سے مسلمانان پاکستان کی موجودہ تحریک خالص اسلامی جہاد ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے اور شہید فی سبیل اللہ ہیں۔ ہر مسلمان کا یہ ملی و مذہبی و دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفیٰ الصلوٰۃ والسلام کے نفاذ کی موجودہ تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔  
و مستحق علماء کرام

۱- علامہ سید محمود احمد رضوی، سیکرٹری جنرل مرکزی مجلس عمل تحفظ شمع نبوت پاکستان لاہور

۲- شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی دارالعلوم اشرف المدارس 'اوکاڑہ

۳- حضرت مفتی ظفر علی نعمانی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

۴- حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری، راولپنڈی

۵- حضرت علامہ حسین الدین شیخ الحدیث دارالعلوم مدرسہ رضویہ راولپنڈی

۶- حضرت مولانا سید ظلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان لاہور

۷- حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی

۸- حضرت پیر سید محمد حسن شاہ گیانی 'سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات

۹- حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی خطیب جامع مسجد یورے والا

۱۰- حضرت مولانا ملک الرحمن خطیب گلبرگ لاہور

۱۱- حضرت مولانا زاہد علی شاہ ناظم جامعہ قادریہ رضویہ گلبرگ 'لاہور

۱۲- حضرت مولانا عبد القادر چیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی راولپنڈی

۱۳- حضرت مولانا حافظ عبد الغفور شیخ الحدیث جامعہ خوجیہ بھابھا بازار راولپنڈی

۱۴- مولانا عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۵- صاحبزادہ زبیر احمد قادری 'درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہور \*

شادی خانہ آبادی:

علامہ شرف صاحب کی شادی ۱۳۸۳ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء میں ہوئی۔

اپنے والد گرامی کے احوال میں آپ لکھتے ہیں:

"قاضی علی بخش (م۔ ۱۲ ربیع الاخر ۱۳۹۷ھ / اپریل ۱۹۷۷ء بروز

ہفت) مرزا پور کے قریب واقع موضع کھڈیالہ کے رہنے والے تھے۔ قیام

پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ جی (والد گرامی علامہ شرف صاحب)

کے برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے

اور سابقہ تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید بخت ہو گئے۔ قاضی

صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح حافظ جی کے دو لڑکوں مولانا محمد

عبد الغفار ظفر صابری اور محمد عبدالکلیم (شرف قادری) سے کر دیا۔ ۵۸۔

## تدریسی زندگی کا آغاز:

علامہ شرف صاحب کی تحصیل علم کی زندگی چار جامعات پر محیط ہے جبکہ تدریسی زندگی پانچ دارالعلوم پر مشتمل ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ جامعہ نعیمیہ لاہور (۱۹۶۵ء)

۲۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء) و ستمبر ۱۹۶۷ء تا حال (۱۹۸۸ء)

۳۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبیرہ شریف (۱۹۶۸ء)

۴۔ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ (۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۰ء)

۵۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم پکوال (۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۳ء)

## پہلی تدریس گاہ --- جامعہ نعیمیہ لاہور

مولانا شرف صاحب نے جنوری ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے (بحیثیت

مدرس) اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ ۵۹۔

## دوسری تدریس گاہ --- جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

علامہ شرف صاحب کی تدریسی زندگی کا بیشتر حصہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں گزرا ہے۔ بلکہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے ان کی وابستگی زندہ طالب علمی سے ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے ان کا پرہیزہ تعلق ربع صدی پر محیط ہے۔ علامہ صاحب فرماتے ہیں:

”جامعہ نظامیہ رضویہ سے میری وابستگی بہت طویل ہے۔ مئی ۱۹۷۵ء سے

۵۸۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ حافظہ اللہ دین المعروف شاہجی، مایاتہ ضیاء کے حرم لاہور نومبر

دسمبر ۱۹۹۳ء

۵۹۔ قلام رسول سعیدی، علامہ: تدارک صاحب اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اکتوبر ۱۹۶۶ء تک بحیثیت طالب علم اس مدرسہ میں رہا۔ ۶۰۔

۱۹۶۶ء میں ان کے مربی اور مشفق استاذ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے انہیں جامعہ

نظامیہ رضویہ لاہور میں چلا لیا۔ پھر (بحیثیت مدرس) ۱۹۶۷ء تک وہیں پڑھاتے رہے۔ ۶۱۔

## تیسری تدریس گاہ --- دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبیرہ شریف

اپنی تدریسی زندگی کے اس مرحلے سے متعلق آپ فرماتے ہیں:

”۱۹۶۷ء میں فقیر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں فرائض تدریس انجام دے رہا تھا۔

یہ میرا جامعہ میں دوسرا سال تھا۔ حضرت استاذ صاحب (مولانا عطاء محمد چشتی گولڑوی) کا

مکتوب کرامی موصول ہوا کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ایک

مدرس طلب کیا ہے، تم وہاں چلے جاؤ۔ سرتابی کی مجال نہ تھی۔ شعبان میں سالانہ امتحان ہوتے

ہی میں بمبیرہ چلا گیا۔ وہاں ڈیڑھ ماہ تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ --- رمضان شریف

گزرنے کے بعد استاذ صاحب کی اجازت سے پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آ گیا۔ ۶۲۔

ایک اور جگہ آپ نے اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے:

”۱۹۶۷ء میں راقم الحروف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بمبیرہ شریف میں معلم و مدرس

رہا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند (ممتاز احمد) عطا فرمایا۔ ۶۳۔

## چوتھی تدریس گاہ --- جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

علامہ صاحب راوی ہیں:

”حضرت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۰۔ انظر بایانات اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۶۱۔ قلام رسول سعیدی، علامہ: تدارک صاحب اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۲۔ انظر بایانات اخبار اہل سنت لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

۶۳۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: حافظہ محمدی مولوی اللہ دین مشہور، ”قرونود پرست“ ص ۳۸، مطبوعہ

لاہور ۱۹۹۷ء



کے اصرار پر یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ چلا گیا۔ جہاں مجھے صدر مدرس اور مفتی مقرر کیا گیا۔ ایک مسجد میں جمعہ پڑھانا رات کو درس قرآن دینا میرے ذمہ لگا دیا گیا۔

گرہیں کے موسم میں سکولوں میں چھٹیاں ہوتیں تو محکمہ تعلیم نے سکول ماسٹروں کو پابند کیا کہ چھٹیوں میں دینی مدارس میں جا کر قرآن پاک پڑھیں۔ انہیں دو گھنٹے پڑھانے کے لئے بھی مجھے مامور کیا گیا۔ کام کا دواؤ اتنا بڑھا کہ میں بیمار ہو گیا۔ بیماری اتنی شدید تھی کہ ایک خط پڑھنے کی سکت بھی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ طیب الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ انہوں نے دو ملو تک میرا علاج کیا۔ دوا اور خوراک کا تمام خرچ اپنے پاس سے کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ میں صحت یاب ہو گیا۔ ۳۰

ہری پور قیام کے دوران مولانا نے متعدد قہمیری کام انجام دیئے۔

☆ وہاں کے بکھرے ہوئے سنی علماء کو جمع کیا اور جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی۔ مولانا ہی کو (اس کا) ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

☆ اقامہ تدریس (خطابت) اور تنظیمی کاموں کے علاوہ مولانا تصنیف و تکلیف میں لگے رہتے تھے۔ نیز اشاعت کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لی تھیں۔

☆ مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضا سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا۔ اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں ”یوم رضا“ منایا

پانچویں تدریس گاہ۔۔۔۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال:

تدریسی زندگی کا احوال بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب فرماتے ہیں:

چار سال ہری پور ایسے پر فضا مقام میں رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۶۷ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال آ گیا۔ ۶۲ وہاں تدریس اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہاں کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔ طلبہ کی تعداد کم تھی۔ مخالفوں کی پورش تھی۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے۔ لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہ تھے۔ ان کی ڈر ف نکالی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوجوانوں اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وہاں بھی ”جماعت اہل سنت“ کی تنظیم قائم کر دی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔

مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آ گئے۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں مسرت اور رضویت کی روح پھونک دی۔ مولانا نے وہاں بھی بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے یوم رضا منایا۔ ۶۴

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوبارہ آمد

علامہ محمد غفران شاہ قسوری صاحب رقمطراز ہیں:

”۱۹۷۳ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں

۶۵۔ غلام رسول سعیدی علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۶۔ انجیل ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۶۷۔ غلام رسول سعیدی علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

تشریف لے آئے اور تادم تحریر یہاں پر آپ بڑی تندی، جانفشانی، اجتہادی غلوں اور لکھن کے ساتھ خدمات درس تدریس، تحقیق و تعنیف میں عظیم مصروف ہیں۔ آپ کی ماہرانہ فنی و تدریسی صلاحیتوں کے پیش نظر حضرت مفتی (محمد عبدالقیوم ہزاروی) مدظلہ نے آپ کو صدر المدرسین کا عہدہ تفویض فرمایا۔ یہاں پر آپ نے جملہ علوم لقلہ و عقلیہ کی تدریس فرمائی۔ ۱۹۷۳ء سے استاذ الحدیث کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں۔ ۶۸۔

اب علامہ شرف صاحب کی زبانی احوال سنئے:-

ماہ شوال ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آ گیا۔ جنہاں مجھے صدر مدرس بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دورہ حدیث کا آغاز ہوا تو مجھے

۶۷۔ صحاح ستہ میں سے "ابوداؤد شریف" پڑھانے کی سعادت ملی  
۶۸۔ پانچ سال بعد (۱۹۷۸ء میں) "مسلم شریف" پڑھانے کا موقع ملا  
۶۹۔ پھر پانچ سال بعد (۱۹۸۳ء میں) "بخاری شریف" پڑھانے کی توفیق ملی  
۷۰۔ اس کے علاوہ "ابن ماجہ شریف" اور "موطا امام محمد" پڑھانے کا موقع ملا اور پھر تعالیٰ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مجموعی طور پر مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں پڑھاتے ہوئے پچیس سال ہو گئے ہیں (شمار ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء دو سال)۔۔۔۔۔ مسلسل تدریس (۱۹۷۴ء تا حال ۱۹۹۷ء) کا عرصہ تیس سال ہے۔ اتنا ہی عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبلیغ فرمانے کا دورانیہ ہے۔ واللہ خیر حافظا و هو ارحم الراحمین ۶۹۔

۶۸۔ تاج القسوری، علامہ: "اصول الفہمات کے جلیل القدر مترجم" مطبوعہ اہل الفہمات جلد چہارم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۶۹۔ انجیل و ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

## بیعت و ارادت:

کسی کے ہاتھ پر جتنے کا معاملہ علامہ صاحب یوں بیان فرماتے ہیں:

۱۔ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ / ۲۵ مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ راقم مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوا۔۔۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی کے پوتے مولانا رحمہ اللہ رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اجازت و خلافت عنایت فرمائی۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سید صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کا علم و فضل، تقویٰ و راست بازی بھی پیش نظر تھی۔ راقم نے علامہ نسبہانی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارک "الشرف الموبد" کے ترجمہ "برکات آل رسول" کا انتساب ۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں آپ ہی کے نام کیا تھا۔ ۷۰۔

## انتساب

بمقتور سیدی و مرشدی مفتی اعظم پاکستان

علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی قدس سرہ العزیز

محمد عبدالکلیم شرف قادری ۷۱۔

علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ لکھتے ہیں:

"آپ نے حضرت مفتی اعظم پاکستان ابو البرکات سید احمد رحمہ اللہ علیہ کے

۷۰۔ انجیل و ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء  
۷۱۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: "برکات آل رسول" مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء



دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور تہہ کا "سند حدیث بھی حاصل کی"۔ ۷۲۔

### خطابت:

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں جب آپ نے ہارڈ گرڈم رنجر فرمائے تو انہی دنوں ایک مسجد کے لئے خطیب کی حیثیت سے آپ کی خدمات مستعار لی گئیں۔ اور ہفتویہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ بتلاتے ہیں۔ ۷۳۔

"فقیر جامع مسجد عمر روڈ اسلام پورہ لاہور میں ۱۹۷۴ء سے خطیب ہے۔

ایک سوانحی مضمون میں اس طرح لکھا ہے۔

"شرف صاحب ۱۹۷۴ء سے لے کر اب تک جامع مسجد عمر روڈ

اسلام پورہ (کرشن ٹر) لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے

رہے ہیں"۔ ۷۴۔

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے علامہ شرف صاحب کی خطابت پر یوں رائے اظہار کیا ہے:

"ملتی اعجاز ولی غاں مرحوم کے جانشین خطابت ہیں"۔ ۷۵۔

### قلمی زندگی کا آغاز۔۔۔۔۔ محرکات و پس منظر:

علامہ شرف صاحب نے اپنے مجموعہ مقالات "نور نور چہرے" کے مقدمہ "کلمات تفکر" میں ان مضمرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مشیت ایزدی یہی ہے کہ جس کام کے لئے جس فرد کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اس کام کے ہونے کے اسباب بھی فیہ

۷۲۔ محمد صدیق بزاز دی "علامہ: تعارف علامہ اہل سنت" لاہور مطبوعہ ۱۹۷۹ء

۷۳۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۷۴۔ محمد عبداللہ قاری: سید: مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری "ماہنامہ الامین" سبتمبر ۱۹۸۳ء

۷۵۔ اقبال احمد فاروقی: علامہ: تذکرہ علامہ اہل سنت "حاشیہ ص ۳۱۰" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

سے میا کر دئے جاتے ہیں۔ یہاں بھی ایسے ہی حالات پیش آئے۔

۷۶۔ راقم الحروف ۱۹۷۸ء سے ۱۹۹۳ء تک جامعہ اداویہ مظہریہ "بندیاں ضلع

خوشاب میں استاذ الاساتذہ ملک المدر سین مولانا علامہ عطا محمد ہشتی

کو لاہور و قلعہ العالی کی علمی پارک سے خوشہ چینی کرتا رہا۔ اسی دوران اہل

سنت و جماعت کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ جس کی

آواز جامعہ اداویہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو

مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"علماء دیوبند نے تعلیمی تبلیغی اور تصنیفی میدان میں فلاں فلاں خدمات

انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی

ہیں جن پر ہمارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند

کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے؟"

یہی بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے جنم دے کر رکھ دیا۔

اس لئے نہیں کہ علامہ اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت

کے کارنامے تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

میں حصہ لینے کی پاداش میں قصہ وار در سن کو نیا خون اور جزیرہ انڈیمان

کے کالے پانی کو قتل اللہ و قاتل الرسول کے ذریعے نئی زندگی فراہم کرنے

والے علماء اہل سنت ہی تھے۔ انہوں نے نہ تو انگریز کی غلامی قبول کی اور

نہ ہی ہندو کے سایہ عاطفت میں پناہ لی۔ انہوں نے نہ تو ملکہ برطانیہ سے

رشتہ وفاداری قائم کیا اور نہ ہی سرود اور گاندھی کو اپنا امام و مقتدا تسلیم

کیا۔ ان کی تمام تر وفاداری اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے تھی اور اسی پر وہ قائم رہے۔

علامہ اہل سنت نے اس وقت مسلمانوں کی ہلاکی جنگ لڑی۔



ظاہری وسائل نہ ہونے کے باوجود مدارس اور محراب و منبر کی آبرو کی ہر قیمت پر حفاظت کی۔ یہ علماء و مشائخ اہل سنت کی جد مسلسل کامی نتیجہ تھا کہ تحریک پاکستان میں جمہور اہل اسلام نے مسلم لیگ کی آواز پر لبیک کہی۔

علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کامیابی کے پرچم لہرا دیئے۔ کون سا وہ علم و فن ہے جس میں انہوں نے رشحات قلم یادگار نہیں چھوڑے۔ ان کی علمی اور قلمی کاوشوں کا مختصر سا جائزہ لینا ہو تو مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی کی "مرآۃ التصانیف" ("مطبوعہ مکتبہ قادریہ" لاہور ۱۹۷۸ء) کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں انہوں نے سنی قلمکاروں کی تقریباً ساڑھے چھ ہزار تصانیف کا اجمالی تعارف پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی مکمل جائزہ نہیں ہے۔

مجھے جس چیز نے تشویش میں مبتلا کیا وہ یہ تھی کہ ہمارے علماء کی کراں قدر تصانیف اور ہر علم و فن پر شہ پاروں کی اشاعت کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا۔ اول تو بہت سی قیمتی تحریرات کی اشاعت ہی نہ ہو سکی اور جو زیور طبع سے آراستہ ہوئیں بھی کسی تو ایک دو ایڈیشن کے بعد نایاب ہو گئیں۔

اس صورتحال کی بناء پر میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو سکا لکھوں گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔

بہت دو سہری وجہ یہ تھی کہ ہندوستان کے طلبہ میں حضرت استاد صاحب کی تقریرات لکھنے کا رواج تھا۔ یہاں تک کہ طلبہ کی کوشش ہوتی تھی کہ جو

الفاظ استاد صاحب نے کہے ہیں، وہی محفوظ رکھے جائیں۔ کیونکہ استاد صاحب کا انداز بیان اتنا اچھا ہوتا ہوتا تھا کہ شروع اور حواشی میں نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی استاد صاحب کی تقریرات قلمبند کیں۔ کچھ عربی میں، کچھ فارسی میں کچھ اردو میں۔ بحمدہ تعالیٰ وہی مشق بعد میں کام آتی رہی۔

### تحریر کا آغاز:

سید محمد عبداللہ قادری لکھتے ہیں:

"جناب مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں۔ وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں۔"

مفتی علی احمد سندیلوی علامہ شرف صاحب کی تحریروں کے بارے میں یوں رائے اظہار فرماتے ہیں:

"حضرت مولانا تحریر و تدریس کے شاہسوار ہیں۔ عربی، فارسی، اردو زبانوں میں اب تک ان کی بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو کر شائقین علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ تحریر و تقریر اور تدریس کے ساتھ آپ نے اشاعت کتب کے لئے "مکتبہ قادریہ" کے نام سے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس سے بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو چکی ہیں۔۔۔ آپ ہمہ گیر ہمہ وقت مصروف اور ہر فن مولانا شخصیت ہیں۔ آپ کے قلم میں روانی، جہت و دلیل کا زور، آسانی و سادگی ہے کہ قاری کے قلب و ذہن پر اثر کرتی ہے یعنی ان کی تحریر خشک اور مردہ نہیں، زندہ اور باقی رہنے والی ہے۔"

۷۷۔۔۔ انتہایا باہتمام اخبار اہل سنت، لاہور، شمارہ نمبر ۱۱۹۵ء  
۷۸۔۔۔ محمد عبداللہ قادری، سید مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری، باہتمام المصطفیٰ سائبر و ال، اکتوبر ۱۹۸۳ء  
۷۹۔۔۔ علی احمد سندیلوی، "مفتی: مشاہیر" کتب المصطفیٰ اپنے خطوط کے آئینے میں" (مطبعہ)

۷۶۔۔۔ واضح رہے کہ یہ جائزہ آج سے ۱۹۷۹ء میں پہلی بار شائع کیا گیا تھا۔ اب کیا عالم ہو گا؟  
۷۷۔۔۔ محمد عبدالکیم شرف قادری، علامہ: "طہرات شکر" نور نور پور سے من شائع، "مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء"





آئے دی۔ بلکہ اسے ہام عروج پر پہنچانے کے لئے ایک وسیع منصوبہ مرتب کیا۔ اور چند ساتھیوں کی شرکت سے "مکتبہ قادریہ" قائم فرمایا۔ آج "مکتبہ قادریہ" اہل سنت و جماعت کے اشاعتی اداروں میں بلند مقام رکھتا ہے۔ مولانا شرف قادری مدظلہ کی تربیت سے طلباء کرام میں تحریری ذوق میں خاصا اضافہ ہوا۔ بعض ہونہار طلباء اپنی گروہ سے قابل قدر رسائل شائع بھی کئے۔ ۸۲۔

آئیے علامہ شرف صاحب کی رہائی اس سفر کا حال سنئے ہیں:

☆۔۔۔۔۔ "فراغت کے بعد ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۶-۶۵ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اسی دوران منطق کی مشہور کتاب "عہد اللہ" پر مولانا احمد حسن کاشپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی حاشیہ مکتبہ رضویہ "انجمن شیڈ لاہور کی طرف سے شائع کیا۔

☆۔۔۔۔۔ ۱۹۷۰-۷۱ء چار سال جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس رہا۔ وہاں جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی اور اس کی طرف سے بارہ تیرہ رسائل شائع کئے۔

☆۔۔۔۔۔ اس کے بعد پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آگیا۔ ۱۹۷۳ء کی ابتداء میں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، مولانا محمد فضا تباش قصوری اور مولانا محمد جعفر قادری خیالی کے تعاون سے "مکتبہ قادریہ" قائم کیا۔ جو پھر محمد تعالیٰ تاحال قائم ہے۔ اس ادارے کی طرف سے پچاس سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوئیں۔

آج بچے کی طرف دیکھتا ہوں تو خدمت کے ساتھ یہ احساس دامن گیر ہو جاتا ہے کہ تصنیف و تالیف کا جتنا کام ہوتا چاہئے تھا وہ نہ ہو سکا اور عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق قرآن و حدیث، کلام، فقہ، تصوف، تاریخ اور سیرت طیبہ کی خدمت کا جو کام ہونا چاہیے تھا نہ کر

۸۲۔۔۔۔۔ محمد فضا تباش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ص ۳۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۸۱۔ اس کی بڑی وجہ فرصت و وسائل اور راہنمائی کی کمی تھی۔ تاہم اردو، عربی اور فارسی میں جو محنت و محنت راقم کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ انہیں دیکھتا ہوں تو میری جبین نیاز اللہ رب العزت جل شانہ کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے جس نے مجھ ایسے علمی اور مالی بے بضاعت سے کام لے لیا۔ یارب العالمین! یہ محض خیر اللطیف و کرم ہے کہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ خالی علیہ وسلم کے طفیل مجھے کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ورنہ نا کارہ خالق تو کسی بھی قاتل نہ تھا۔ ۸۳۔

علامہ فاضل قصوری صاحب فرماتے ہیں:

"اہل سنت و جماعت کے تحریری خلاء کو محسوس فرماتے ہوئے انہوں نے ایک عربی اس مجاز پر کام کیا اور آج یہ عالم ہے کہ اہل سنت و جماعت نے اس میدان میں قابل فخر کارنامے انجام دے کر مخالفین کو حیران و ششدر کر دیا ہے"۔ ۸۳۔

ابتدائی اشاعتوں کا اجمالی جائزہ:

☆ فضائل از کار	از مولانا غلام ربانی
☆ الحجۃ النکحۃ	از امام احمد رضا بریلوی
☆ شرح التلویح	ترجمہ علامہ شرف قادری
☆ اتیان الارواح	از امام احمد رضا بریلوی
☆ بذل الجواز	از امام احمد رضا بریلوی
☆ شرح الحقوق	از امام احمد رضا بریلوی
☆ نور الانوار	از علامہ عبدالحق غورخستانی، حضور
☆ ذکر بالجسد	از علامہ غلام رسول سعیدی

۸۳۔۔۔۔۔ محمد عبدالحق شرف قادری، علامہ: نکات تفکر، نور لودھراں، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۸۴۔۔۔۔۔ محمد فضا تباش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ص ۳۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء



☆ مسائل اہل سنت از علامہ عبدالحق غورخستانی حضور

☆ عقد الجدید از علامہ عبدالحق غورخستانی حضور

☆ یاد اعلیٰ حضرت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ احسن الکلام فی مسئلہ القیام از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ غایت الاحیاء فی جواز حیلۃ الاسقاط از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ ----- مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دوی سال بعد وہاں سے لاہور آگئے۔ وہاں جماعت اہل سنت کی طرف سے یہ رسائل شائع کیے۔

☆ براد القیام والوہام از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ اعراض الکتاہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ غایت التحقیق از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ----- مولانا نے تبلیغ و اشاعت کی خاطر ۱۹۶۶ء میں مکتبہ رضویہ انجمن شیعہ لاہور سے قائم کیا۔ اس مکتبہ سے مفید رسائل، شرح و حواشی شائع کیے:

☆ حاشیہ احمد حسن بر محمد اللہ از علامہ احمد حسن کانپوری

☆ اقامت القیام از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ایضاً ان الابر از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ توالی کی شرعی حیثیت از علامہ حافظ عطاء محمد چشتی گولڑوی

☆ الکافی فی ایضاً غوی از علامہ فضل حق رامپوری

☆ نام حق مع حاشیہ فضل حق از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ فیض عطا شرح کریم از مولانا محمد رفیع چشتی رستہ اللہ تعالیٰ

☆ سیف الہدایہ از شاہ فضل رسول قادری بدایونی ۸۵۰

☆ ----- تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور میں مکتبہ قادریہ لاہور قائم کیا۔ قلیل عرصہ میں مکتبہ قادریہ لاہور کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب شائع ہوئیں:

☆ النورۃ البوہیہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ ہمارا اسلام از مولانا مفتی محمد غلیل احمد خاں برکاتی

☆ ہادی ہندوستان از مولانا عبد الشاہ شروانی

☆ تاریخ تادیب از سید مراد علی علی گڑھی

☆ کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی

☆ تذکرۃ السعدین از مولانا غلام رسول سعیدی

☆ مقام سنت از مولانا محمد مفتی احمد چشتی

☆ محمد نور از علامہ محمد غوث شاہ قسوری

☆ اغثنی یا رسول اللہ از علامہ محمد غوث شاہ قسوری

☆ ذکر بالجہود از مولانا غلام رسول سعیدی

☆ المبین از مولانا سید سلیمان اشرف بہاری

☆ تذکرہ اکابر اہل سنت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ تعارف علمائے اہل سنت از علامہ محمد صدیق ہزاروی

☆ مرآۃ التصانیف از حافظ محمد عبدالستار سعیدی ۸۶۰

یہ ۱۹۷۹ء تک کی مطبوعات ہیں۔

علامہ شرف صاحب کے ناشر ادارے:

علامہ صاحب کی قلمی کوششوں کو پھیلانے میں مختلف اداروں کا کردار سامنے آتا

ہے۔ ان ناشر اداروں میں تجارتی بنیاد پر کام کرنے والے بھی ہیں اور مشنری جذبے کے





## اندرون ملک کے رسائل:

- ۱۔ ہفت روزہ افق کراچی
- ۲۔ ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی
- ۳۔ ماہنامہ آستانہ کراچی
- ۴۔ مجلہ محارف رضا کراچی
- ۵۔ ماہنامہ العداق حیدر آباد سندھ
- ۶۔ روزنامہ وفاق لاہور
- ۷۔ ماہنامہ ضیائے کرم لاہور
- ۸۔ ماہنامہ نوائے افغن لاہور
- ۹۔ ماہنامہ اخبار جمعیت لاہور
- ۱۰۔ ماہنامہ عرفات لاہور
- ۱۱۔ ماہنامہ دلیل راہ لاہور
- ۱۲۔ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور
- ۱۳۔ ماہنامہ نقوش لاہور
- ۱۴۔ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور
- ۱۵۔ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور
- ۱۶۔ ماہنامہ مدارس عالمگیر لاہور
- ۱۷۔ ماہنامہ حجاب لاہور
- ۱۸۔ سہ ماہی مشاہیر لاہور
- ۱۹۔ سہ ماہی لوح و قلم لاہور
- ۲۰۔ ماہنامہ نور اسلام شریہور شریف
- ۲۱۔ ماہنامہ رشائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
- ۲۲۔ ماہنامہ ضیائے قمر گوجرانوالہ
- ۲۳۔ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ
- ۲۴۔ ماہنامہ سلطان العارفین ککھڑی منڈی
- ۲۵۔ ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ
- ۲۶۔ ماہنامہ انوار لاٹانی نارووال
- ۲۷۔ مجلہ ترجمان لاٹانی نارووال
- ۲۸۔ ماہنامہ ضیائے کرم سرگودھا
- ۲۹۔ ماہنامہ جام عرفاں ہری پور ہزارہ
- ۳۰۔ روزنامہ جدت پشاور
- ۳۱۔ ماہنامہ زم زم بہاولپور
- ۳۲۔ ماہنامہ نور الخلیفہ بھیسر پور
- ۳۳۔ ماہنامہ انوار الفریح ساہیوال
- ۳۴۔ ماہنامہ الجاسد محمدی شریف بہنگ
- ۳۵۔ ماہنامہ ساتھی مظفر آباد
- ۳۶۔ ترجمان اولیں مرید کے
- ۳۷۔ روزنامہ آفتاب ملتان

## بیرون ملک کے رسائل

- ۱۔ ماہنامہ اشرفیہ مہارک پور
- ۲۔ ماہنامہ تجاژ جدید دہلی
- ۳۔ ماہنامہ فیض الرسول برادری شریف
- ۴۔ ماہنامہ الامیدان بمبئی
- ۵۔ ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف
- ۶۔ ماہنامہ رموز انگلینڈ
- ۷۔ ماہنامہ استقامت ملتان پور
- ۸۔ سہ ماہی الکوش سہرام (برار)
- ۹۔ ماہنامہ قاری دہلی

## چند اہم تلامذہ:

آپ کی تدریسی زندگی میں بے شمار طلباء نے اکتساب فیض کیا۔ تاہم چند مشہور تلامذہ کے نام حسب ذیل ہیں:

- ☆ مولانا حافظ عطا محمد ہاشمی مدرسہ خوشاب
- ☆ مولانا عزیز اللہ علیہ الرحمہ ڈسٹرکٹ منشی لاڑکانہ سندھ
- ☆ مولانا غلام نبی صدر مدرس مدرسہ خفیہ سران العلوم گوجرانوالہ
- ☆ مولانا احمد دین صدر مدرس کوئٹہ شریف (حال لاہور)
- ☆ قاری عبدالرشید ناظم اعلیٰ مدرسہ خفیہ شیراکوٹ لاہور
- ☆ چھری عبدالرسول کوٹ اوو
- ☆ مولانا محمد رفیق چشتی علیہ الرحمہ مولف "شرح کرمیا"
- ☆ مولانا محمد عصمت اللہ آزاد کشمیر۔ ۸۷

تلامذہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

شرف صاحب نے تدریس کے میدان میں بھی یادگار خدمات انجام دی ہیں۔

ان کے تلامذہ میں سے اکثر مختلف مدارس میں کام کر رہے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

☆ مولانا عبدالرشید لاہور

☆ مولوی سید محمد آزاد کشمیر

☆ صاحبزادہ حمید الدین 'دواریاں' آزاد کشمیر ۸۸۔

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

تمام تلامذہ کی تعداد تو محفوظ نہیں۔ البتہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی تعداد تقریباً آٹھ سو پچاس ہے۔ ان سب نے فقیر سے بھی حدیث شریف پڑھی۔ ۸۹۔ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں:

☆ مولانا مفتی محمد خان قادری شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ لاہور

☆ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا خادم حسین مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا غلام نصیر الدین چشتی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

☆ مولانا حافظ عبدالغفور ناظم جامعہ حنفیہ غوثیہ چوہان روڈ لاہور

☆ مولانا حافظ محمد شاہد اقبال مدرس جامعہ حزب الاحناف لاہور

☆ مولانا صاحبزادہ سردار احمد ناظم جامعہ حبیبیہ حبیب آباد (واں راوہا

رام)

☆ صاحبزادہ حبیب امجد مدرس جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

☆ مولانا عبدالرشید قہنی مدرس جامعہ رضویہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

☆ مولانا عبدالرزاق بھٹوالوی مدرس جامعہ رضویہ سیٹلائٹ ٹاؤن

راولپنڈی ۹۰۔

☆ مولانا محبوب احمد ملتان مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔

☆ مولانا قادری محمد یوسف دبند ضلع جہلم

☆ مولانا اللہ داتا بھابڑہ ضلع سرگودھا

☆ مولانا محمد یونس پکھر عربی محاورہ منٹ کالج دیر کوٹ باغ آزاد کشمیر

برادران حقیقی:

علامہ شرف صاحب فرماتے ہیں کہ میرے تین بھائی ہیں:

☆ بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری

☆ چھوٹے بھائی احمد حسن ریلوے میں ملازم ہیں:

☆ اور سب سے چھوٹے فیض الحسن فرنیچر کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے شرح

جائی تک کتابیں پڑھیں۔ ۹۱۔

یہاں ہم ان کے بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب کے حالات

قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

نظام رسول سعیدی علامہ شرف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء  
یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور میں مطلوبہ انٹرویو میں خلیفہ کی  
تعداد تقریباً آٹھ سو پچاس لکھی ہے۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے حاضری رجسٹر سے پتہ چل گیا کہ  
معلوم ہوا کہ آٹھ سو پچاس تو جامعہ نظامیہ کے قیام سے قبل ۱۹۹۷ء کے علماء کی تعداد ہے۔ جبکہ  
علامہ شرف صاحب نے جامعہ نظامیہ میں ۱۳۹۳ھ (۱۹۷۳ء) سے تدریس کا آغاز کیا۔ یوں ان کے  
تلامذہ کا شمار بھی ۱۹۷۳ء سے ہو گا۔ منسلو یہ روایت کا تسلسل ہے یا انٹرویو کرنے والے کا  
سنو۔ بہر حال شرف صاحب کے تلامذہ کی تعداد ۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۷ء تک صد چھیترتی ہے یہ تعداد  
حدیث شریف پڑھنے والوں کی ہے۔ دیکھو کی درستی قبول کی جائے۔۔۔ طاہر

۹۰۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

۹۱۔ بروایت علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ العالی

۹۲۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء



مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی صاحب مؤلف "تفسیر نعمانی" نے بسم اللہ شریف پڑھائی۔  
مولانا محمد اعظم پاکستان مولانا محمد سرور احمد علیہ الرحمہ سے حدیث شریف پڑھنے کا  
شرف حاصل کیا۔

مولانا مفتی محمد امین نقشبندی (حال مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)  
مولانا ابوداؤد محمد صادق مدبر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کو جرائد الوالد، خطیب زمزمۃ  
الساہد دار السلام کو جرائد الوالد سے نحو میر پڑھی

مولانا محکم احمد صاحب سے ہدایہ اولین و آخرین کا درس لیا

مولانا ولی النبی سے شرح جامی و ہدیہ سعید پڑھیں

مولانا عبدالقادر شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا اب الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا سید منصور حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا مفتی عزیز احمد بدایونی سے کتاب الصوف تصنیف عبدالرحمن امرتسری پڑھی۔

دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں یہ نام ہیں:

مولانا ساجدہ انوار حسین صاحب، جلوانہ

مولانا رحمت اللہ، چک بھمرہ

۱۹۵۸ء میں فراغت کے بعد دورۂ قرآن میں داخلہ لینے کے سلسلے میں حضرت محدث اعظم  
سے عرض کیا

"سنئے میں آیا ہے کہ وزیر آباد میں علامہ ہزاروی صاحب آپ کی مخالفت میں بھی بات کر

جاتے ہیں۔ ارشاد ہو تو فلاں جگہ چلا جاؤں؟"۔۔۔ فرمایا

"جو کچھ تم سوچتے ہو وہ اس جگہ زیادہ ہے اس لئے وزیر آباد ہی چلے جاؤ۔"

چنانچہ حسب الارشاد وہاں چلے گئے۔۔۔

رمضان المبارک کے تیسرے جمعے کو محدث اعظم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو  
انہوں نے فرمایا:

"علامہ ہزاروی صاحب تشریف لائے تھے ان کی کچھ خدمت نہ ہو سکی"۔۔۔

کہہ کر کچھ رقم اور کنز الایمان کے دو ٹکے دیتے ہوئے فرمایا:

"یہ علامہ ہزاروی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا"۔۔۔ ساتھ ہی یہ بھی

فرمایا

"فلاں صاحب وزیر آباد جا رہے تھے لیکن یہ چیزیں ان کے ہاتھ ارسال نہیں کیں،

تمہارے ہاتھ بھیج رہا ہوں تاکہ ہزاروی صاحب کو پتا چلے کہ تمہارا اس طرف تعلق ہے۔"

اسی موقع پر یہ بھی فرمایا:

"اب تم لاہوری نہیں بلکہ لائل پوری ہو اور لائل پوری (لفظ "ہی" کو غریب سمجھ کر تے  
ہوئے) رہو گے۔"

قلبی مراحل سے فراغت پر مولانا کو ان کے والد گرامی اور مفتی عزیز احمد

صاحب نے لاہور قیام کرنے پر اصرار کیا لیکن باوجود اس کے کہ انہوں نے لائل پور میں بڑا

نظم اور کراؤت گزارا، لیکن اپنے استاد گرامی اور مرشد پاک کے اس ارشاد اور خواہش

کے احترام کے پیش نظر آپ لاہور رہنے پر کسی طور آمادہ نہ ہوئے۔

دورۂ قرآن پاک کے سلسلے میں جن دنوں وزیر آباد مقیم تھے تو ایک روز اپنے

گھرے میں بیٹھے ہوئے بڑے پرسوز انداز میں لے سے پڑھ رہے تھے۔

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است

علامہ ہزاروی گیلری میں کھڑے تھے۔ دریافت فرمایا:

"یہ کون ہے؟"

بتایا گیا کہ لائل پور کے علماء میں سے مولوی عبدالغفار صاحب ہیں۔ انہیں بلایا اور فرمایا۔

"سناؤ کیا پڑھ رہے تھے؟"

مولانا احتراماً خاموش رہے۔ اگلے روز کلاس میں حکم دیا تو مثنوی شریف کے کچھ اشعار

سنائے۔ جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین انجنی شیڈ لاہور والے وزیر آباد

تشریف لائے تو علامہ ہزاروی سے فرمایا:

"یہ اپنا بچہ ہے اس کا خیال رکھیں"

مولانا عبدالغفار صاحب نے ۱۹۵۹ء کے اواخر میں یہ شعر لکھا:

ہم ظفر بر سردار احمد

من و دوست و دامن سردار احمد

۱۹۶۰ء کے اوائل میں حضرت محدث اعظم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کچھ دیر دیکھتے رہے پھر مسکراتے ہوئے فرمایا:

”ہاشام اللہ!“

۱۹۶۰ء میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کی اجازت سے حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی کے مرید ڈاکٹر حبیب الرحمن برقی سے بیعت ہوئے۔ بیعت کے لئے ڈاکٹر برقی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دریافت فرمایا:

”کہو میاں! کہاں سے آئے ہو؟ کیسے آئے ہو؟“

عرض کیا:

”ذریہ غازی خاں کے بی بی فیاض احمد سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت شاہ سراج الحق کے پیرو بھائی ہیں زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“

پھر دریافت فرمایا:

”کہو کس سے بیعت ہو؟“

عرض کیا:

”محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب سے۔۔۔۔۔ فرمایا

”ہاں جانتا ہوں ۱۹۲۳ء سے جانتا ہوں، کو سردار اچھا ہے؟“۔۔۔۔۔

(ڈاکٹر برقی صاحب حضرت محدث اعظم کے پیرو مرشد کے پیرو بھائی جو تھے)۔۔۔۔۔

والہی پر حضرت محدث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو فرمایا:

”ہاں ۱۹۲۳ء میں میں نے میٹرک کیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر برقی صاحب کی خدمت میں دوسری بار حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا:

”کہنا سردار سے کہ سردار ہے

”مگر برسر بالعم نازاں بہ حرام آئی  
جاں از سرلو یا ہم ہم تپ و تواتی  
کھراؤ نہیں۔۔۔۔۔ ابھی تم سے کام لیتا ہے۔۔۔۔۔“

پھر عرض کیا:

”کیا آپ کلام شجرے میں پڑھ سکتا ہوں؟“

فرمایا:

”سردار احمد بریلی چلا گیا، شجرہ سراج الحق کا پڑھنا پڑا۔۔۔۔۔ یعنی شجرہ سردار

احمد ہی کا پڑھو۔

علامہ شرف صاحب نے اپنے مقالہ ”حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری

بدا یونی“ میں لکھا ہے کہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ کو مفتی صاحب نے

خلافت و اجازت سے نوازا تھا۔ سند خلافت و رج ذیل ہے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلد ۱۳ معلیاً و مسلماً“

المبید! فقیر سراپا تقصیر کو جو اپنے پیرو طریقت حضرت امام

المسنت بدر شریعت، سراج عرفاء، محب اولیاء، مولانا وسیدنا شاہ

عاشق الرسول فرزند شاہ ولایت، حامی سنت، قانع بدعت، تاج

المعقول حضرت مولانا و مقتدا محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر

القادری العثماني البدا یونی سے جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی بیعت کی

اجازت حاصل ہے، وہ عزیز گرامی مولانا عبدالغفار صاحب ظفر

القادری کو دی جاتی ہے۔

و دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عزیز موصوف کو مذہب حقہ اہل

سنت پر قائم رکھے اور سلسلہ ہذا کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین، آمین، آمین، ایارب، بجاہ حبیبک رحمتہ للعالمین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔



۱۵/ شوال ۱۳۸۶ھ حررہ فقیر سراپا نقیر خاکپائے بزرگان دین  
۱۷/ جنوری ۱۹۶۷ء عزیز احمد قادری الشکری الہدائی عفی عنہ  
بروز منگل بائیں الہی سلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وصحبہ اجمعین  
سگ دربار غویہ عزیز احمد قادری  
جب آپ فارغ التحصیل ہو گئے تو پہلے پہل جامع مسجد مجددیہ مائی دی جھکی میں  
خطابت کا آغاز کیا۔

پھر دو ماہ شوگر کوٹ مسجد حاجی محمد دین میں خطیب رہے۔ ۹۵۔

اس کے بعد مختلف جگہوں پر خطیب رہے۔ آج کل پٹی گھر فیصل آباد کی مسجد میں امام  
ہیں۔ بڑے خوددار اور بے باک ہیں۔ اس کے ساتھ ہی صابر و شاکر بھی ہیں۔ حاضر جواب  
اتنے کہ اپنی ذوق عشق عشق کر اٹھتے ہیں۔ دین کے معاملے میں اس قدر سخت ہیں کہ  
”ڈاڈا مولوی“ کے نام سے معروف ہر خاص و عام ہیں۔

شعر و شاعری سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ بزرگان دین کے حضور نذرانہ سلام پیش  
کرنے اور غزل میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اور خوب داغ و خن دیتے ہیں۔ ۹۶۔

”نفذ توحید“ کے نام سے ایک مجموعہ چھپ چکا ہے۔ جس میں مختلف شعراء کا  
باری تعالیٰ سے متعلق عربی اردو اور فارسی کلام جمع کر دیا گیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری محفل میں جہاں نعیت پڑھی جاتی ہیں۔ نظم و نثر  
میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کو بھی پیش کیا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ایمانی اور اچلتی  
تعلق مضبوط و مستحکم ہو۔

ان کا اپنا مجموعہ کلام ہندو غیر مطبوعہ ہے۔۔۔ مناقب سیدنا غوث اعظم رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ میں مختلف شعراء کے کلام پر مبنی مجموعہ مرتب کیا ہے جو تاحال غیر مطبوعہ ہے۔۔

۔۔۔ علامہ ازیں مناقب خواجہ اجیر علیہ الرحمہ میں بھی مختلف شعراء کے کلام کا مجموعہ مرتب  
کیا ہے، جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔۔۔۔۔ مولانا علامہ اقبال کلونی فیصل آباد میں رہتے ہیں۔  
۹۷۔

مولانا ظفر صابری صاحب نے اپنے والد گرامی کے جملہ کے موقع پر خطاب کیا تو  
دوران خطاب فرمایا:

”ایک دفعہ میں نے نفث کا ایک شعر کہا تھا اور وہ میرے لئے باعث فخر ہے۔۔۔۔۔“

امام الانبیاء مقصود حق اللہ پناہ دینا  
تساری بارگاہ میں ملک عسکین کا امام آیا ۹۸۔

آپ کی شادی مرزا پور کی قریبی بہتی موضع کھڈیالہ کے قاضی علی بخش صاحب  
کے ہاں ہوئی۔ قیام پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ جی (مولانا کے والد گرامی) کے  
برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے۔ اور باہم سابقہ  
تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید پختہ ہو گئے۔ قاضی صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح  
حافظ جی کے دو لڑکوں مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری اور محمد عبدالکھیم (شرف قادری) سے  
کر دیا۔ ۹۹۔ گویا دونوں بھائی ہم زلف بھی ہیں۔

آپ کی اولاد میں دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے ہیں:

ہم مختار احمد صابری ہمہ اتوار احمد چشتی ہمہ شفیق جیلانی ہمہ محمد عبدالغفور نقاشی ہمہ محمد  
حبیب رضا قادری

نمونہ کلام:

تیری محفل ذکر تیرا تیرا سے خانہ رہے  
میکدے کے طرف میں رانم یہ دیوانہ رہے

۹۷۔ محمد عبدالکھیم شرف قادری علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دے، مشمولہ نور نور چہرے ص ۵۳، مطبوعہ  
لاہور ۱۹۹۷ء  
۹۸۔ ایضاً ص ۳۱  
۹۹۔ ایضاً ص ۶۵

۹۷۔ محمد عبدالکھیم شرف قادری علامہ: نور نور چہرے ص ۲۱۴ تا ۲۱۸، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء  
۹۸۔ بروایت علامہ محمد عبدالغفار ظفر صابری  
۹۹۔ انٹرویو علامہ شرف قادری ماہنامہ اشہار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء ص ۵۳

سگ باب بیکدہ ہو اور دیوانے کا سر  
پائے ساقی پر ادا دائم یہ دو گانہ رہے  
ہے یہی اعزاز اس کا اور یہی شان جنوں  
”پچھے پچھے فوج خطاں آگے دیوانہ رہے“  
آپا دے آج ساقی اپنی نظروں سے مجھے  
نایامت مست و بے خود تیرا دیوانہ رہے  
آہ بریاں، نامرادی ہے یہ میراث جنوں  
چشم گریاں اور تبسم پیش جاننا رہے  
کچھ نہ پاؤں کچھ نہ دیکھوں بڑے ترے ساقی مرے !  
یاد تیری کا مرے ہاتھوں میں دُر دانہ رہے  
آ رہی ہے آج بھی آواز ساقی اے ظفر  
ہے وہی میرا دو عالم سے جو بیگانہ رہے

جب عملاں دل سے روکی کا ہم نفس جلا رہا  
خود کو کھو کر ہے نشان کو میں سدا پاتا رہا  
اس جنون ہے خودی میں میں جہاں جلا رہا  
گوہر مقصود میں دل میں نہاں پاتا رہا  
کیا گلہ شکوہ کروں کس کا کروں کس سے کروں؟  
دل سے حرف آشنا تا آشنا جلا رہا  
شش جہات سے ماورا بھی ایک رستہ ہے جہاں  
عشق ہی اس راہ سے آتا رہا جلا رہا  
مرحبا اے عشق تیری پڑ گئی جس پر ظفر  
ہے خبر وہ راہرو منزل ، سدا جلا رہا

شاہ شاہ اے رہبرِ دلو جنوں اے شاہِ ہاش  
میں سدا تجھ کو محفل سے درا پاتا رہا  
نامرادی ہر رلب دامن دل نکر نکر  
ہر گاہ عشق سے تجھے ظفر پاتا رہا

### فروغ رضویت میں شرف صاحب کا کردار:

علامہ صاحب کی زندگی پر اگر ہم ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات واضح ہوگی کہ  
ان کے علمی سفر کا آغاز رضویت کے حوالے سے ہوا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی سے ان کی  
دلی، فکری و نظریاتی وابستگی اس بات کا مظہر ہے کہ انہوں نے راہِ طریقت کے لئے بھی ایک  
ایسی ہستی کا انتخاب کیا جو امام احمد رضا کی منظور نظر تھی، جیسا کہ شرف صاحب روایت کرتے  
ہیں:

”حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سید  
صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی۔“

انہوں نے سب سے پہلے ۱۹۶۸ء میں امام احمد رضا بریلوی کے محبوب خاص مولانا  
احمد حسن کانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرحِ مسلم ”حمد اللہ“ پر نایاب حاشیہ مکتبہ رضویہ لاہور  
سے شائع کیا۔ شرف صاحب نے مکتبہ رضویہ لاہور امام احمد رضا کی کے نام پر اسی غرض سے  
قائم کیا تھا کہ اس پلیٹ فارم سے امام احمد رضا کی کتب و رسائل اور ان کے بارے میں  
نگارشات کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ مکتبہ رضویہ لاہور نے امام احمد رضا کی متعدد کتب  
شائع کیں۔

جن دنوں آپ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں خدمات انجام دے رہے

۱۰۰۔ بحوالہ عبدالحکیم شرف قادری، ”علامہ روحِ اعظم کی کائنات میں بلوہ گری“، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

۱۰۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی  
کچھ بھوی بلوہ احمد سے شرف بیعت دیکھتے ہیں۔



تھے تب وہاں کے بکھرے ہوئے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کیا اور جمعیت علمائے سرحد پاکستان قائم کی۔ وہاں سے انہوں نے امام احمد رضا کے رسائل ترجمہ کر کے شائع کیے جن میں سر فرسٹ "العیونۃ الفانحہ" اور "ایمان الارواح" ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی رسائل "بذل الجواز"۔۔۔ "شرح الحقوق" اور "باز اعلیٰ حضرت" شائع کیے۔۔۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضوی سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں "یوم رضا" منایا گیا۔

چار سال بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم پکوال چلے گئے۔۔۔ رہار کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔۔۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے۔۔۔ لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ ان کی ڈرف لگائی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوراں اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وہاں بھی جماعت اہل سنت کی تنظیم قائم کروئی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔۔۔

مولانا نے اگرچہ پکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں سنت اور رضویت کی روح پھونک دی مولانا نے وہاں بھی دھوم دھام اور جوش و خروش سے "یوم رضا" منایا۔ جماعت کی طرف سے دو رسالے "راوالپنڈ" والوہام ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء (آزاد امام احمد رضا) شائع کئے۔۔۔ ۱۰۲

تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے مولانا لاہور آئے اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں "مکتبہ قادریہ" قائم کیا۔ اور مسلک اہل سنت کی ترجمان کتب شائع کی۔

مرکزی مجلس رضا لاہور سے قادری کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔ دسمبر ۱۹۸۶ء تک ان کا مجلس رضا سے ہر طرح سے قلمی تعاون رہا۔۔۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے ان

کی متعدد تحقیقی کتب شائع کیں۔ ۱۹۸۶ء کے اواخر میں۔۔۔ "البریلویہ" کے رد میں عمرہ بن کی دو تحقیقی کتابیں شائع ہوئیں۔

۵۶۔ اندھیرے سے اجالے تک

۵۷۔ شیشے کے گھر

ان دونوں کتابوں کو علمی حلقوں میں بڑی زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور ان کی ان مخلصانہ مساعی کو اندرون ملک و بیرون ملک خوب سراہا گیا۔

فروغ رضویات کے ہی سلسلے میں انہوں نے ۱۹۸۸ء میں رضا اکیڈمی لاہور کی سرپرستی قبول فرمائی۔ ان کی سرپرستی میں رضا اکیڈمی ایک سو سے زائد کتب شائع کر چکی ہے۔۔۔ بعد ازاں رضا ادارہ اشاعت لاہور کے نام سے بھی ایک ادارہ وجود میں آیا۔ ان اداروں سے بھی علمی و قلمی سلسلہ تعاون جاری و ساری ہے۔

علامہ اقبال احمد قادری صاحب لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت کے رسائل کو بڑی نفاست سے چھپوایا"۔۔۔ ۱۰۳

علامہ شرف صاحب نے امام احمد رضا پر متعدد مقالات لکھے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان مقالات کو مجموعی صورت میں منظر عام پر لانا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔۔۔

۱۔ اعلیٰ حضرت بریلوی	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۷۳ء
۲۔ دو قوی نظریہ اور اعلیٰ حضرت	ماہنامہ فیض رضا لیل آباد	مارچ ۱۹۷۵ء
۳۔ جان و دل ہوش و غرور سب تو دینے پہنچے	ماہنامہ فیض رضا لیل آباد	نوری ۱۹۷۶ء
۴۔ حیات اعلیٰ حضرت چند نایاب گوشے	ماہنامہ منہاج القرآن لاہور	نوری ۱۹۷۶ء
۵۔ امام احمد رضا علی بریلوی، عشق و محبت رسول	ماہنامہ رفوان لاہور	نوری ۱۹۷۹ء
۶۔ رحمت عظیم	ماہنامہ نور المجیب ہمسرہ پور	نوری ۱۹۸۰ء
۷۔ حضرت مولانا احمد رضا علی بریلوی	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۸۰ء
۸۔ قبائلی رضویہ کی انفرادی خصوصیات	ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی	جولائی ۱۹۸۳ء



- ۹۔ کیا امیر رضا خاں انگریزوں کے ایجنٹ تھے؟  
ماہنامہ ترجمان السنۃ، کراچی، جولائی ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔ امام احمد رضا اور ردِ مزامینیت  
ماہنامہ نیا سائنس، حرم، لاہور، جولائی اگست ۱۹۸۳ء
- ۱۱۔ قیوم نظر "الہیہ" کا تنقیدی جائزہ  
ماہنامہ نور العیوب، ایسٹریڈ، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۱۲۔ امام احمد رضا بریلوی بحیثیت اسلامی مفسر  
ماہنامہ نیا سائنس، حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۵ء
- ۱۳۔ حسبِ قیاس بریلی دیکھانے کیلئے  
روزنامہ جدت، پشاور، ۸ نومبر ۱۹۸۵ء، ۱۰۳
- ۱۴۔ شرمعی تحریک میں اعلیٰ حضرت کے علماء کا کردار  
ماہنامہ نیا سائنس، حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۸۵ء
- ۱۵۔ نشاناتِ رضا  
ماہنامہ فیض الرسول، براؤن شریف، ستمبر ۱۹۸۹ء
- ۱۶۔ امام احمد رضا اور انگریز  
ماہنامہ مجاز جدید، دہلی (امام السنۃ نمبر) ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
- ۱۷۔ امام احمد رضا اور فقہ قادیان  
ماہنامہ مجاز جدید، دہلی (امام السنۃ نمبر) ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
- ۱۸۔ اصولِ ترمذیہ قرآن کریم  
ماہنامہ دلیل راہ، لاہور، اگست ستمبر ۱۹۸۹ء
- ۱۹۔ یادِ اعلیٰ حضرت  
جانبِ اسلامیہ، رحمانی، ہری پور، ۱۹۷۰ء
- ۲۰۔ امام احمد رضا ہندو اور بیگانوں کی نظر میں  
کتبہ قادریہ، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۲۱۔ اندھیرے سے اچالے تک  
مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، ۱۹۸۵ء، ۱۰۵
- ۲۲۔ شیشے کے گھر  
مرکزی مجلسِ رضا، لاہور، ۱۹۸۶ء
- ۲۳۔ تقدیس الوصیت اور امام احمد رضا  
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۳ء
- اسی طرح سے رضویات کے حوالے سے مجلہ تقدیمات بھی اسی مجموعہ میں شامل کر دی جائیں۔ یا علیحدہ مجموعہ مرتب کیا جانا چاہئے۔ ۱۰۶
- چند تقدیمات یہاں درج کی جاتی ہیں:-
- ۱۔ الصحیفۃ الفاتحہ، اچان لاہور، امام احمد رضا خاں بریلوی، ہری پور، ۱۹۶۹ء

۱۰۳۔ زین الدین دہلوی: اعلیٰ حضرت پر کلام کرنے والے، ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور

۱۰۵۔ محمد مسعود احمد: امام احمد رضا اور اعلیٰ حضرت کی سعادت میں، ۳۰/۳۱ مطبوعہ صابرق آباد، ۱۹۹۰ء

۱۰۶۔ راقم السطور نے علامہ شرف صاحب کے مقالات رضویہ اور مقدمات رضویہ بھی مرتب کر دیئے ہیں۔ ظاہر

- ۱۔ شمس الحق  
امام احمد رضا خاں بریلوی، ہری پور، ۱۹۷۰ء
- ۲۔ راہِ القسط والہدایہ، اعجاز الکتبہ  
امام احمد خاں بریلوی، پشاور، ۱۹۷۲ء
- ۳۔ علمِ حق کے مختلف رسائل  
امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور، ۱۹۷۴ء
- ۵۔ دواہم نکتے  
علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری، لاہور، ۱۹۷۷ء
- ۶۔ اخیال المعطی  
امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۷۔ قادیانی مرتد پر خدا کی تکرار  
امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۸۔ فیصلہ مقدس  
مولانا عزیز الرحمن، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۹۔ سلام رضا  
امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور، ۱۹۸۳ء
- ۱۰۔ اندھیرے سے اچالے تک  
علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری، لاہور، ۱۹۸۵ء
- ۱۱۔ امام احمد رضا ہندو اور بیگانوں کی نظر میں  
علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری، لاہور، ۱۹۸۵ء، ۱۰۷
- ۱۲۔ شیشے کا گھر  
علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری، لاہور، ۱۹۸۶ء
- ۱۳۔ قادیانی رضویہ جلد اول  
امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۱۴۔ القول العلی کی بازیافت  
حکیم سید محمود احمد برکاتی، لاہور، ۱۹۹۱ء
- ۱۵۔ شرح سلام رضا  
مفتی محمد خان قادری، لاہور، ۱۹۹۳ء

## زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت باکرامت:

اس اعلیٰ و ارفع سفر کے بارے میں علامہ صاحب فرماتے ہیں:

۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔۔

۔۔ دوسری مرتبہ ۱۳۱۳ھ / ۱۹۹۳ء میں والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے حج (بدل) و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال حج

اکبری تھا۔ ۱۰۸

## روزانہ کے معمولات:

- ۷۰۔ اکتوبر، ماہنامہ اشعارِ سنۃ، لاہور، شمارہ اگست ۱۹۹۰ء
- ۱۰۸۔ نظام رسول سعیدی، علامہ: تفاوت صاحب، تذکرہ اکابر السنۃ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۶ء



اب جبکہ علامہ شرف صاحب عمر لے اس حصے میں ہیں کہ انہیں پہلے کی نسبت آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ جوں عمری کی نسبت جبری میں انسان کے قوی اسنے فعال نہیں رہتے لیکن گزشتہ ربع صدی سے ان کے جو معمولات ہیں، آج بھی ان کی وہی دگر ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کہتے ہیں۔

”شرف صاحب بڑی مصروف زندگی گزارتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ اتنی مصروفیات کے باوجود وہ تعذیب و تکلیف کا اہم کام بھی کرتے ہیں۔“ ۱۰۹

اب جبکہ عمر پچاس برس سے تجاوز کر چکی ہے۔ علم دین کی خدمت کا جذبہ اور ولولہ اپنی جگہ مسلم لیکن ایک عیال دار شخص کے قیام اور بھی بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔ یہ سب خدمت الہیہ اور قربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کار خیر میں ان کے اہل خانہ برابر کے شریک ہیں۔ اور سب سے فزون نائیید ایدوی ہے جس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ علامہ صاحب کہتے ہیں:-

”احساس ذمہ داری، بچی لگن اور عزم مصمم ہو تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ درس و تدریس، احباب کی ملاقات، آنے والے خطوط کے جوابات، مکتبہ قادریہ کی مصروفیات اور خطابت کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ چند سطریں ہی سہی کچھ نہ کچھ لکھ لیتا ہوں۔“ ۱۱۰

اپنی روزانہ کی مصروفیات کے بارے میں یوں گویا ہیں:-

”آج کل صبح ساڑھے سات بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بخاری شریف اور درس نظامی کی دوسری کتابیں پڑھاتا ہوں۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ ملاقات کرنے والے احباب سے ملاقات کرتا ہوں۔ ظہر کے بعد عصر تک آرام کرتا ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد

غلام رسول سعیدی، علامہ شرف صاحب، تذکرہ اکابر اہل سنت، مکتبہ دارالافتاء، لاہور، ۱۹۷۶ء  
۱۱۰  
۱۰۹

جامعہ نظامیہ رضویہ میں قائم مکتبہ قادریہ میں کام کرتا ہوں۔ ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے خطوط کے جواب لکھتا ہوں۔ پھر دربار مارکیٹ نزد سستا ہوٹل مکتبہ قادریہ میں عشاء کی نماز تک بیٹھتا ہوں۔ پھر واپس آکر کچھ لکھنے پڑھنے کا کام کرتا ہوں جو آج کل بہت محدود ہو گیا ہے۔ اس مشغلے میں روزانہ تقریباً بارہ بج جاتے ہیں۔ الحمد للہ کہ دین و مسکن کا تھوڑا بہت کام کر ہی لیتا ہوں۔۔۔۔۔ ۱۱۱

### صاحب دل کی چند درد مندانه تجاویز:

حضرت ممدوح دین و مسکن کے لئے گہری تڑپ اور سوز بھرا دل رکھتے ہیں۔ وہ بکھرے ہوئے افراد کی اجتماعیت کے قائل ہیں۔ ایک درد مند، ایک عالم دین، ایک مفکر، ایک مدرس کی حیثیت سے چند قابل عمل تجاویز پیش فرماتے ہیں:

۱۔ دینی مدارس کے نظام تعلیم کو فعال بنایا جائے اور اس سلسلے میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

۲۔ خانقاہوں میں رشد و ہدایت، ذکر و فکر اور اجتماع شریعت کا نظام بحال کیا جائے۔

۳۔ تبلیغ برائے تبلیغ دین کے جذبے کو فروغ دیا جائے۔

۴۔ محلہ دار، جہریریاں قائم کی جائیں، جہاں اہل سنت کا لٹریچر برائے مطالعہ فراہم کیا جائے۔

۵۔ ہر ملے میں تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں، جہاں عوام الناس کو دینی اعتقادی، عملی، اخلاقی اور سیاسی مسائل سے آگاہ کیا جائے۔

۶۔ یہ سب امور ایک تنظیم کے ماتحت ہوں۔ چونکہ کوئی تنظیم فنڈز سے بغیر اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی، اس لئے فنڈز کی فراہمی کا مضبوط (و مربوط) انتظام کیا جائے۔

۷۔ علماء دین کا اصل کام یہ ہے کہ دین اسلام کا پیغام آسان اور مدلل انداز میں عوام

۱۱۰  
۱۰۹



و خواص تک پہنچائیں۔ بلاشبہ موجودہ درس نظامی صحیح طور پر پڑھ کر فراغت حاصل کرنے والا عالم اس مقصد کو بحسن و خوبی پورا کر سکتا ہے۔

☆ فارغ التحصیل علماء میں سے ایسے علماء منتخب کیے جائیں جو کئی اور بین الاقوامی سطح پر تبلیغ اور تصنیف کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ انہیں جدید عربی اور انگریزی لکھنے اور بولنے کی تعلیم دی جائے۔

☆ قاتل ادا یا نہ تارخ اسلام اور جنرل معلومات ایسے مضامین پڑھائے جائیں اور ان کے مستقبل کا ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے تو اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

☆ موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ یا تو طلباء میں اخلاص اور تقویت کا جذبہ اس طرح کوٹ کر بھردیا جائے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر علم دین کے حاصل کرنے میں محو ہو جائیں یا پھر ان کے خوشحال مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جائے تاکہ طلباء ذوق و شوق سے پڑھیں اور کھاتے پیتے گھرانوں کے لوگ بھی اپنے صحت مند بچوں کو دینی مدارس میں بھیجیں۔

☆ خانقاہیں ہوں یا دینی مدارس یہ قوی ادارے ہیں۔ انہیں چلانے کے لئے قاتل افراد کا انتخاب کرنا چاہیے۔ خواہ بیٹا ہو یا مرید اور شاگرد ہو یا کوئی دوسرا فرد۔ موردی نظام کا نتیجہ ہے کہ خانقاہوں میں ذکر و فکر اور رشد و ہدایت اور مدارس میں تعلیم و محکم کا سلسلہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ معاشرے کے بگاڑ کو دور کرنے اور نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہمیں اسلاف کا وہی خانقاہی اور تعلیمی ماحول واپس لانا پڑے گا۔

☆ کسی کو پیر ماننے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قربان بردار اور مقرب بنا دے۔ جو شخص خود شریعت مہلک پر عمل نہیں کرتا وہ قبیح مرید بھی نہیں ہے۔ پیر بنانا تو بہت دور کی بات ہے۔

☆ پیر اپنی مرید عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لئے عورت اپنے پیر کے ساتھ نہ تو تنہائی میں ملاقات کر سکتی ہے اور نہ ہی بغیر پردے کے اس کے سامنے جاسکتی ہے

۔۔۔۔۔ البتہ ذکر و فکر اور اراد و وظائف سیکھنے کے لئے عورت اپنے شوہر کی اجازت سے صحیح العقیدہ مہنی اور صاحب علم و عمل پیر کی بیعت کرنے کو جائز ہے بلکہ اہم امور میں سے ہے۔

☆ سب سے بڑے پیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نبوت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کے لائے ہوئے احکام کو دل و جان سے تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

☆ عورتوں کو اگر مزارت پھر جانا ہی ہے تو پردے کی پابندی کریں اور موت کو یاد کریں کہ زیارت قبور کا ہم مقصد یہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نمود و نمائش کا شوق پورا کیا جائے۔ ۱۱۴۔

☆ اہل سنت و جماعت ذاتیات کے خول سے نکل کر دین اسلام کی بالادستی کے لئے متحد ہو جائیں۔

☆ میلاد شریف، میاں ہو یا شریف اور ایصالِ ثواب پر کیے جانے والے اخراجات صرف کھانے پینے پر صرف نہ کریں بلکہ ان اخراجات کا معتد بہ حصہ علماء اہل سنت کے لڑ بچوں کی تقسیم میں صرف کریں۔۔۔۔۔ تحریک کے طور پر صرف مصطفیٰ ہی نہیں ہمتائیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

☆ اپنے مدارس اور لڑ بچہ فرائض تقسیم کرنے والی تنظیموں کی بھرپور سرپرستی کریں۔ ۱۱۵۔

☆ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

☆ فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام ترکوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

☆ خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفا کی کو اپنا شعار بنائیے۔



- ۶۰ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
- ۶۱ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ ”تکثر الامان“ ۱۳۱۳ امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان بکڑھ کیجئے۔
- ۶۲ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
- ۶۳ ہر شرادر ہر جگہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
- ۶۴ ہر شہر میں سنی لوگوں کو فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے۔ یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔ ۱۱۳

## اولاد امجاد:

- آپ کی اولاد میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ تمام بیٹے خیر سے اپنے خاندان کے علمی ورثہ کے صحیح معنوں میں وارث و جانشین ہیں۔
- ۱۔ مولانا ممتاز احمد سیدی
- ۲۔ مولانا مشتاق احمد قادری
- ۳۔ حافظ ثار احمد قادری
- آپ نے علامہ شرف صاحب کی فرزند اولاد کے بارے میں قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں:
- مولانا — ممتاز احمد سیدی

## تعارف:-

آپ علامہ محمد عبدالکظیم شرف قادری صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔ وہی شرف

اہل مرکزی مجلس رضا اور رضا اکیڈمی لاہور

صاحب جن کی عربی میں مہارت دیکھ آج سے اٹھارہ انیس سال پہلے علامہ ارشد القادری صاحب نے ان کو امام قرار دیتے ہوئے ان کے جانشین کی خواہش کی تھی۔ جیسا کہ علامہ نائش قسوری صاحب کے نام محررہ ان کے ایک خط سے ظاہر ہے۔

”کل الحمد للہ البتہ النبیۃ کی زیارت سے لگائیں شاداب ہوئیں دل سرور ہوا۔ مولانا شرف صاحب قادری کا کلمہ تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔ خدا پر وہ غیب سے اس امام کا مقتدی پیدا کرے۔ بڑا ہی پر مغز جاندار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں نکلتی۔“ ۱۱۵

یہ تو گویا علامہ شرف صاحب کے ابتدائی دور کا عالم ہے، جس کا آغاز اس قدر آٹھ ہے کہ پڑھنے والا بے ساختہ ان کے وارث کے لئے متحی ہوا۔۔۔۔۔ انیس برس بعد پھر بین الاقوامی سطح کا ایک دانشور و مفکر بے اختیار یہ کہہ اٹھا ہے:

”ان سے اختلاف اپنی جگہ لیکن عربی زبان میں ان کے پایہ کا دوسرا آدمی ملک میں نہیں ہے۔“ ۱۱۶

خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں:

”آپ نے اپنے تمام صاحبزادگان کو چشمہ علم دین سے سیراب کرنے کا عزم ہی نہیں رکھتے، بلکہ آپ نے عملی مثال قائم کی ہے۔“ ۱۱۷

مولانا مفتی علی احمد سندیلوی رقم طراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مولانا کی اولاد کو توان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیا ہے۔۔۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا اور راقم الحروف استاذی مکرم ملک العلماء کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مولانا شرف

۹۵۔ ارشد القادری، علامہ: مکتوب بنام علامہ محمد نائش قسوری، محرمہ ۱۳۳۹ زوری ۱۹۷۹ء از دہلی

۹۶۔ بروایت حافظ فیاض احمد صاحب ناظم ادارہ معارف نعمانیہ لاہور۔ جب انہوں نے علامہ شرف صاحب کی عربی کتاب ”من عطاء اصل الہیہ“ تسلیم ہوئی امرتسری بدھ ٹک کو پیش کی تو کتاب کی ورق گردانی کے بعد تسلیم صاحب نے یہ اظہار خیال فرمایا۔

۹۷۔ رضی حیدر، خواجہ: ابتدائی دور نور چرس، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”آپ کا بیٹا بڑا لائق ہے۔ اگر کستائی نہ سمجھیں تو وہ علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری صاحب سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔۔ یعنی وہ اپنے والد کے ایسے جانشین نہیں بنے جیسے تمہارا بیٹا تمہارا جانشین ہے۔۔۔“ ۱۸

## ولادت:

مولانا ممتاز احمد کی ولادت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ / ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات لاہور میں ہوئی۔ ان کا نام ان کے دادا حافظ جی مولوی اللہ دین علیہ الرحمہ نے رکھا تھا۔ جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے لکھا ہے:

”۱۹۶۶ء میں راقم الحروف کچھ عرصہ دارالعلوم محمدیہ نقویہ بمبیرہ شریف میں معلم و مدرس رہا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند عطا فرمایا۔ قبلہ حافظ صاحب نے اپنے پوتے کی پیدائش کی خبر اشعار کے سانچے میں ڈھال کر اسی طرح دی:۔

فرزند! فرزند عطیہ رب عطا فرمایا  
صدق سرور دوہاں جہاں میں پر کرم کھلایا  
نام اسدا ممتاز احمد میں رکھیا شوق کمالوں  
خضریٰ عمر، سکندری طالع، بخشے رب سرکاروں ۱۹

## تعلیم:

پرائمری کا امتحان لاہور میونسپل کالج پوریشن لوہاری گیٹ سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء کو پاس کیا۔ پھر لاہور سیکنڈری بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان ۱۹۸۶ء میں درجہ دوم میں پاس کیا

۱۸۔ علی احمد خندیلوی، مفتاح: حاشیہ ”کتاب العلماء اپنے خطوط کے آئینے میں“، ص ۳۰، جون ۱۹۹۷ء  
۱۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دین علیہ الرحمہ، نور نور پور سے، ص ۳۸، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں درس نظامی کی تکمیل کی اور تنظیم المدارس کے درجہ عالیہ کے امتحان میں شعبان ۱۴۰۷ھ / اپریل ۱۹۸۷ء میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور (یعنی مدارس کے حروج و رجات میں سے درجہ ”ممتاز“ حاصل کیا۔۔۔۔ اور کل ۸۰۰ نمبروں میں سے ۵۳۰ نمبر لے۔

انہوں نے اس امتحان میں ”امام احمد رضا اور عیسائیت“ کے عنوان سے تحقیقی مقالہ نگہ بند کیا۔ ۱۴۰۷ھ۔۔۔۔ پھر تنظیم المدارس کی جاری کردہ سند الشہادۃ العالمیہ (جو کہ ایم۔ اے کے برابر تصور کی جاتی ہے) کی بنا پر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد سے ایم۔ اے عربی کیا۔ ۱۴۱۰ھ

ان دنوں عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ الازہر شریف، مصر میں ایم۔ فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔ جس کا عنوان ہے:

”القیام احمد رضا شاعرا عربیہ“ ۱۴۲۰ھ

ایم۔ فل کا یہ مقالہ وہ انگریز ذوق مری ابو العباس (استاذ کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ، قسم اللغة العربیۃ و آدابها، جامعہ الازہر) کی نگرانی میں لکھ رہے ہیں۔ ۱۴۳۰ھ

انہوں نے مولانا ممتاز احمد سدیدی کے مقالہ پر مقدمہ تحریر کر دیا ہے جس میں پہلے امام احمد رضا ربیلوی کے بارے میں پھر سدیدی صاحب کے بارے میں تاثرات لکھوائے ہیں، آخر میں اپنا تعارف کروایا ہے سدیدی صاحب کے بارے میں انہوں نے ۲۸ اپریل ۱۹۹۸ء کو فرمایا:

”دوسری شخصیت اس طالب علم کی ہے جو شیخ احمد رضا خاں کے شعر و ادب سے گہری محبت رکھتا ہے، اس کی اس محبت نے ہمیں اس امر پر ابھارا ہے کہ ہم اپنی توجہ شیخ احمد رضا خاں کے عربی کلام پر مرکوز کر

۲۰۔ محمد مسعود احمد، ”انگریز امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ص ۳۱، مطبوعہ ”صالح“ لاہور ۱۹۹۰ء  
۲۱۔ انور یحیٰ، ”امام احمد رضا خاں، ص ۵۵، شمارہ اگست ۱۹۹۷ء  
۲۲۔ ہاشم نور العجیب، ”میسرے پور میں ۶۲ شمارہ مئی ۱۹۹۸ء  
۲۳۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، گراہی میں شمارہ ۱۹۹۸ء



دیں اس طالب علم نے کلیۃ الدرا سات الاسلامیۃ والحریمۃ  
قاصد و شجر عربی میں ایم فل کا مقالہ رجسٹر کروایا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ وہ پوری مستعدی اور جدوجہد کے ساتھ علم کی  
طرف متوجہ ہے، مجھے امید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے  
اپنے ذوق و شوق کی بدولت بہت جلد اپنی تحقیق کا کام مکمل کر لے گا،  
اس طالب علم نے صرف شخصیت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ وہ ذوق شعری  
کا حامل بھی نظر آتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ سب کہ ہمارے شاعر کا  
دیوان عربی "بساتین الغفران" تین سو پچاس صفحات پر مشتمل ہے،  
ہمارے شاعر نے متعدد اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور ان  
اصناف میں انہوں نے عقل کو حکم بتایا ہے، خواہش نفسانی کو مسلط  
نہیں ہونے دیا، ان کی خواہش ان کی عقل ہے اور عقل خواہش ہے،  
اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان کے نزدیک دین ہی سب سے بڑا بیان  
اور معیار ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کا کھانا پینا ہے،  
حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ہی ان کی مراد اور آرزو ہے،  
اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی ان کی زندگی کا مقصد و محور ہے۔

وطن (پاک و ہند) نے دونوں شخصیتوں کو جمع کر دیا ہے، لغت عربی  
اور اس کے آداب کے شعبے سے متعلق پاکستانی طالب علم ممتاز احمد  
ہیں جو ہمارے شاعر کے کلام پر پوری توجہ صرف کر رہے ہیں انہوں  
نے نہ صرف ہمارے شاعر کا عربی کلام جمع کیا ہے بلکہ اس کے مطالب،  
اغراض اور فنی خوبیوں کو بھی جمع کر رہے ہیں اور عقوب اس مقصد  
میں کامیاب ہو جائیں گے انہوں نے عربی دیوان کے ہر شعر پر بحث کی  
ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی دفعہ دیوان کے محقق (شیخ سید  
حازم) سے بھی مدد حاصل کی ہے۔

ہم نے اس طالب علم میں اخلاق و درست پائی ہے، اگر اس درست کو علم

کے شوق کے ساتھ جمع کر دیا جائے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو ہم  
اس محقق طالب کو وہ علمی اور تحقیقی مقام دے سکتے ہیں جس کے وہ  
لائق ہیں ہمیں بتایا ہے کہ وہ جلیل القدر علماء کی نیک اولاد سے تعلق  
رکھتے ہیں اور جس گھر میں انہوں نے پرورش پائی ہے وہ علم اور  
تقویٰ کا گھر ہے، میری اپنا سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی ہے، ہر ملاقات  
میں وہ اپنا جدوجہد اور تحقیق کا نتیجہ پیش کرتے ہیں، جن سے اس  
محقق کی جدوجہد اور دلچسپی کا پتا چلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے تحقیق کا وہ  
دلدادہ فاضل عطا کیا ہے جو علم سے میر نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ مزید کی  
طلب میں رہتا ہے اور وہ عالمِ اکتفا ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک  
میں سکھائی ہے ارشاد رہائی ہے:

وَقُلْ دَبْ زِدْنِی عِلْمًا

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کا ارشاد  
برحق اور آپ کی خبر سچی ہے:

منہو مان لا یشبعان دو طالب ہیں جو میر نہیں ہوتے

میری رائے میں یہ محقق پہلی قسم کا طالب (یعنی طالب علم) ہے، میں  
اپنا جگہ سوچا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے پہلی قسم کا  
طالب مل گیا ہے، جو کچھ میں بول رہا ہوں اسے یہ محقق صاحب لکھ  
رہے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ان کی وہ صفات بیان کرتا جن کے  
بیان کی انہیں حاجت نہیں ہے، ہم نے ان میں ایقانے عمد اور اچھے  
اخلاق پائے ہیں۔ حسنِ اخلاق طالب علم اور اس کے مطلوب یعنی علم  
کے درمیان رابطہ کو مکمل کرتا ہے۔

اس وقت جو بات میرے ذہن میں آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ حسنِ اخلاق  
اور خانہ دانی فضیلت جو ہمارے شاعر میں پائی جاتی ہے وہ ان کے طالب

میں بھی پائی جاتی ہے اور اگر آپ چاہیں تو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ شاعر اور محقق میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ فاضل محقق کے خاندان کی عمدگی کو ذہن میں رکھئے

مشہور مقولہ ہے: النفس من معدنہ لایستغرب

شے اپنی کان سے اجنبی نہیں ہوتی۔

کتنے لطیف معانی والے اشعار ہیں ہمیں جن کے پاس قصے بغیر گزر گیا لیکن فاضل محقق اس خصوصی تعلق کی بنا پر جو طالب علم اور عالم کے درمیان ہے عالم سے میری مراد شاعر احمد رضا خاں ہیں جن کے اشعار محقق کو روک لیتے ہیں چنانچہ فاضل محقق شعر کا جو مطلب سمجھتے ہیں وہ میرے سامنے بیان کرتے ہیں تو میرے فہم کی مدد سے مطلب ان کے ذہن میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مستعد چھوڑ دیا اور شاعر (شعری ذوق) رکھنے والا طالب علم عطا فرمایا ہے تیسری صفت (شعری ذوق) اس طالب علم کے لئے ضروری ہے جو ادبی تحقیق کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ خیریت کے ساتھ انہیں تحقیق مکمل کرنے اور ہمیشہ علم کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح ہمارے شاعر (امام احمد رضا بریلوی) کو بلند مقام عطا فرمایا ہے انہیں بھی عطا فرمائے۔

## بیعت و ارادات:

مولانا ممتاز احمد سیدی ۱۹۸۷ء میں خواجہ غلام سدید الدین علیہ الرحمہ معظم آباد (سروا شریف) کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت ہوئے۔۔۔ انہیں مکہ معظمہ کے نامور عالم شیخ سید محمد علوی مالکی مدظلہ سے حدیث شریف روایت کرنے کی اجازت

حاصل ہے جو ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ / ۲۰ / نومبر ۱۹۹۵ء کو چاری کی گئی۔۔۔ ۱۳۳

## علمی خدمات:

اپنے والد گرامی کی طرح مولانا ممتاز صاحب بھی عربی زبان سے خصوصی شغف رکھتے ہیں۔ انہوں نے بیشتر عربی مقالات کا اردو ترجمہ کر کے عرب قلم کاروں اور ان کی ادارات سے اہل اردو کو مستفیض کیا ہے۔ عرب ممالک میں ہونے والے کام کے انداز اور تحقیق کو متعارف کرایا ہے۔ اسی طرح اردو تصانیف اور مقالات کا جدید عربی میں ترجمہ کر کے اہل سنت کا پیغام عالم عرب تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ عربی زبان کا تو جیسے انہیں بخون ہے عربی زبان سے جیسے انہیں عشق ہے۔۔۔ آپ اپنے والد گرامی کا پرتو ہیں۔۔۔ ذیل میں ہم ان کی علمی کاوشوں کا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

## اردو سے عربی تراجم:

عنوان	مصنف	مقام اشاعت سن اشاعت
۱۔ امام رضا خاں بریلوی۔۔۔ (مقالہ برائے)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد عثمان	۱۹۹۱ء
مجمع الملکی لبحوث الحضارة الاسلامیہ (عثمان)		
۲۔ امام احمد رضا اور رد بدعات۔۔۔ بعنوان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد لاہور	۱۹۹۳ء
”دور النسخ امام احمد رضا السندی البریلوی“		
۳۔ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت۔۔۔ بعنوان	مولانا کوثر نیازی لاہور	
”امام احمد رضا النحلی البریلوی وشخصیتہ الموسوعیہ“		
۴۔ سید الاولیاء	علامہ جلال الدین امجدی بھارت	
۵۔ اقامت القیامہ	امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور	۱۹۹۸ء
۶۔ طرد الافاق عن محی حاور فتح الرقائی	امام احمد رضا خاں بریلوی لاہور	۱۹۹۸ء

## عربی سے اردو تراجم:

۷۳۔ بروایت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ۲۳ محرم ۱۳۱۹ھ / ۲۱ مئی ۱۹۹۸ء بروز جمعرات



۱۔ دیوبند کے مسلمان اعلیٰ اور عالی کے چاکر ہیں  
۲۔ خواجگی اسلام کا بدلہ ہیں احمد

۳۔ بیٹے مسلمان علی انڈیا کے علم اور علمت المذاہب  
۴۔ لکھنؤ کے قائد حضور سید عالم خلیفہ علی انڈیا علی وسلم

۵۔ مدرسہ اعلیٰ دینیہ کے مسلمان

۶۔ اعلیٰ القیاد عالی و ناصر

۷۔ مدرسہ دارالعلوم

۸۔ دارالعلوم دیوبند ۳۰ میل سارو جاتی اس کی سند کی ہے

۹۔ شہر قادیان کے خلیفہ ہیں

۱۰۔ حقوق نسواں اسلام

## فارسی سے اردو تراجم

۱۔ مرغ بیس

حضرت شہدائے مجسم الدین آری  
معلم آقا علی مرگودہ

## تحقیقی مقالات:

۱۔ امام احمد رضا اور روحانییت

۲۔ ادوات القسم فی القرآن

## عربی میں مقدمات:

عنوان

۱۔ تراجم المصنفین

## عربی میں تعارف شخصیات:

۱۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مشمول "من عقائد اہل السنہ" لاہور

۱۹۹۰ء

۱۔ علامہ محمد جلال الدین امجدی مشمولہ "تفہیم النبی" لاہور

## اردو مضامین و مقالات:

۱۔ دیوبند میں میرے وطن کی  
بہار روزنامہ مرکز اسلام آباد ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء

۲۔ مہمان نامہ نوائے انجمن اسلام آباد  
اگست ۱۹۹۳ء

۳۔ در سگاہوں کا مجروح تقدس  
روزنامہ مرکز اسلام آباد یکم مارچ ۱۹۹۴ء

۴۔ خون خون تعلیمی امن  
روزنامہ مرکز اسلام آباد ۳ مارچ ۱۹۹۴ء

۵۔ جامعہ تاج محل کی سرگزشت ہے  
روزنامہ مرکز اسلام آباد ۲۹ مئی ۱۹۹۴ء

۶۔ "۳۰ ہجرت سے ابالے تک" اور "پیش کے گھر"

مشمولہ "الہدایہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ارباب علم"

صحافت کی نظر میں

۱۹۹۵ء

ان کے نام کی مناسبت سے ایک اشاعتی ادارہ ۱۹۹۷ء میں قائم کیا گیا۔ جو امتیاز پہلی

کثیر الشرح کے نام سے سرگرم عمل ہے۔ اس ادارے نے قلیل مدت میں کئی ایک اہم کتابیں شائع

کی ہیں۔ "بانی ہندوستان" "زندہ جاوید خوشبوئیں" "اسلامی عقائد" وغیرہ۔

## مولانا - مشتاق احمد قادری

آپ علامہ شرف صاحب کے پختے صاحبزادے ہیں۔

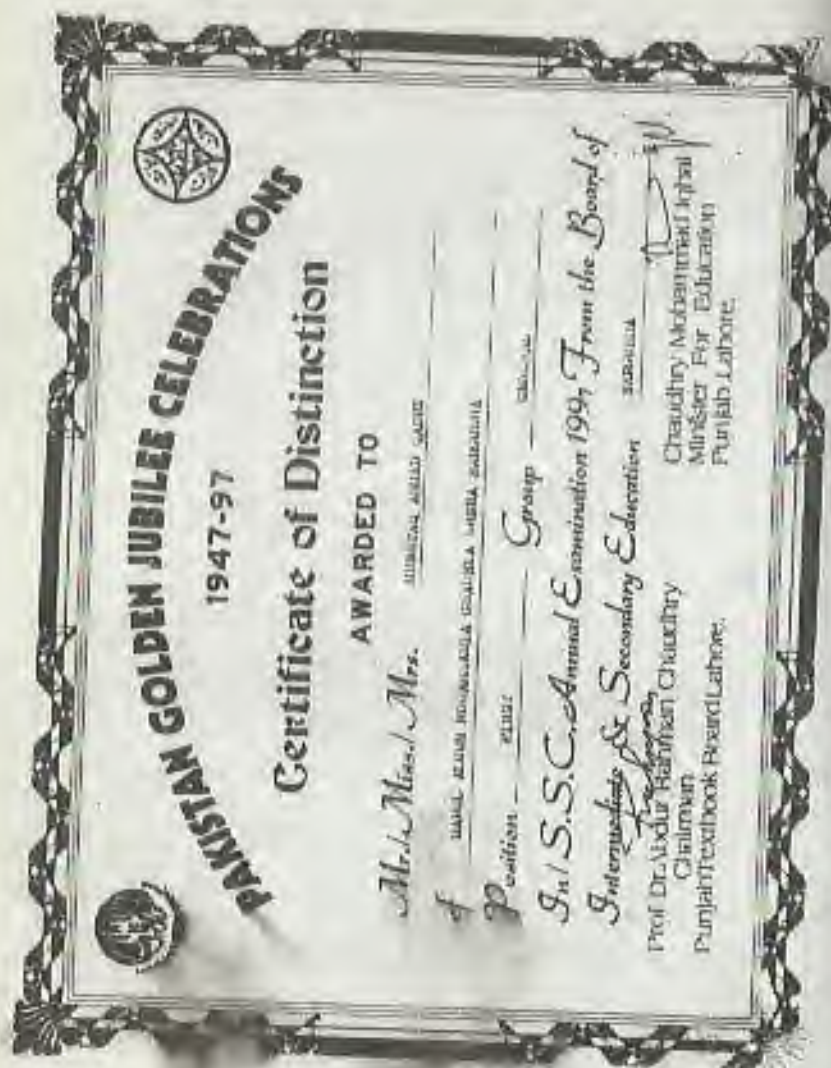
## ولادت:

مولانا مشتاق صاحب کی ولادت ۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار لاہور میں ہوئی۔

## تعلیم:

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بمبھڑ شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ گذشتہ سال ۱۹۹۷ء میں

انہوں نے میٹرک (آرٹس) میں سرگودھا پورڈ میں ٹاپ کیا۔ اور دو گولڈ میڈل حاصل کئے۔



No 436



**BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, SARGODHA**  
**MERIT CERTIFICATE**

SECONDARY SCHOOL (ANNUAL) EXAMINATION, 1997  
(GENERAL GROUP) (AMONGST BOYS)

This is to Certify that Mushtaq Ahmad Qadri  
Son/Daughter of Mohammad Abdul Hakeem Sharaf Qadri  
Registered No. 9119-a-97 Roll No. 9119  
of the Darul-Aloom Muhammadiya Ghausia, Bhera (Sargodha)  
Passed in Grade A-One the Secondary  
School Examination, of the Board of  
Intermediates and Secondary Education, Sargodha, held  
in March-April, 1997, obtaining 720 marks.

He/she secured First position in order of merit.

*Muhammad Rafiq*

SARGODHA  
Dated...25...June, 1997

Secretary,  
Board of Intermediate & Secondary Education, Sargodha



ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نے ان کی اس نمایاں کامیابی کو یوں خراج تحسین پیش کیا:  
 مدیر ماہنامہ ضیائے حرم لاہور نے اپنے ادارے میں پنوں ان:

”اے زمانہ ہمارے ساتھ چلے“

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کی فصلی سرگرمیوں کو سراہا ہے۔۔۔ اس ادارہ کے طلبہ تقریباً ۵۰ کے قریب گولڈ میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

”اس سال بھی میٹرک کے امتحان میں اسی ادارہ کا ہونما طالب علم اول رہا۔۔۔ گولڈن ہوٹی کے موقع پر اس ادارہ کے طالب علم مشتاق احمد قادری کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے طلائی تمغہ بھی دیا گیا۔۔۔ اور ساتھ ہی ادارہ کو حسن کارکردگی کی شہادت بھی پیش کی گئی۔۔۔ ادارہ ضیائے حرم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے بانی اور پرنسپل جرح محمد کرم شاہ الاذہری زید مجدد، جملہ اساتذہ و طلبہ و ادارہ کے معاونین کو اس گراں قدر کامیابی پر ان ادارتی سطحوں میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔“ ۱۲۶

واضح رہے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف کے ہونما طلبہ یوں تو ہر سال امتیازی حیثیت میں کاسرائی سے ہنگامہ ہوتے رہے ہیں، لیکن مولانا مشتاق احمد قادری کی کامیابی پر جو اہتمام کیا گیا اس سے قبل کسی طالب علم کے اعزاز میں نہیں کیا گیا۔

اسی طرح ماہنامہ ”مدارس و خانقاہ“ لاہور نے بھی اس امتیازی کارکردگی کو سراہا ہے۔  
 ”دنیا کے تحقیق میں شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا نام ایک مستبر حوالہ ہے۔ ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے۔ وہ اسلاف کے حقیقی روپ کی صورت میں روشن مثال بن کر ہمارے درمیان جلوہ افروز ہیں۔“

ماہنامہ سوسائٹیز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ص ۸ شمارہ اکتوبر ۱۹۹۸ء

ان کے صاحبزادے محمد مشتاق احمد قادری عظیم علمی و روحانی درسگاہ مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ میٹرک کے گذشتہ امتحان میں انہوں نے سرگودھا بورڈ میں امتیازی نمبروں سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جس کے اعتراف میں وزارت تعلیم کی طرف سے انہیں خصوصی سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔ ان کے تعارف کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ قبلہ شرف قادری صاحب جیسے عظیم باپ کے بیٹے ہیں۔“ ۱۲۷

### بیعت و ارادت:

مولانا مشتاق صاحب مولانا اختر رضا خاں قادری رضوی بریلوی کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔

### علمی خدمات:

اپنے والد گرامی اور برادر محترم کے تتبع میں مولانا مشتاق صاحب نے بھی قسطاً و قلم سے رشتہ استوار کیا۔ انہوں نے مختلف عنوانات کے تحت لکھا۔ فکر انگیزی اور درد مندی ان کی تحریروں کا خاص عنصر ہے۔ ان کے ایک مقالہ خصوصی ”علمی زوال۔۔۔“ فکر اقبال کی روشنی میں ”کو مدیر“ دلیل راہ“ نے خواب سراہا۔ وہ صاحب مقالہ کے جواہر دانش کے ہائے میں یوں رطب اللسان ہیں۔

”مخرب میں بیٹھ کر جن عظیم لوگوں نے علم، ادب اور صحافت کی دنیا میں تحقیق اور ادراک کی خوشبو پائی، ان میں عبدالحکیم شرف قادری کا نام بڑا محترم اور محبت کے لائق ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک جگہ کا پتلا یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حسن تربیت کا شاہکار بنا رہے ہیں۔ پچھلے دنوں شرف نے اپنے بیٹے کی ایک تحریر ”دلیل راہ“ کے نام بھیجی جس

میں باپ کی تربیت اور بیٹے کی جستجو دونوں کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔  
۱۲۸۔

## اردو مضامین و مقالات:

عنوان	جریده	مطبوعہ	شمارہ
۱۔ آفات و بھرت	شہزادہ شاہراہ لکھنؤ "الہ آباد"	۱۹۵۵	
۲۔ چوہ گلی اور پٹنوں	سہلی نور و غم	۱۹۵۵	حرم کنگز کال ۱۳۱۳ء ۱۹۹۲ء
۳۔ پچیس گاہے فرض	شاہد شاہ سید عمارت	لاہور	اکتوبر ۱۹۹۳ء
۴۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور ہم	شاہد شاہ لکھنؤ	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۳ء
	شاہد شاہ سید عمارت	لاہور	مارچ ۱۹۹۵ء
	شاہد شاہ لکھنؤ	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۵ء
۵۔ نصاب تعلیم	شاہد شاہ لکھنؤ	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۵ء
۶۔ معراج مصطفیٰ (سہلی نور و غم)	شاہد شاہ سید عمارت	لاہور	نومبر ۱۹۹۲ء
	شاہد شاہ لکھنؤ	بھیرہ شریف	۲۶ مئی ۱۹۹۷ء
۷۔ طلی زوال (گرا قیل کی روشنی میں)	شاہد شاہ لکھنؤ	لاہور	اکتوبر ۱۹۹۷ء
	شاہد شاہ لکھنؤ	بھیرہ شریف	نومبر ۱۹۹۸ء
	شاہد شاہ سید عمارت	لاہور	نومبر ۱۹۹۸ء
	شاہد شاہ لکھنؤ	لاہور	۱۵ مئی ۱۹۹۸ء
	شاہد شاہ سید عمارت	لاہور	۱۵ مئی ۱۹۹۸ء
۸۔ علامہ غلامیہ بر موقعِ چلم ضیاء الامت	شاہد شاہ لکھنؤ	لاہور	۱۵ مئی ۱۹۹۸ء

۳۸۔ سید روض حسین شاہ علامہ: شاہد شاہ لکھنؤ، لاہور، مشترکہ شمارہ، ستمبر ۱۹۹۸ء

## عربی مقالات:

۱۔ ضیاء الامت والجمال (کی کویت شعبہ عیشتہ مدرسہ شاہ لکھنؤ)

## غیر مطبوعہ مقالات:

- ۱۔ محمد دلت اور حکیم الامت
- ۲۔ اقبال اور قرآن
- ۳۔ ضیاء الامت کی شخصیت کے تغیری عناصر

## حافظ ثار احمد قادری

حافظ ثار احمد علامہ صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ان کی ولادت ۹ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار کو لاہور میں ہوئی۔ ان کے مشاغل کے بارے میں علامہ صاحب لکھتے ہیں:

"عزیزم ثار احمد قادری حافظ اور قاری ہیں۔۔۔ مکتبہ قادریہ دربار بارکیٹ لاہور میں میرے ساتھ معولن ہیں۔" ۱۲۹۔

حافظ ثار احمد قادری صاحب مولانا ریحمان رضا خاں سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہیں۔ ان کے والد گرامی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سلوک کے مراحل بھی طے کرائے۔

حافظ ثار احمد کا تحریر کی طرف کوئی خاص میلان دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ اشاعتی کاموں میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کے مشورے سے اپنے بڑے بھائی کے نام کی مناسبت سے ۱۹۹۷ء میں "المنازل پبلی کیشنز" لاہور کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس کی طرف سے متعدد کتابیں مثلاً "ہائی ہندوستان" "اسلامی عقائد" "زندہ جاوید خوشبوئیں" وغیرہ شائع کی ہیں۔ مسلک اہل سنت و جماعت کی اشاعت کے سلسلے میں ان کے عزم و ہمت بڑے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور کامیابی عطا فرمائے۔

۱۲۹۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور۔ شمارہ جنوری ۱۹۹۷ء



”ہائی ہندوستان“ کا پوٹھائڈیشن انڈیا سے شائع ہوا تو مولانا عبد الشاہ خاں شروانی نے اس میں ایک باب ”مقدمہ اور اس کے تعلقات“ کا اضافہ کیا تھا۔ اس میں نہ صرف علامہ فضل حق خیر آبادی کے خلاف قائم کئے گئے مقدمہ کی تفصیل درج ہے بلکہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں علامہ کی شہریت پر اٹھائے گئے جہمات کا بھی ازالہ کیا گیا ہے۔۔۔ حافظ عطار احمد قادری نے نہ صرف یہ باب پاکستان ایڈیشن میں شامل کر دیا ہے بلکہ امام احمد رضا خاں دہلوی کی مشہور زمانہ نعت

لم یات ظفرک فی نقر

پر علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی حرمیں خیر آبادی کی نقبین بھی شامل کر دی ہے۔ اس طرح اس ایڈیشن کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

وہ محترم علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب کی عربی تصنیف ”من عقائد اہل السنۃ“ کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔۔۔ نیز حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تاور زمانہ تصنیف لطیف ”تخصیل التعارف فی معرفۃ اللغۃ والتصوف“ کا اردو ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں یہ ترجمہ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب نے کیا ہے۔۔۔ حافظ صاحب درس نظامی کی مختصر اور ابتدائی کتب کے تراجم اور حواشی شائع کرنے کا بھی پروگرام رکھتے ہیں۔

بھہ تعالیٰ ان کے عزم پرے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر وہ غیب سے وسائل کی فروانی عطا فرمادے تو یہ لڑچکی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین متین کی مثالی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اشاعت دین کے راستے میں حائل ہونے والی مشکلات دور فرمائے۔ آمین!

## باب

چند ادارے  
وابستگی — تناظر





میں مدرس تھا۔ مرکزی مجلس رضانے پہلے پہل رسالہ "عقلمانی بکھو" از امام احمد رضا بریلوی شائع کیا تھا۔ مجھے شوق پیدا ہوا کہ مجلس کے بانی اور اس کے روح رواں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کی ملاقات اور زیارت کروں۔ "یاد اعلیٰ حضرت" نئی چھپی تھی۔ اس کا ایک نسخہ لے کر حکیم صاحب کے مطلب واقع ۵۵۔ ریلوے روڈ لاہور حاضر ہوا۔

علامہ تاجی قصوری "مہمد اسلام" مولفہ علامہ نسیم ہستوی مطبوعہ رضانائڈی لاہور ۱۹۹۸ء کے "عقلمانی بکھو" میں مرکزی مجلس رضانے لاہور کے قیام کا پس منظروں بیان فرماتے ہیں۔ "مہمد اسلام بریلوی" سے قبل سرمدیت اعلیٰ حضرت "آئینک العزیز مولانا محمد ظفر الدین احمد بادی رحمہ اللہ"۔۔۔ "سوانح امام احمد رضا" از مولانا بدر الدین احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ یا پھر خطیب مشرقی علامہ مفتاح احمد نظامی علیہ الرحمۃ کے ماہنامہ "پہلے" کا امام احمد رضا بریلوی امام اہل سنت کی حیات مبارکہ پر موجود تھا۔ ان کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر کتاب موجود نہ تھی۔ جس سے فاضل بریلوی کے حالات سے احتیاط کیا جاسکتا۔

البتہ پاکستان میں حضرت الحاج جرسید محمد محمود شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ "بانی نوری سب خانہ" لاہور نے اعلیٰ حضرت کے رسائل کی اشاعت پر توجہ فرمائی اور متعدد رسائل سے ان کا تدارک ہوا۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت سید ابوالبرکات قادری رحمہ اللہ تعالیٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نے بھی اشاعت رسائل میں خوب کام کیا۔ اسی اثناء میں علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ نے "یاد اعلیٰ حضرت" کے نام سے ایک خوبصورت رسالہ مرتب فرمایا۔ یزید سے رسائل کو جدید کتابت و طبع سے آراستہ کیا۔ جن کے ذریعہ امام اہل سنت کی زندگی کے مختلف گوشوں کو عیاں کرنے کی طرح زالی۔ ناظم "مہمد اسلام بریلوی" کو ہی اس سلسلہ کا اولین مانڈ قرار دیا جاسکتا ہے۔ گو اعلیٰ حضرت کی ذات والا برکات پر اب تک اتنا وسیع کام ہوا اور ہو رہا ہے جس کی مثال میں ملتی اس پہلی ذات پر چمک دہندہ میں چھوٹے بڑے اسے اشاعتی ادارے قائم ہو چکے ہیں جن کا شمار لاہور اور لاہور میں

مجلس رضانے لاہور کے ہیٹ فارم پر بہت ہی عمدہ اور تاریخی کام کا آغاز ہوا۔ پھر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس رضانے لاہور بکھوں اور بکھوں کی نشر کا شکار ہوئی تو رضانے لاہور نے اپنے کو نئے کاسدا ثابت ہوئی۔

اگر طرفوں میں ہو کشتی تو ہو سکتی ہیں تہذیریں  
اگر کشتی میں طرفوں ہو تو کیا تہذیریں کام آئیں

کشتی رضانے کو طرفوں کی زد سے بچانے کے لئے چند اہل دود و محبت آگے بڑھے۔ جن میں ماہر تصویبات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مقبری "علامہ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم برادرہ" علامہ محمد عبدالکیم شرف قادری "الحاج محمد مقبول احمد ضیائی قادری نے سہما دیا اور کام رکھنے نہ پایا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہونے لگا۔ یہ غلام بھی ان بزرگوں کے ساتھ چل رہا ہے۔

حکیم صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ واپس ہری پور پہنچا۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کے ارے سے حکیم صاحب کا گرامی نامہ موصول ہوا "یہ تھا پسلا رابطہ!"

پھر ستر و افادہ سال قربت میں گزارے۔ ہری پور کے بعد دو سال پکوال رہا۔ وہاں اپنی خط کتابت کا رابطہ بدستور رہا۔ اسی دوران "ترجمان اہل سنت" کراچی نے ایک مقالہ شائع کر دیا جس میں کچھ غلط باتیں درج تھیں۔ حکیم صاحب اس سے اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ مجلس کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ راقم اس وقت محض انہیں مطمئن کرنے کے لئے لاہور آیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اس وقت حکیم صاحب نے درخواست قبول کر لی اور مجلس کا نام جاری رکھا۔

۲۱ مارچ ۱۹۷۲ء کے تحریر کردہ مکتوب میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے تحریر

فرمایا:

"آپ کے تشریف لے جانے کے بعد علامہ عبدالصطفیٰ ازہری کا خط موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر حوصلہ بڑھا کہ ابھی کچھ لوگ موجود ہیں جن میں مسلک کی حیثیت و غیرت موجود ہے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کی دعا اور غلوں کا نتیجہ ہے۔ بہر حال اب یہ خوشخبری سننے کے میں پورے طور پر مجلس سے وابستہ رہنے کا عہد کرتا ہوں، فکر نہ کیجئے۔"

مجلس رضانے رابطہ کسی مادی اور دنیاوی فائدے کے لئے نہیں تھا صرف مسلک اہل سنت کی خدمت اور اشاعت مطلوب تھی۔ پھر حکیم صاحب کی شفقت و محبت اور گلن باعث کشش تھی کہ مولانا محمد غفثا تاجی قصوری (مرید کے) مولانا الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی اور راقم ایسے لوگ اپنی توانائیاں اور اپنے اوقات مجلس کی نذر کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

حکیم صاحب مدظلہ کے ایماء پر کہیں کوئی کتاب لکھی جا رہی تھی۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کا ابتدائیہ لکھا جا رہا تھا کسی کتاب کی ترتیب اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا جا رہا تھا۔ آج پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عنایات پر جبین نیاز جگ جاتی ہے کہ اس کریم نے مجھ



ایسے سبب اشاعت سے کتنا کام لے لیا۔

درج ذیل طور میں ان کتابوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے جن کے ساتھ راقم کا کسی نہ کسی نوع کا تعلق رہا۔

۱۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں (۱۹۷۱ء)

مرتبہ پروفیسر اکرم محمد مسعود احمد

راقم نے اس تحقیقی کتاب پر نظر ثانی کا اعزاز حاصل کیا۔

۲۔ سوانح سراج الفقہاء (۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء)

حضرت سراج الفقہاء مولانا سراج احمد ٹکھن بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نیز ان کا استفادہ اور امام احمد رضا بریلوی کا جواب ضروری و ضاحی حواشی کے ساتھ راقم کی تحریر۔

۳۔ المجمع المحدث للفتاویٰ المتجدد (اپریل ۱۹۷۳ء)

تالیف ملک العلماء مولانا محمد عقیل الدین قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ امام احمد رضا بریلوی کی ۱۳۲ھ تک کی ساڑھے تین سو تصانیف کی فہرست 'راقم نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔

۴۔ اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام (۱۹۷۵ء)

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا یہ رسالہ بھی مجلس رضا نے شائع کیا تھا۔ اور اس پر راقم نے عربی میں تعارف لکھا تھا۔ بعد میں یہ رسالہ منظمۃ الدعوة الاسلامیہ کی طرف سے بھی شائع ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے مجلس رضا قائم کر کے اہل سنت و جماعت۔ عوام و خواص کو پڑھنے لکھنے کا شعور عطا کیا اور مجھ ایسے نو آموز قلم کاروں کی حوصلہ افزائی ہی نہیں راہنمائی بھی کی۔ یہی وجہ تھی کہ ہم جیسے لوگ ان کے بستہ فزاک تھے اور بڑے بڑے علماء مشائخ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

۵۔ تذکرہ اکابر اہل سنت (۱۹۷۶ء)

جب مولانا شاہ محمود احمد قادری مدظلہ کانپور میں "تذکرہ علماء اہل سنت" لکھ رہے تھے اس وقت راقم جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا۔ حکیم صاحب کے ۱۹۷۱ء پر راقم نے کچھ علماء اہل سنت کے حالات انہیں کانپور بھجوائے۔ مولانا شاہ محمود احمد قادری نے اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"حکیم صاحب کے توجہ دلانے پر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف

اللاہوری صدر المدد سین دارالعلوم رحمانیہ اسلامیہ ہری پور ضلع

ہزارہ نے صوبہ سرحد کے علماء کے احوال اور مسائل فرمائے احقران کا

بھی شکر گزار ہے۔"۔ ۳۔

یہ تذکرہ ۱۹۷۲ء میں کانپور سے شائع ہوا۔ ایک دن حکیم صاحب کے مطب پر بیٹھے ہوئے ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کے ایڈیٹر ڈاکٹر عابد نظامی نے یہ تذکرہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اس میں سے پاکستان کے علماء کے حالات و سوانح لے کر ضیائے حرم میں شائع کر دیئے جائیں۔ حکیم صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "پاکستان کے علماء و مشائخ پر لکھوانا ہے تو ان سے لکھوا لیں"۔ انہوں نے کہا "صحیح ہے"۔ مجھے کہا کہ "آپ لکھیں"۔ میں نے لکھنا شروع کر دیا۔ دو صفحے لکھ کر انہیں دکھائے تو نظامی صاحب نے کہا کہ

بیر صاحب (پیر کریم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ متوفی ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ / ۸ اپریل ۱۹۸۸ء)

اس مسودے کو ملاحظہ فرما کر پاس کر دیں گے تو ہم ضیائے حرم کا نمبر نکال دیں گے۔ مسودہ

بھیروہ شریف بھیج دیا۔ ضیائے حرم میں ایک دو ماہ اشتہار بھی آتا رہا کہ ہم عنقوب "علماء اہل سنت نمبر" شائع کر رہے ہیں۔ یہ اطلاع بھی ملی کہ بیر صاحب نے مسودہ پاس کر دیا ہے اس

کے باوجود نامعلوم وجوہ کی بنا پر نظامی صاحب نے خاموشی اور بے تعلقی کی چادر اوڑھ لی۔

اس طرح فہرست اشاعت کی نوبت نہ آئی۔

لیکن حکیم صاحب کے مسلسل تعاون اور حوصلہ افزائی نے افسردہ دل اور شکستہ قلم نہ



ہوئے دیا۔ آمروں نے اہل سنت پر دھیسڑا کر محمد مسعود احمد مدظلہ نے نہ صرف تمام مسودہ ملاحظہ کیا بلکہ اس پر مقدمہ بھی لکھا۔ حکیم صاحب نے بھی تقویٰ لکھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سن ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۶ء میں چھ صد صفحات پر مشتمل ”تذکرہ اکابر اہل سنت“ منظر عام پر آگیا۔ اس وقت تک اس کے چار ایڈیشن پاکستان میں اور ایک ایڈیشن ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ علی ذلک۔ ۳

۶۔ رسالت فی علم الجعفری (۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۰ء)

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کا مختصر رسالہ بزبان عربی جس پر راقم نے عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۷۔ تمہید ایمان بزبان پشتو (۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء)

مولانا خورشید احمد شاہد القادری، مالکنڈ ایجنسی مردان نے راقم کے ایماء پر پشتو میں ترجمہ کیا اور اس کا انتساب بھی راقم کے نام کیا۔

۸۔ الوسائل الرضویۃ للمسائل الجعفریۃ (۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

۹۔ الجداول الرضویۃ للمسائل الجعفریۃ (۱۳۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

یہ دونوں رسائل امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف ہیں۔ راقم نے ان پر عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۱۰۔ اعمال العظام فی الاضلاع والزوايا (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

ثلث کروئی کے موضوع پر بزبان فارسی امام احمد رضا بریلوی کے چار رسائل ”نیر ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کی تصنیف ”الجواہر والیواقیت“ سے مست قبلہ معلوم کرنے کے دس قواعد جو انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ ”مست قبلہ“ کے دوسرے باب سے لئے تھے ان پانچ رسائل کو راقم نے مرتب کیا اور ان پر تعارفی مقدمہ

۳۔ مولانا محمد شفیق شریقیؒ نے بھی اسی نام سے کتاب لکھی ہے پہلی جلد چھپ چکی ہے دوسری زیر ترتیب ہے۔

۱۱۔ فیصلہ مقدمہ (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

ترتیب: مولانا محمد عزیز الرحمن بھٹو پوری

تقدیم: محمد عبدالکیم شرف قادری

دیوبندی حلقوں کی طرف سے ”حادثہ بخشش“ حصہ سوم کے حوالے سے آئے دن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلاف زبان درازی کی جاتی تھی۔ جناب پروفیسر بشیر احمد قادری (فیصل آباد) کی عنایت سے ”فیصلہ مقدمہ“ کا ایک نسخہ میسر ہوا۔ اس پر راقم نے مقدمہ لکھا۔ اس وقت سے بعد تعالیٰ مخالفین کو ٹھنڈ پڑی ہوئی ہے۔

۱۲۔ الجراز الدینیانی علی المرتد القادیانی (۱۳۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف، حضرت مولانا تقدس علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۹۸۲ء میں جب اعلیٰ حضرت کے عرس پر بریلی شریف گئے تو صرف یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے بریلی سے پہلی بھیت گئے اور واپسی پر یہ رسالہ راقم کو دیتے گئے۔ راقم نے اس پر مقدمہ لکھا جس کا عنوان تھا۔

”امام احمد رضا بریلوی اور رد مرزائیت“

مخالفین پر دیکھتے کرتے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ ابھائی امام احمد رضا کا استاد تھا۔ یہ مغالطہ صرف اس لئے دیتے تھے کہ مرزا کے بھائی کا نام بھی غلام قادر اور امام احمد رضا کے ابتدائی استاد اور بعد کے شاگرد کا نام بھی غلام قادر تھا۔ راقم نے مقدمہ میں مغالطہ کو طشت از باہم کر دیا۔ واللہ تعالیٰ علی ذلک۔

۱۳۔ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم (اشاعت ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۳ء)

تصنیف: مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ (کھاریاں)۔ راقم نے اس کے مسودہ پر نظر ثانی کی۔

۱۴۔ اندھیرے سے اجالے تک (اشاعت جنوری ۱۳۵۵ھ / ۱۹۸۵ء)

صفحات ۲۸۰۔ راقم کی تالیف ہے۔

۱۵۔ ندائے یار رسول اللہ (اشاعت ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۵ء)

صفحات ۹۸۔ راقم کی تالیف امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ ”انوار الایمان“ کے ساتھ شائع ہوئی۔

۱۶۔ شیشے کے گھر (اشاعت رمضان شریف ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

صفحات ۳۸۔ راقم کی تالیف۔ یہ تینوں کتابیں احسان الہی طبریزی ”البریلویہ“ کے جواب میں لکھی گئیں۔

۱۷۔ الہی کا صحیح مفہوم (اشاعت ذوالحجہ ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

تحریر خزانہ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ راقم جب نئے ادارے ۱۹۸۶ء کو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے ہمراہ حضرت خزانہ زماں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ رسالہ برائے اشاعت عنایت فرمایا۔ راقم نے اس پر دو صفحے کا ابتدائیہ لکھا۔ کتابت کروائی اور اس کی پروف ریڈنگ کی۔ حضرت کی رحلت کے بعد یہ رسالہ شائع ہوا۔

۱۸۔ مجموعہ رسائل رد و افض (اشاعت ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

مع ترتیب و تقدیم راقم۔ یہ مجموعہ امام احمد رضا بریلوی کے تین رسائل ”رد الرفض“، ”الدلیلۃ الخاطیۃ“ اور ”رسالہ تعزید داری“ پر مشتمل ہے۔

مکتبہ قادریہ لاہور

عرس الہاد لاہور کے اشاعتی اداروں میں مکتبہ قادریہ ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا ایک تاریخی پس منظر ہے جس کے پس پردہ لطیف ایثار اور جہد مسلسل جیسے لازوال جذبے کا فرمایا ہے۔ مکتبہ قادریہ کی تذکرہ کے شعبہ میں خدمات انتہائی قابل قدر ہیں۔

۔۔۔۔۔ مکتبہ قادریہ کے قیام کی غرض و غایت یہ تھی کہ:

☆ تبلیغ و اشاعت کو فروغ دیا جائے

☆ اہل سنت و جماعت کے لڑچکی ترویج کی جائے

☆ عوام الناس کو دین حق سے آگاہ کیا جائے

☆ علماء و مشائخ اہل سنت کے کارناموں کی حفاظت اور اشاعت کی جائے

☆ اشاعتی میدان میں نظریاتی یلفلہ کا سٹریٹ سداہب کیا جائے





مرتبہ سید کے سے لاہور آتے اور کئی مرتبہ رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے۔ کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں۔ آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا۔ سرکاری اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا۔ کاش! کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔

آپ کی سوانح کے ذیل میں متعدد حضرات نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً "مدینہ ماہنامہ عرفات لاہور" مولانا غلام رسول سعیدی، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا علی احمد سندیلوی، علامہ محمد نشاط کابیش قصوری، سید محمد عبداللہ قادری، مولانا محبوب احمد ہشتی، زاہد حسین انجم وغیرہ۔

اب ہم مکتبہ قادریہ لاہور سے گاہے بگاہے شائع ہونے والی کتب کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے ادارہ کی فکری سرچ اور رفتار کار کا بھی بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

ماہنامہ عرفات لاہور میں مکتبہ قادریہ کی طرف سے اعلیٰ حضرت کے ان رسائل کی اشاعت کا ذکر ہے:

- ۱- الحجۃ الفاعلہ
- ۲- ایمان الادراج
- ۳- ایذان الاجر
- ۴- اقامۃ القیامہ
- ۵- شرح الحقوق
- ۶- غایت الذمخلفی
- ۷- بذل الجواز
- ۸- راد الفحط والوباء
- ۹- اعراس الکتاہ
- ۱۰- المہودۃ الوضیۃ

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنے مقالہ میں ان کتب کا ذکر کیا ہے۔

۱- اہل اسلام (پانچ حصے) از مولانا محمد ظلیل خاں برکاتی  
تاریخ تالیف از مراد علی کرمی

۲- کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی۔

مولانا علامہ محمد نشاط کابیش قصوری صاحب نے علامہ شرف صاحب کی قلمی خدمات کو اسجے ہوئے مکتبہ قادریہ سے شائع ہونے والی چند کتب کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رقم طراز

"عجب تصنیف و تالیف کے گہران اعلیٰ صاحب طرز محقق حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری صدر مدرس جامعہ ہذا ہیں۔ جن کی خدمات جلیلہ پر مسیت کو ناز ہے۔"

مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نظامیہ رضویہ کے قلم سے عربی فارسی و اردو مقالات و تصانیف کی خاصی تعداد منسلک و شروہ پر جلوہ گر ہو چکی ہے چند ایک کے نام درج کیے جاتے ہیں:

- ۱- حاشیہ کریم
- ۲- حاشیہ نام حق
- ۳- حاشیہ مرقاۃ
- ۴- حاشیہ تحفہ نصاب
- ۵- حاشیہ بدائع مفہوم
- ۶- حاشیہ ہند نامہ
- ۷- یاد اعلیٰ حضرت
- ۸- روئیدار ملتان
- ۹- سنی کالفرس
- ۱۰- ترجمہ الشرف النبوی لک محمد (برکات آل رسول)
- ۱۱- تذکرہ اکابر اہل سنت
- ۱۲- ترجمہ تحقیق الفتوی (شفاعت مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)
- ۱۳- ترجمہ کشف الغور

مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب کے مقالہ میں یہ کتابیں مذکور ہیں:

- ۱- تذکرۃ المعجدین از مولانا غلام رسول سعیدی
- ۲- مقام سنت از مولانا محمد مشتاق احمد ہشتی
- ۳- محمد نور از مولانا محمد نشاط کابیش قصوری
- ۴- اہل حق یا رسول اللہ از مولانا محمد نشاط کابیش قصوری
- ۵- ذکر بعید از مولانا غلام رسول سعیدی
- ۶- المہین از مولانا سید سلیمان اشرف ہمدانی

- ۸- غلام رسول سعیدی، مولانا محمد عبدالحکیم، تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
- ۹- محمد نشاط کابیش قصوری، مولانا جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ، ص ۳۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
- ۱۰- ایضاً ص ۵۵

- ۶- محمد عبدالحکیم قادری، علامہ اشعار، ترجمہ مولانا محمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء
- ۷- ماہنامہ عرفات لاہور شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء



۱۔ تحریف ملانے اہل سنت از مولانا محمد صدیق بزاروی ۸۔ مرآۃ التصانیف از حافظ محمد عبدالنور سنیدی ۹۔  
علامہ شرف صاحب نے ایک تقدیم میں لکھا ہے کہ مکتبہ قادریہ نے علامہ نور بخش نوٹلی طبع  
الرسمہ کی ایک کتاب ”امام بخاری شافعی“ کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا تھا۔ ۳۔

سید محمد عبداللہ قادری کے محررہ سوانحی مقالہ سے مزید ایک کتاب کا پتہ چلتا ہے  
جسے مکتبہ ۱۳۔ قادریہ نے شائع کیا تھا۔

۱۰۔ سنی کانفرنس ملتان از مولانا محمد عبدالعظیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ کی چند اور مطبوعات کے بارے میں مولانا محبوب احمد پٹنی صاحب نے  
اپنے تحقیقی سوانحی مقالہ میں ذکر کیا ہے:

۱۔ حول بحث التوسل از علامہ شرف قادری ۲۔ مہنتہ العلم از علامہ شرف قادری ۳۔  
المعجزہ و کرامات الاولیاء از علامہ شرف قادری ۴۔ حاشیہ نحو میر از علامہ شرف قادری  
۵۔ اسلامی عقائد از علامہ شرف قادری ۶۔ مقالات سیرت طیبہ از علامہ شرف قادری ۷۔  
زندہ جاوید خوشبوئیں۔ ترجمہ علامہ شرف قادری۔ ۳۰۔

علامہ شرف صاحب کی یادداشتوں سے علامہ فضل حق خیر آبادی کے بارے میں اس  
کتاب کا بھی پتہ چلتا ہے جس کا دوسرا ایڈیشن مکتبہ قادریہ نے شائع کیا۔

۱۔ فضل حق خیر آبادی اور سن ستون از حکیم سید محمود احمد برکاتی ۱۵۔  
ایک جگہ کلمات تشکر کے ذیل میں علامہ شرف صاحب نے ان کتب کی مکتبہ قادریہ کی طرف  
سے اشاعت کا ذکر فرمایا ہے:

۱۔ تبراس (شرح عقائد) ۲۔ التعلیق المعجل حاشیہ منبہ المصلی (عربی) از

محمد صدیق بزاروی، مولانا تحریف ملانے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۱۲۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ بکر اعجاز سیرت رسول عربی از علامہ نور بخش نوٹلی ص ۷، مطبوعہ  
لاہور ۱۹۷۹ء

۱۳۔ محمد عبداللہ قادری، سید مولانا محمد عبدالعظیم شرف قادری، مہنتہ العلم، سادہ ال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۱۴۔ محبوب احمد پٹنی، مولانا علامہ شرف قادری کی علمی خدمات (خیر مطبوعہ)

۱۵۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ علامہ فضل حق خیر آبادی، مشہورہ زیر نظر مکتب

علامہ وحسی احمد محدث سورتی۔ ۳۔ المعین از علامہ سید سلیمان اشرف بہاری۔ ۴۔ امتیاز  
حق از راجا غلام محمد۔ ۵۔ من عقائد اہل السنہ (عربی) از علامہ شرف قادری ۶۔ التوسل از  
سلفی عبدالقیوم بزاروی ۷۔ سنج سنابل (فارسی) ۸۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان از علامہ  
مولانا جلیل الدین قادری ۹۔ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ۔ ۱۱۔

یوں ارتقائی ادوار سے گزرتے ہوئے مکتبہ قادریہ نے جنوری ۱۹۷۳ء سے دسمبر  
۱۹۹۳ء تک کل ۳۳ کتب شائع کیں۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کتابیں ہوں جو ریکارڈ پر نہ  
لائی جاسکیں۔ لیکن دستیاب ماخذ سے اتنی ہی تعداد معلوم ہو سکی۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ  
اس ادارے نے محدود وسائل اور کم وقت میں زیادہ محنت طلب اور دقیق و پر تحقیق مہجاری  
کام کیا۔

مکتبہ قادریہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں فقط ایک اسی  
ادارے نے علامہ فضل حق خیر آبادی کی شخصیت کو عوام و خواص میں متعارف کرایا۔ اور  
ان کے حوالے سے ۹ کتابیں شائع کیں۔ جن میں ان کے بارے میں ڈاکٹر قمر النساء کا عربی زبان  
میں محررہ ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ ”علامہ فضل حق الخیر آبادی“ بھی شامل ہے جو ۷۶ صفحات  
پر مشتمل ہے۔ ۱۶۔

حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید لطفہ نے اپنے ایک مقالہ  
میں مکتبہ قادریہ کی خدمات کو سراہا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

”جامعہ نظامیہ علی میں مکتبہ قادریہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو عرصہ

دراز سے اہل سنت کا لٹریچر شائع کر رہا ہے اور فروخت بھی کر رہا ہے۔ اس

ادارے کی اشاعتی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔“ ۱۸۔

قلم الاقوامی سطح پر مکتبہ قادریہ کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ راجنپیل سے مولانا قادری محمد

۱۱۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ: کلمات تشکر، لاہور چہرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۱۲۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ: ”علامہ فضل حق خیر آبادی“ مشہورہ زیر نظر مکتب

۱۳۔ محمد مسعود احمد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید لطفہ، سوانحی آثار ۱۹۹۰ء۔



اسٹیفیل مصباحی نے علامہ بدر القادریؒ ایک ہینڈ کے نام خط میں لکھا:

”میں اپنی پسند کی کتابیں مختصر لائیں۔ چونکہ مکتبہ قادریہ لاہور وغیرہ کی تمام کتابیں یہاں دستیاب ہیں۔ اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی تمام کتابیں یہاں ملتی ہیں۔“

علامہ نائش قصوری صاحب نے ۳ مئی ۱۹۸۲ء کو ایک خواب دیکھا۔ جس کے مطابق مکتبہ قادریہ کو اہل نظر قدر و تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ بتلاتے ہیں:-

”مورخہ ۳ مئی ہجرات کورات کے تقریباً ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر میں نے دیکھا کہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ تشریف فرما ہیں۔“

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری بد علیہ اپنی نشست پر نہیں اور نہ ہی مکتبہ میں موجود ہیں۔ البتہ مولانا محمد صدیق ہزاروی اور مولانا محمد رشید نقشبندی مکتبہ میں ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ مکتبہ قادریہ کی خدمات پر اظہار مسرت فرما رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مکتبہ قادریہ اہل سنت و جماعت کے لئے عظیم ذخیرہ ہے۔۔۔ آپ تھوڑی دیر مکتبہ میں جلوہ افروز رہے اور حکلمات تحسین فرماتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں بیدار ہوا تو حضور مفتی اعظم کی زیارت کی کیفیت سے احقر مرشار تھا۔“

اسی طرح ماہنامہ نعت لاہور کے مدیر راجہ رشید محمود صاحب نے مکتبہ قادریہ کی مساعی کو اس انداز سے خراج تحسین پیش کیا ہے:

”سہیت کی تبلیغی کس قدر ضرورت ہے اور آپ کا مکتبہ قادریہ اس سلسلے میں مثبت انداز میں جو کام کر رہا ہے اس کا جبرائیل کریم کے ہاں ہے۔۔۔ حسن کتابت و طباعت کا جو معیار مکتبہ قادریہ نے قائم کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ فی زمانہ یہ اہم ترین ضرورت ہے۔“

مجھے آپ سے شرف نیاز حاصل نہیں لیکن آپ نے اپنی ذاتی حیثیت میں سہیت کے لئے جو کام کیا ہے اس کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے دعاؤں نکلتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر ہمارے علماء و مشائخ کو چلنے کی توفیق ارزاد عطا کرے۔ آمین۔“

علامہ فضل حق خیر آبادی کی تحقیقی کتاب ”تحقیق الفتویٰ“ کا ترجمہ ”شہادت مصطفیٰ“ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے علامہ شرف صاحب نے کیا۔ حکیم سید محمود احمد برکاتی صاحب نے اس کی اشاعت پر اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا:

”اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سہیت لے گیا۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔“

نصیر بھائی (حکیم صاحب) بھی خصوصاً آپ کے اس کمرانے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں۔ اور اکثر پیشتر آنے جانے والے فضلاء سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہتے ہیں۔“

کام کی وسعت اور پھیلاؤ کے پیش نظر مکتبہ قادریہ کی ایک اور شاخ دربار مارکیٹ بالقابل سستا

۱۹۔ محمد اسٹیفیل مصباحیؒ مولانا: مکتوب تمام علامہ بدر القادریؒ مشمولہ ”جاوہ و منزل“ ص ۵۵ مطبوعہ مہارک پور ۱۹۹۱ء

۲۰۔ بدایت علامہ محمد فاضل قصوریؒ عمرہ ۱۱ شعبان ۱۴۰۰ھ / ۳ مئی ۱۹۸۲ء

۲۱۔ رشید محمود راجہ: مکتوب تمام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ عمرہ ۷ جولائی ۱۹۷۵ء۔  
۲۲۔ سید محمود احمد برکاتی: حکیم: مکتوب تمام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ عمرہ ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء۔







زالمیں لیکن کہیں سے بھی کتاب نہ ملی۔ ایک دن جناب محمد عالم مختار حق صاحب سے گفتگو ہوئی تھی۔ انہوں نے دوران گفتگو ”بانی ہندوستان“ کا نام لیا۔ ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس یہ کتاب موجود ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں اس خوشی کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا جو یہ اطلاع پا کر ہوئی۔ انہوں نے ازراہ کرم یہ کتاب مجھے فراہم کر دی۔ جسے میں نے نقل کیا پھر مولانا شاہ محمد قصوری مدظلہ سے اس کی کتابت کروا کر اسے شائع کیا۔ ابتداء میں مبسوط مقدمہ اور آخر میں ایک ضمیمہ لاحق کیا جس میں سلسلہ خیر آبادی کے چند فضلاء کا تذکرہ تھا۔ پاکستان سے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں مکتبہ قادریہ نے شائع کیا۔ تیسرا ایڈیشن بھی مکتبہ قادریہ نے ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ چوتھا ایڈیشن المجمع الاسلامی مبارک پور نے ۱۳۰۵ھ / ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ اس ایڈیشن کے اہلک مولانا عبدالشاہد خاں شروانی حیات تھے۔ انہوں نے اس کی ترتیب میں دو بدلے کیے۔ ایک وحذف سے بھی کام لیا۔ نیز اصلاحات جدیدہ کے عنوان سے کچھ اضافے بھی کیے۔ جن میں اہم ترین اضافہ یہ تھا کہ حضرت علامہ خیر آبادی پر قائم کردہ مقدمے کی تفصیلات پہلی دفعہ منظر عام پر لائی گئی ہیں۔ نیز اس ایڈیشن میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی محترمہ حرماں خیر آبادی کی امام احمد رضا بریلوی کی مشہور عالم لغت ”لم یات ظہیرک فی نظر“ پر تفصیل بھی شامل کی گئی ہے۔

پانچواں ایڈیشن الممتاز پہلی کیشنر لاہور نے ۱۳۹۸ھ / ۱۹۹۷ء میں شائع کیا ہے جس میں مقدمہ اور اس کے متعلقات والا حصہ شامل کر دیا ہے۔ نیز حضرت حرماں خیر آبادی کی تفصیل بھی شامل کر دی گئی ہے۔

### ۳۔ امتیاز حق۔۔۔۔۔ (صفر ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

راجہ غلام محمد صدر ادارۃ افاق حق وابطال باطل کے نام سے یہ کتاب منظر عام پر آئی تو علامہ خیر آبادی اور مولوی اسماعیل دہلوی کے افکار اور کردار کا تقابلی مطالعہ کر کے

”سے بڑے دانشور اور سکالر چونک گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو کچھ اور ہی پڑھایا گیا تھا“۔ حقیقت تو اب سامنے آئی ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں بچاس کے قریب ارباب علم و دانش کے اثرات شامل کیے گئے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا۔

### ۴۔ تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ: (۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی تالیف ”تقویٰ الایمان“ کی ایک عبارت کے رد میں یہ کتاب لکھی گئی جس کا تعلق مسئلہ شفاعت سے ہے۔ یہ کتاب عرصہ دراز تک غیر مطبوعہ رہی۔ راقم نے ایک قلمی نسخہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب مدظلہ العالی سے لیا۔ اس کا مقابلہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود قلمی نسخے سے کیا پھر اس کا ترجمہ لیا۔ اس پر مبسوط مقدمہ لکھا اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی سے شائع کیا۔ دوسرا ایڈیشن ”شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم“ کے نام سے شائع کیا۔ دوسرے ایڈیشن کے آخر میں حضرت علامہ کی وہ نادر تحریر بھی شامل کر دی ہے۔ جو ”تقویٰ الایمان“ کے رد میں پہلے پہل لکھی تھی اور اب تک غیر مطبوعہ تھی۔

### ۵۔ الروض المجود فی حقیقۃ الوجود: (۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء)

تصنیف حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی ترجمہ حکیم سید محمود احمد برکاتی مسئلہ وحدت الوجود پر حضرت علامہ کی وہ مشہور معنوی تحریر جسے سننے کے لئے دور دراز سے علماء چل کر آتے تھے۔ اس رسالہ مبارک کا نسخہ ہر طریقت صاحبزادہ سردار احمد صاحب کمر پور شریف خلع چٹوکی کی عنایت سے موصول ہوا۔ عربی نسخے کے ساتھ راقم نے اپنا لکھا ہوا تذکرہ علامہ لگا دیا۔ دیگر کتابوں کے ساتھ ”الروض المجود“ ملنے پر عبدالشاہد خاں شروانی نے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔

”مکرمات نامہ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۷ء مل گیا تھا۔ اس سے قبل ۳۰ عدد ”بانی



ہندوستان" اور "مذکرہ اکابر اہل سنت" کا ٹیکٹ بھی طبع کیا تھا۔۔۔۔۔  
دوسرا ٹیکٹ جس میں ۳ ہائی ہندوستان" اور "الروض المعبود" تھے  
پرسوں ملا۔

"الروض المعبود" دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔ کتابت، طباعت، کالز  
مہلین ترجمہ اور پھر عربی سوانح حیات 'سب نے مل کر چار چاند لگا دیے۔  
جزاکم اللہ!

"کاروان خیال" کا میرا مقدمہ دیکھ کر پروفیسر محمد حبیب مرحوم نے کہا  
تھا کہ مقدمہ میں مولانا آزاد کا طرز نگارش اختیار کر کے آپ نے کمال کیا  
ہے، میں یہی الفاظ آپ کی عربی سوانح حیات کے متعلق کتابوں، مہاشاء اللہ!  
کاش آپ جیسے جامع الصفات حضرات دوسرے اداروں کو بھی  
میرا آجائیں۔"

(مکتوب محررہ ۲۲ اگست ۱۹۷۹ء)

۶۔ شرح الحواشی الزاہدیہ۔۔۔۔۔ (اشاعت ۱۹۷۸ء)

میرزا ہد ملاجلال کی شرح علامہ عبدالحق خیر آبادی کے قلم سے مشہور و معروف لیکن  
ناپید تھی۔ قادیان نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی کے تعاون سے اسے شائع  
کیا۔

۷۔ العلماۃ فضل حق الخیر آبادی (۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

محترمہ قمر النساء بیگم ایم۔ اے پروفیسر گزٹ کلچر انوار العلوم، حیدر آباد وکن نے  
ڈاکٹریٹ کے لئے عربی میں مقالہ لکھا۔ جس کا عنوان تھا۔

"علامہ فضل حق خیر آبادی

حیات و آثار اور الثورة البندیہ کی تحقیق۔"

الترمذی عبدالمستور خان ان کے گائیڈ تھے۔۔۔۔۔

مولانا عبدالرشید خاں شروانی مصنف "ہائی ہندوستان" (متوفی ۱۸ فروری ۱۹۸۳ء)  
نے علی گڑھ، حکیم سید محمود احمد برکاتی نے کراچی، علامہ نجم الحسن خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ  
نے خیر آباد، مولانا افتخار احمد قادری نے ریاض سے نقصان کیا کہ ڈاکٹریٹ کا یہ عربی مقالہ مکتبہ  
قادریہ ہی شائع کرے۔

یکم جون ۱۹۸۲ء کو مولانا عبدالرشید خاں شروانی نے ایک مکتوب میں لکھا۔  
"میں نے دو مقالہ منگوا کر دیکھا۔ فہارس اعلام و المکن و المکنہ کے علاوہ  
بڑے سائز کے ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔ عثمانیہ یونیورسٹی  
حیدر آباد سے ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو ڈگری ملی ہے۔ ۵۳ سال میں مقالہ تیار ہوا  
ہے۔ ۷۵ء سے ان سے اور ان کے والد مرحوم سے سلسلہ مراسلت تھا۔  
۸۳ء کا آپ کا ایڈیشن بھی بھیج دیا تھا۔ "ہائی ہندوستان" کے بہت حوالے  
ہیں۔ آپ کا بھی ذکر خیر ہے، یعنی آپ کے ایڈیشن اور آپ کے پیش لفظ  
کے متعدد حوالے ہیں۔ موجودہ اسلوب تحقیق پر مقالہ پورا اترتا ہے۔  
برکات اکیڈمی یا مکتبہ قادیان اس کی اشاعت کی ذمہ داری لے لے تو  
بلاشبہ ان کا حق اولین ہے۔ اس کی اشاعت سے عرب ممالک میں اس  
بطل جلیل کی شخصیت اجاگر ہوگی اور یہ کام پاکستان ہی کر سکتا ہے۔"

۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مولانا نجم الحسن خیر آبادی نے خیر آباد سے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔  
"یہ معلوم ہو کر کہ مقالہ کی کتابت ہو رہی ہے، غیر معمولی مسرت ہوئی۔  
خداوند تعالیٰ جلد اس کی طباعت کی تکمیل فرمائے۔"

۲۹ جولائی ۱۹۸۸ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:

"مقالہ عربیہ مع بیاض کے تو آپ نے خوب طبع کر دیا۔ حق تعالیٰ جزائے  
خیر دے، بہت ہی دیدہ و نوپ ہے۔"



مولانا شاہ محمد چشتی قصوری مدظلہ نے کتبیت کی۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقادر قادری مدظلہ اور مولانا محمد مفتی تابش قصوری مدظلہ کے مفید مشورے شامل رہے اور ان حضرات کے فضل و کرم سے ۷۶ صفحات پر مشتمل یہ عربی مقالہ شائع کرنے کی مکتبہ قادریہ سہارنپور سعادت حاصل کی۔

علامہ البند مولانا معین الدین اجیری کے منتخبہ جناب حکیم نصیر الدین اجیری مدظلہ کے پاس حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کی تادور و نایاب قلمی بیاض تھی جس میں حضرت علامہ کے متعدد قصائد اور بعض مکتوبات ہیں۔ ان میں سے کچھ علامہ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ حکیم صاحب اور حکیم سید محمود احمد برکاتی نے ازراہ مریانی یہ بیاض راقم کو عاریتہ عنایت کر دی۔ اس کا فوٹو مقالہ کے آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ اسی بیاض کا ذکر مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے اپنے مکتوب میں کیا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، سرکارِ دو عالم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت، دوستوں اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت تھی کہ عربی زبان میں اتنی بڑی کتاب کی اشاعت کی سعادت مکتبہ قادریہ کو حاصل ہوئی۔ ورنہ ہمارے ہاں عربی لٹریچر پڑھنے، خریدنے اور اس کی اشاعت کا جذبہ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے لٹریچر کے بہت سے دلدادہ حضرات کو دیکھا کہ انہوں نے بڑے شوق سے کتاب اٹھائی اور یہ کہہ کر واپس رکھ دی کہ اچھا یہ عربی میں ہے، اسے پڑھنے دیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کریں۔

اسی مقالے اور حضرت علامہ کی بیاض کو بنیاد بنا کر محترمہ سلٹی فردوس سہول  
سادہ پنجاب یونیورسٹی کی منظوری سے ڈاکٹرٹ کامقالہ لکھ رہی ہیں جس کا عنوان ہے۔  
"العالمۃ فضل حق خیر آبادی شاعر عربیہ و تدوین قصائدہ  
العربیہ و تحقیقہا" اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔"

۸۔ فضل حق خیر آبادی اور من ستاون:

تصنیف حکیم سید محمود احمد برکاتی۔۔۔۔۔ جماد آزادی ۱۸۵۷ء علامہ فضل حق خیر آبادی کے مجاہدانہ کردار کا فحوس حوالوں اور علمی محتات کے ساتھ بیان۔۔۔۔۔ مکتبہ قادریہ نے اس کا دسرا ایڈیشن شائع کیا۔

۹۔ الکافی شرح ایسا جی:

۹۔ الکافی شرح ایسا جی:

جن دنوں راقم ہری پور ہزارہ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ میں تھا اس وقت علامہ فضل حق رام پوری کی یہ شرح شائع کی۔

الحمد للہ! بطور تقدیر بحث قیمت عرض ہے کہ پاک و ہند میں مکتبہ قادریہ کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ حضرت علامہ سے متعلق کسی ادارے نے اتنا لبرچر شائع نہیں کیا جتنا مکتبہ قادریہ نے کیا ہے۔ ۲۳۔

پاکستان سنی رائٹرز گلڈ:

۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ، ملتان میں مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام تاریخ پاکستان کی فقید الشکل کل پاکستان سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق بیس ہجڑیں لاکھ عوام اہل سنت اور دس ہزار سے زیادہ علماء و مشائخ اہل سنت نے شرکت کی۔ مرکزی خطبہ صدارت غزالی زمانہ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔

اس اجلاس میں ایک خاص بات یہ ہوئی کہ کراچی سے خواجہ رضی حیدر (ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی کراچی) اور مولانا شاہ حسین گردیزی، سنی رائٹرز گلڈ کا پرموگرام لے کر کراچی سے آئے۔ رائٹرز گلڈ نے نام سے قلم کاروں کا ایک ادارہ حکومتی سرپرستی میں پہلے سے کام کر رہا تھا۔ ملتان میں میٹنگ ہوئی جس میں راقم شریک نہیں تھا، اور سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا اور اسٹیج سے اعلان بھی کر دیا گیا۔ راقم نے اپنے ایک رسالہ ”سنی کانفرنس ملتان“ (روسیڈار) میں تحریر کیا تھا:



اس موقع پر حکیم اہل سنت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی و صدر مرکزی مجلس رضا لاہور کی سرپرستی میں سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا مبارک اعلان کیا گیا۔ جس کے تحت ملک بھر کے سنی اہل قلم کو منظم کیا جائے گا۔ حکیم صاحب کی تحریک اور کوشش سے پہلے ہی سرگودھا کے میدان میں خوشگوار انتخاب آچکا ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز اس تنظیم سے سنی لٹریچر میں خاطر خواہ اضافہ سے ہو سکے گا۔ ۲۰۔

جناب راجا دیشور محمود ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور اس کے کنوینر مقرر ہوئے اور حکیم صاحب سرپرست قرار پائے۔ ۲۱ جون ۱۹۸۰ء کو پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کانفرنس پامہ نظامیہ رضویہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، محمد عبدالعظیم قاضی رحمہ اللہ عثمانی اور مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کی نگرانی میں خلیہ رائے کی بنیاد پر مجلس عاملہ کے گیارہ ارکان کا انتخاب ہوا۔

ان گیارہ ارکان مجلس عاملہ نے صدر اور سیکرٹری جنرل کا انتخاب کرنا تھا۔ صدر کے لئے راقم اور ایک پروفیسر صاحب کا نام پیش کیا گیا۔ میں جب ووٹ ڈالنے کے لئے دوسرے کمرے میں جانے لگا تو میں نے سوچا کہ میں صدر بن کر کیا کروں گا؟ میں اپنا ووٹ بھی پروفیسر صاحب کو ڈال دوں۔ لیکن پھر سوچا کہ دوسرے اراکین جب مجھے ووٹ دیں گے تو میں بھی پرچہ پر اپنا نام لکھ دوں۔ چنانچہ ایک ووٹ کے فرق سے مجھے صدر منتخب کر لیا گیا۔

انتخاب کے چند دن بعد مولانا مفتی مختار احمد نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور راقم کو مری جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں گلڈ کے ایک ذمہ دار صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ گلڈ کے انتخاب کے بعد قلائ صاحب (اسلام آباد سے گلڈ کے ممبر) نے مجھے کہا تھا کہ آخر آپ نے مولویت کو گلڈ پر مسلط کر ہی دیا۔ یہ تبصرہ میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا، لیکن میں درگزر کر گیا۔

۲۲۔ محمد عبدالعظیم شرف قادری، علامہ سنی کانفرنس مین روٹینڈا، اس ۳۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

کہنے کو تو مجھے صدر منتخب کیا گیا تھا لیکن جنرل سیکرٹری کے عدم تعاون کی بنا پر تمام کام مجھے کرنا پڑا۔ مجھے عدم تعاون کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہو سکی۔ ایک میٹنگ میں ملے یہ پایا کہ گلڈ کی طرف سے ہرماء ایک علمی اور ادبی نشست ہوا کرے گی جس میں گلڈ کے ممبران سیرت طیبہ کے کسی عنوان یا جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے کسی مجاہد پر مقالات پیش کیا کریں گے۔ نیز مقالہ سن کر حاضرین اس پر تنقید کریں گے اور مقالہ نگار تنقید سن کر جواب نہیں دے گا۔

سب سے پہلے مقالہ پڑھنے کی آمد داری مجھ پر ڈال گئی۔ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ پر مقالہ لکھا جو ۲۳ فروری اور ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء کی دو نشستوں میں پڑھا۔ پہلی نشست حامد اینڈ کمپنی میں تھی جہاں اب فرید ہک شال ہے۔ دوسری نشست میاں محمد نسیم ہمارے گھر میں بازار حضرت داتا صاحب رحمی۔ ان دونوں نشستوں میں دلچسپ صورتحال یہ تھی کہ میں نے نشست گاہ میں درری خود بچائی۔ ممبرانوں کا مقابلہ کیا مقالہ پڑھا ساجین کی تنقید خاموشی سے سنی انہیں چائے پلائی اور وقت رخصت ان کا شکریہ ادا کیا۔ ہر نشست کے لئے تقریباً ڈیڑھ سو ممبروں کو دعوت نامے بھی مجھے ہی جاری کرنے پڑتے تھے۔

الحمد للہ اس دور میں ممبر سازی میں اضافہ ہوا۔ حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی گلڈ کے ممبر بنے۔ علامہ نور بخش تو کلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب غزوات النبی شائع کی گئی۔ ہرماء ادبی تنقیدی نشست جاری رہی۔ تاہم مجھ پر مولوی اور مسٹر کی شکایت منکشف ہو گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ عدم تعاون کی پالیسی مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا میں نے سوچا کہ جب تمنا ایک آدمی نے ہی کام کرنا ہے تو تنظیم کا کیا فائدہ؟ چنانچہ جب دو سال بعد گلڈ کانفرنس ہوا تو میں نے انکیشن میں حصہ لینے سے معذرت کر دی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد گلڈ کا نام و نشان غائب ہو گیا۔

اس جگہ برادران اہل سنت سے صرف یہی عرض کروں گا اجتماعی مفادات کے لئے



محمد و دسویج سے نکلتا ہو گا، ورنہ جماعتی کار کا اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہو گا۔ ۲۵

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بندیال:

ماہ محرم ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا یار محمد بٹیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے حضرت ملک المدور سین استاذ الاساتذہ عطا محمد چشتی کو ٹروی مدظلہ العالی کے علاوہ کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ حضرت استاذ گرامی کا ہر شاگرد ایک ہادی تحفہ حضرت استاذ گرامی صاحب کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرے۔ کیونکہ ہم اس وقت جو کچھ ہیں حضرت استاذ گرامی کی برکت سے ہیں۔ یہ رقم یکجا کر کے اہل سنت و جماعت کی وہ اہم درسی اور غیر درسی کتب شائع کی جائیں جو غایب ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک نام تجویز کر لیا گیا۔

”شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی“

جامعہ امدادیہ مظہریہ، ہندیال شریف، ضلع خوشاب

اس نام کے تجویز کرنے کا مقصد امام اہل سنت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م۔ ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) کی اسلامی اور دینی خدمات جلیلہ کو خراج عقیدت پیش کرنا تھا۔ تمام احباب نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ جو کتاب شائع ہوگی، تمام احباب اس کی کاپی میں تعاون کریں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ احباب نے رقم جمع کرا دی۔ سب سے پہلے ”نمبر اس“ شائع کی گئی۔ پھر ”میرزا باہا جلال“ کی شرح از علامہ عبدالحق خیر آبادی، ”شرح جامی“ کی شرح ”العقد النائی“ اور آخر میں ”تحقیق الفتویٰ فی ابطال طفوی“ از علامہ فضل حق خیر آبادی کی اشاعت کی گئی۔۔۔“

آخر الذکر کتاب فارسی میں تھی اور طبع نہیں ہوئی تھی، راقم نے نہ صرف اس کے دو  
توں کا مطالعہ کیا بلکہ اس کا اردو ترجمہ بھی کیا۔

شاہ عبدالحق محدث اکیڈمی کے سلسلے میں بھی یہی ہوا کہ رقم جمع کر کے واقعہ کے لئے کر دی گئی اور اس کے بعد تعاون، مفتوحہ۔ ۶ مارچ ۱۹۸۵ء کو حضرت استاد گرامی مولانا محمد علی کے فرمانے پر تمام حساب اور رقم مولانا علامہ غلامہ محمد سیالوی (موجودہ چیئرمین مرکزی دارالعلوم پاکستان) کے سپرد کر دی۔ ۲۶

شاکیڈمی، لاہور

مترو اٹھارہ سال مرکزی مجلس رضا لاہور کی خالصانہ خدمات کے بعد جب جناب حاجی مقبول احمد ضیائی قادری مولانا محمد غلاماں قصوری اور راقم الحروف کو ۱۹۸۷ء میں مجلس سے ہراسرار وجوہ کی بنا پر الگ کیا گیا۔ اس وقت میں نے محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری سے یہ خط لے کر عرض کیا تھا کہ

”عاجی صاحب اشاعت کا کام ہر قیمت پر جاری رکھیں“

اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے کہ انہوں نے میری درخواست کی لاج رکھ لی۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ اور حضرت مولانا نقی علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کے باوجود اصلاح کی کوئی صورت نہ مل سکی تو جناب محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی اور ان کے رفقاء نے رضا اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔ حاجی صاحب نے مجلس رضا کے پلیٹ فارم پر تیرہ سال کام کیا اور رضا اکیڈمی کے تحت انہیں کام کرتے ہوئے بارہ سال ہونے کو ہیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود وہ راتوں کی سی تندرست و دو اور مومنانہ تپ و تاب رکھتے ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ خلوص اور محبت کا پیکر ہیں۔ اور جہد مسلسل کے قائل ہیں۔ ان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ رضا اکیڈمی کو مولانا محمد فدا بخش قصوری مدظلہ العالی ایسا بیکر اخلاص اور عمل حکیم پر یقین رکھنے والا دست و پا زول مہیا ہے جسے گردش میل و تمنا اپنے عزم سے نہیں روک سکتی، مسافریں



جس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں، سردیوں کی ٹون مجھ کر دینے والی ہوائیں اور گرمیوں کی جھلسا دینے والی تازہ تھیں جس کے سفر کی رفتار کم نہیں کر سکتیں۔

مولانا محمد منشا پاشا قصوری رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام طبع ہونے والے مقالات کو چیک کرتے ہیں، ان کی تراش خراش کرتے ہیں، ٹکپو ذکر داتے ہیں۔ پھر پروف ریڈنگ کرتے ہیں، کاپیاں جوڑتے ہیں اور کتاب تیار کر کے حاجی صاحب کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے خود ایک اکیڈمی ہیں۔

پھر حاجی صاحب اسے بچھواتے ہیں اور ممبروں کو بھجوا دیتے ہیں۔ یہ کام کرتے ہوئے انہیں ایک صدی کا پتہ تھا، حصہ گزر چکا ہے۔ جو شخص اپنے مشن کے ساتھ مخلص نہ ہو وہ اتنا عرصہ کسی ادارے یا تحریک کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ ۲۰

## باب ۳

## چند یادیں — چند باتیں

### طیف و اشاعت کی طرف توجہ کا باعث:

راقم الحروف ۱۹۶۸ء سے ۱۹۶۳ء تک جامعہ اداویہ منظرہ، ہندیاں، ضلع خوشاب میں علامہ سائید ملک المدر سین مولانا عطا محمد چشتی کولادی محلہ شہر تعالیٰ کی علمی بارگاہ سے وابستہ رہے۔ اسی دوران اہل سنت و جماعت کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا اثر ہوا۔ جس کی آواز جامعہ اداویہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو طعنے لگتے ہوئے کہا۔

”علماء دیوبند نے تعلیمی تبلیغی اور تھمیلیمی میدان میں فلاں فلاں خدمات

انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی

ہیں جن پر تمہارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند

کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے؟“

مجھے بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے ہنچھوڑ کر رکھ دیا۔ اس لئے نہیں کہ اہل اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت کے کارنامے تو آپ زور سے کہنے کے قابل ہیں۔۔۔۔۔ علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کاسیانی کے پرچم لہرا دیئے۔ اس ساوہ علم و فن ہے جس میں انہوں نے رفحات قلم یادگار نہیں چھوڑے؟۔۔۔ اس

”ہر انسان کی زندگی میں کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بھلائے نہیں جاسکتے۔ ان یادوں میں ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو دوسروں کے لئے قابل عمل ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں ان سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ علامہ شرف صاحب کی زندگی ایک درویش صفت انسان کی زندگی ہے جو خلوص اور لقیہت سے عبارت ہے۔۔۔۔۔ آئیے آپ کو ان کی زندگی کے چند ناقابل فراموش واقعات سناتے ہیں۔۔۔۔۔“



صورتحال کی بنا پر میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو سکے گا کروں گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔

### استاذ الکلاس تذہ کی غیرت ایمانی:

ہلاکو دیکھ استاد (مولانا عظیم شہنشاہی گولڑوی) صاحب تقریر میں دلچسپی نہیں لیتے تھے لیکن اس موقع پر دینی سمیت ہوش میں آگئی۔ کرائے کا وہی پیکیٹر لاکر اہل سنت و جماعت کی مسجد میں نصب کیا گیا۔ آپ نے بعد از نماز عشاء ساڑھے تین گھنٹے ایسی مدلل تقریر فرمائی کہ عوام و خواص عیش و عشرت کر گئے۔ آپ کے سامنے میز پر کتابوں کا ہمارا لگا ہوا تھا۔ آپ تقریر کر رہے تھے اور کتابوں کے حوالہ جات دکھاتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد گمان تھا کہ مخالفین مخالفانہ کارروائی کریں گے مگر کسی کو دم زدن کی مجال نہ ہوئی۔

### جامعہ اسلامیہ ہمالیہ پور میں انٹرویو:

۱۹۶۵ء میری بذریعہ کاپل سال تھا۔ جامعہ نعیمیہ میں آکر ہوا۔ اسی دوران حضرت استاد گرامی ملک المدرسین مولانا عظیم گولڑوی رحمہ اللہ کا بیقاعہ ملا کہ اچھا ہوتا ہے جامعہ اسلامیہ ہمالیہ پور کے تخلص فی الحدیث میں داخلہ لے لیتے۔ پانچویں راقم ہمالیہ پور پہنچ گیا۔ زبانی امتحان لیا گیا۔ انہیں جانب غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی بائیں جانب شیخ التفسیر شمس الحق افغانی سامنے علامہ حسن بلکراوی ان کے علاوہ ایک دو علماء اور بھی موجود تھے۔ پہلے بخاری شریف کھولی گئی سامنے باب تھا "باب التبیح والی الصلوٰۃ"

ہمارے پڑھنے کے بعد افغانی صاحب نے سوال کیا کہ ترجمۃ الباب (عنوان) اور حدیث کیا لیا مناسبت ہے؟۔۔۔ اتنی دیر میں راقم حاشیہ دیکھ چکا تھا پانچویں جواب دے دیا۔ پھر "شرح مختار" کھولی گئی۔ مقام تھا والصلیح لہا لہم ہو اللہ انواحبہ اللہ ہم۔ اس جگہ ہی سوال کیا گیا جس کا راقم نے جواب دیا۔ پھر پوچھا گیا "ہاں یا نہیں؟"۔۔۔ اہل سنت میں جواب دینے پر کہا گیا کہ اتنا ہی کافی ہے۔ بلکہ وائی صاحب نے کہا کہ ایک مال بانی تخلص میں رو کر انگریزی پڑھنا ہوگی۔ پھر وہ سال میں درس حدیث ہو گا۔ میں نے کہا کہ اتنا میرے پاس وقت نہیں ہے۔

اس تمام کارروائی کے دوران حضرت علامہ کاظمی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ جب تیسرا لمبے سے باہر آیا تو حضرت بھی باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ مولانا کو تو آکر جواب میں لے لیتا ہوں پتا پڑے تو دے دیں گے۔ پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

"آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ داخلہ لے لیں پھر لاہور جا کر مشورہ کر لیں۔ اگر مرضی ہو تو آجائیں اور نہ معذرت

کر دیں۔"

انہوں نے اگر واپسی پر جو مشورہ ہوا وہ یہ تھا کہ معذرت کر دی جائے۔ چنانچہ دن بعد ہی ایک ہمارے بگٹ شروع ہو گئی۔ انٹرویو کے دوران میں نے جس اطمینان اور اعتماد کا مظاہرہ کیا اس کی پشت پر یہ احساس تھا کہ مجھے حضرت کی سرپرستی حاصل ہے۔ لہذا انہوں نے کی کوئی ضرورت نہیں۔

لڑہ خیر منظور:







"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا زیارت کے لئے جائے مسافر پر فرشتے اس کے جلو میں چلتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما" اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب وہ پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں تو بھی اچھا ہے اور تیرا چہنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے۔"

پھر ایک دوسری حدیث بیان کی:

بنی قرأ القرآن وعمل بما فیہا اُلبس وانداء تاجا یوم القیامہ صلوٰۃ احسن من ضوء الشمس فماذا لکم والذی عمل بہ الحیۃ؟

"جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا؟ اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ حسین ہوگی۔ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ جس نے قرآن پاک کے احکام پر عمل کیا؟"

مجھے جہاں ان کی بزرگوار شفقت نے مسکور کیا وہاں اس خیال نے حیرت میں ڈال دیا کہ اس بزرگ سال اور گونا گوں امراض کے باوجود حافظ کا یہ عالم کہ احادیث اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے حافظ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔"

☆☆☆

۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے۔ میں عموماً یہ دعا کیا کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اللھم ارزقنا واولادنا ایمانا کاملًا وعلما نافعا وفہما کاملًا و

ارزقنا وزقنا حلالا طیبًا واسما وصحۃ وعافۃ ولسانا ذاکرا

وقلبا شاکرا وعلما صالحا متفہما و توبۃ نصوحا۔

۷۔ محمد عبدالکبیر شرف قادری، علامہ: مفتی عزیز احمد قادری، پراگاتی، ص ۲۱۵، نور نور پور، ۱۹۹۷ء۔

"اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان کامل، علم نافع، فہم کامل، رزق حلال و طیب اور وسیع، صحت و عافیت، زبان ذکر کرنے والی، دل شکر گزار، عمل صالح و مقبول اور خالص توبہ عطا فرما۔"

حضرت ملک المدر سین کیساتھ لاہور کا سفر:

تاریخ ۱۹۷۷ء کی بات ہے جب راقم ہندیاں میں آپ (حضرت علامہ عظیم ہشتی گوڑوی) سے کس فیض کر رہا تھا۔ فرمایا: میرے ساتھ لاہور چلو۔ لاہور پہنچ کر حضرت مولانا عبدالحق شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجد المیدار عثمانیہ میں قیام کیا۔ دوسرے دن فریاد چلو جس میں آپ حضرت صاحب کی زیارت کروا لائیں۔ مجھے ساتھ لے کر حضرت (خواجہ غلام محی الدین گوڑوی) کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ راستے ہی میں حضرت کے ساتھ ادب غالباً شاہ عبدالحق گوڑوی مدظلہ مل گئے، جو آپ کے شاگرد بھی تھے۔ میں نے چشم حیرت سے دیکھا کہ علم و فضل کا ہلالہ جبکہ کران کی دست بوسی کر رہا ہے۔

اسی موقع پر راقم کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ گرامی کی ملاقات اور زیارت کے لئے عثمانیہ حاضر ہوئے۔ کچھ دیر حاضر رہنے کے بعد واپسی پر انہوں نے کچھ روپے بطور نذر پیش کیے جو اصرار کے باوجود آپ نے قبول نہیں کیے۔ زیادہ اصرار کیا تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری طرف سے اسے وے دیں۔ اس واقعہ سے والد ماجد بہت متاثر ہوئے اور رخصت ہونے کے بعد کہنے لگے: یہ استفاء اور دنیا سے بے نیازی علماء میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔"

۸۔ محمد عبدالکبیر شرف قادری، علامہ: مفتی عزیز احمد قادری، پراگاتی، ص ۲۱۵، نور نور پور، ۱۹۹۷ء۔

۹۔ محمد عبدالکبیر شرف قادری، علامہ: ملک المدد حسین علامہ عظیم ہشتی گوڑوی، ص ۲۲۶، نور نور پور، ۱۹۹۷ء۔

## حضرت ملک المدرسین اور مطالعہ کتب:

تیسویں وفد درسی کتب پڑھانے کے باوجود (استاذ گرامی مولوی مظاہر چشتی گولڑی) ہر کتاب باقاعدہ مطالعہ کر کے پڑھاتے۔ پھر یہی نہیں کہ کتاب پر ایک سرسری نگاہ ڈال لی۔ بلکہ نظر خانہ سے ملاحظہ فرماتے۔ ایک وفد ایسا اتفاق ہوا کہ گرمیوں کے موسم میں آپ نے "ایہ ایہ آخرین" کا مطالعہ شروع کیا اور مرحوم الخروف نے بھی وہی کتاب دیکھا شروع کی۔ مطالعہ کرنے کے بعد دیکھا تو پتہ چلا کہ آپ ابھی تک کتاب ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہی وہ ہے کہ آپ ہر وفد سے نئے مضامین کے لئے انداز میں بیان فرماتے۔

## حضرت ملک المدرسین اور احقاق حق:

جناب ملک فضل الرحمن صاحب (ہندوستان) کرم کے دیوبندی تھے۔ دیوبندیوں کی طرف سے بعض اوقات علماء اہل سنت کو مسائل اختلافیہ پر مناظرہ کا چیلنج بھی دیا کرتے تھے۔ جناب ملک اٹمی بخش صاحب ہندوستان کے ذریعے انہیں حضرت استاذ کرم کے درس میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ حضرت استاذ کرم کے منصفانہ اور عالمانہ بیانات اور زور دار دلائل نے ان کے ذہن کا رخ بدل ڈالا۔ ملک صاحب زید مجدہ مدظلہ تعالیٰ ذکر مدظلہ عقائد سے تائب ہو گئے۔ دایمی رکھ لی اور کئی سال تک باقاعدہ درس حدیث میں شریک ہوتے رہے۔ ماشاء اللہ اب تو پورے مولوی اور عالم دکھائی دیتے ہیں۔

## استاذ الاساتذہ علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ:

- ۱۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: ملک المدرسین علامہ مظاہر چشتی گولڑی، ص ۲۲۶، نور نور پورسے
- ۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: ملک المدرسین علامہ مظاہر چشتی گولڑی، مشمولہ نور نور پورسے ص ۲۳۵

حضرت علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت شیخ الحدیث (مولانا غلام رسول رضوی) مدظلہ نے بتایا کہ وہ داخ العقیدہ سنی تھے۔ جامعہ قادیانہ انچھروہ ضلع دیوبند میں طلباء بھی پڑھتے تھے۔ ایک سنی طالب علم نے ایک نعتیہ مصرع پڑھا۔

"طیبہ کو جانے والے میرا سلام کہنا"

ایک دیوبندی طالب نے اس کے مقابلے میں پڑھا۔

"دیوبند کو جانے والے میرا سلام کہنا"

اس پر ہنگامہ ہو گیا، حضرت استاذ صاحب نے فرمایا "تم کاظم ہو گئے ہو تو یہ کرو"۔۔۔ یہ بھی انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت علامہ اچھروی کے سامنے بیان کیا گیا کہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے "تقریرت الایمان" میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نقل کر کے اس کا نفوذ ساختہ مطلب بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں بھی ایک دن مرکز مبنی میں ملنے والا ہوں۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ہر بڑا اور چھوٹا خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اس پر حضرت استاذ صاحب نے فرمایا:

"اس غیبت کی قبر میں خوب پٹائی ہو رہی ہوگی"۔۔۔

## جامعہ نظامیہ رضویہ کے قیام کی تجویز:

جب حضرت مولانا غلام رسول رضوی مدظلہ حزب الاختلاف میں پڑھا چکے تھے اس وقت جامع مسجد خراسیاں اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں حضرت محدث اعظم مولانا علامہ محمد سرور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ دربار دانا صاحب حاضری دے کر جمگٹے پر اسٹیشن جا رہے تھے۔ لوہاری دروازہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے فرمایا "اس جگہ ایک رضویہ ہونا چاہیے"۔ فوراً محمد صاحب نے بتایا مولانا علامہ غلام رسول رضوی ایک مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت



یہ خیال بھی نہ تھا۔ حضرت محدث اعظم نے پوچھا کیا یہ صحیح ہے؟ حضرت علامہ رضوی عرض کیا جی ہاں! ایک دلی کابل کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات رنگ لائے اور ۱۲ شوال ۱۴۵۵ھ کو جامعہ نقلیہ رضویہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۳

### حضرت شیخ الاسلام اور نیت نماز:

مجھے وہ منظر یاد ہے کہ جب حضرت شیخ الاسلام الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ پر عجیب کیف کا عالم ہوتا۔ آپ تک نیت باندھنے میں مصروف رہتے۔ یوں معلوم ہوتا کہ غیثت اور اضطراب نے آپ کو بہ چٹان کر رکھا ہے۔ بحیرہ تجرید کے بعد بھی یہی کیفیت رہتی۔ یوں محسوس ہوتا کہ پورے جسم پر لرزہ طاری ہے۔ اللہ اللہ! اور ہر المی میں حاضر ہونے کا کیا پورے سوز اور وجد آفرین انداز تھا۔ ۱۴

### حضرت شیخ الاسلام اور احترام قبہ خضراء:

ستمبر ۱۹۷۰ء میں جب حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ ہری پور تشریف لے گئے اس وقت مجھے آپ کی مجلس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک صاحب نے روضہ اقدس کے گنبد شریف کاج سینے پر لگا رکھا ہے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”یہ لوگ گنبد خضراء کی صحیح تعظیم و تکریم نہیں کرتے۔ کئی لوگوں کی اس کی طرف پشت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بیت اللہ میں چلے جاتے ہیں۔ میری تو یہ عادت ہے کہ جس کمرے میں گنبد خضراء کی تصویر آویزاں ہو وہاں جوتے پہن کر نہیں جاتا۔ ایک دفعہ مجھے گردے کی سخت تکلیف تھی انہی پہلو قرار نہیں ملتا تھا۔ اچانک میری نظر دیوار پر آویزاں گنبد خضراء کی تصویر

۱۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: علامہ: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی ’نور نور چرے‘ ص ۲۸۳

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی ’نور نور چرے‘ ص ۳۳۳

ہوئی۔ میں باادب کھڑا ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں اپنی فریاد پیش کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سنو رہی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور اسی وقت موقوف ہو گیا۔ ۱۵

### حضرت شیخ الاسلام کی یادگار شفقت:

۱۹۷۴-۷۵ء کا واقعہ ہے کہ راقم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ کے ہمراہ بندیل سے سرگودھا پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام سرگودھا میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ راقم بھی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام حال شفقت سے ملے۔ تھوڑی دیر بعد آپ کے چچا خواجہ سعد اللہ صاحب تشریف لائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے راقم کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ ”یہ ہمارے مولانا ہیں۔“ میں اس فرحت و مسرت کو بیان نہیں کر سکتا جو مجھے حضرت کے اس فرمان سے حاصل ہوئی کہ ”یہ ہمارے ہیں۔“ اب وہ شفقت و محبت اور اپنچیت کہاں ملے گی؟ ۱۶

### مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ کا تہصیب:

ایک دفعہ راقم حضرات مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے ہمراہ جامعہ نعیمیہ حاضر ہوا تو مفتی حسین نعیمی صاحب گوجرانوالہ کے دو طالب علموں کے ساتھ مصروف گفتگو تھے اور کہہ رہے تھے:

”انہوں نے میرے نبی کی شان میں گستاخی کی ہے، میرے نبی کو گالیاں

دی ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی انہیں گالیاں دوں، سزا۔ ترین

گالیاں!“

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی ’نور نور چرے‘ ص ۳۳۳

۱۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی ’نور نور چرے‘ ص ۳۳۳

اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد  
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کتنی محبت و عقیدت ہے۔

### مفتی صاحب اور پاس وعدہ:

مکتبہ نبویہ کے مدیر اور مجلس رضا کے سربراہ علامہ اقبال احمد فاروقی نے بیان کیا  
کہ غالباً ۱۹۵۰ء کی دہائی کا واقعہ ہے کہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب ایک اجلاس میں تشریف  
لائے۔ اور خلاف معمول فرمانے لگے کہ مجھے تقریر کے لئے پہلے وقت دیا جائے۔ تقریر کے  
فوری بعد تشریف لے گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے صاحبزادے کی وفات ہو گئی تھی  
اور میت ابھی گھر ہی میں تھی کہ وہ وعدہ پورا کرنے کے لئے جلسہ میں تشریف لے آئے اور  
اس ساتھ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ موجود علماء کے لئے ایفاء عہد کے سلسلے میں  
یہ رہنما مثال ہے۔

### مفتی صاحب کا خلاص:

۱۹۷۱ء میں راقم دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا۔ حضرت  
طریقت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب نے پہلی مرتبہ  
ہری پور میں یوم رضامنائے کا اہتمام کیا۔ راقم نے جامعہ نعیمیہ میں حاضر ہو کر مفتی محمد  
حسین نعیمی صاحب کی خدمت میں خطاب کے لئے گزارش کی۔ ساتھ ہی یہ عرض کر دیا کہ کسی  
مقرر کو اس لئے دعوت نہیں دی کہ ان کی خدمت کرنے کے لئے ہمارے پاس گنجائش نہیں

۱۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری 'علامہ مفتی حسن نعیمی علیہ الرحمہ (علی)  
۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ مفتی صاحب نے وعدہ کر لیا۔ یوم رضا کے موقع پر تشریف لائے۔ علامہ غلام رسول  
سعیدی 'شمارج مسلم بھی ساتھ تھے۔ دونوں حضرات نے خطاب کیا۔ کھانا کھانے کے بعد  
الاف میں معمولی سا نذرانہ پیش کیا۔ مفتی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب سے بھی اتفاق  
لے لیا۔ دونوں لفافوں میں کل نوے روپے تھے۔ فرمانے لگے آبدورفت کراہیے ساتھ  
روپے ہے اور میں روپے نکال کر واپس کر دیے۔ اصرار کیا تو فرمانے لگے۔

"مجھے اندازہ ہے کہ آپ نے کن مشکلات سے گزر کر یوم رضا کا اہتمام کیا

ہے۔ اس لئے میں روپے واپس لے لو۔"

خلاص نکلیہ ایسا مظاہرہ تھا کہ میں چاہوں بھی تو اسے فراموش نہیں کر سکتا۔

### غلط بات کا زبان سے انکار:

جامع مسجد عمرو دہ 'اسلام پورہ' لاہور میں میلاد شریف کا جلسہ تھا۔ راقم چونکہ اس  
مسجد میں خطیب ہے اس لئے وہاں حاضر تھا۔ ایک عالم نے تقریر کرتے ہوئے ایک شعر پڑھا۔  
جس کا معنوم یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حسن سے کیا نسبت؟

وہ محبوب زینا تھے یہ محبوب خدا نصیرے

مجھے یہ اندازہ گراں گزرا 'ناہم خاموش رہا۔ ان کے بعد پنجاب کونسل 'لاہور کے

چیرمین صاحب مائیک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ زمین ہوتی

نہ آسمان ہوتا نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتا بلکہ خدا بھی نہ ہوتا۔"

(استغفر اللہ)



”ہر شے ہی اگر مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محتاج ہے۔“  
یہ چیزوں کے نام گنوا کر کہنے لگے:

”اللہ تعالیٰ بھی حضور کا محتاج ہے۔“

یہ سن کر میرا پیٹ نہ صبر چھٹک گیا۔ میں نے مایک پر آکر کہا۔

”اگرچہ میرا تقریر کا پیرا گرام نہیں ہے تاہم دو تین ضروری باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔“

۱۔ قاری صاحب کی تلاوت قرآن کے دوران کچھ دوست ان کو نذرانہ پیش کرتے رہے ہیں۔ تلاوت کے دوران ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمد تن گوش ہو کر قرآن پاک سنیں بعد میں چاہیں تو نذرانہ پیش کر دیں۔  
۲۔ بعض شعراء یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی سرکار دو عالم حسن سے کیا ثابت؟

وہ محبوب و لیلا تھے یہ محبوب خدا غمیرے

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے شایان شان انداز نہیں ہے۔ وہ تو محبوبان عالم کا انتخاب تھے۔ اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم انتخابوں کا بھی انتخاب ہیں۔

۳۔ چیزیں صاحب نے کہا ہے کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ بھی نہ ہوتا۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ جس کے معدوم ہونے کا احتمال ہی نہیں ہے۔ اس پر عدم طاری ہی نہیں ہو سکتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود ممکن ہیں۔ اور ممکن کے نہ ہونے سے واجب الوجود کے وجود پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب سرکار دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور انجی پیدا نہیں ہوا تھا۔

چیزیں صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج ہے۔ اور آپ کی رحمت میں داخل ہے۔ حضور تو خود اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ رحمت تمام ہیں اور اس کے محتاج ہیں، کو کسی کا محتاج نہیں۔“

یہ سننے ہی چیزیں صاحب ہوتے اٹھا کر چلے گئے۔ پھر کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ ۲۰۰

گورنر پنجاب جامع مسجد عمر روڈ میں:

ایک دفعہ پنجاب کے گورنر میاں انظر صاحب جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد عمر روڈ آگئے۔ میں منبر پر بیٹھ کر تقریر کر رہا تھا۔ اسی طرح بیٹھا رہا۔ البتہ یہ ہوا کہ پہلے حقوق والدین پر گفتگو کر رہا تھا۔ پھر گفتگو کا رخ ان کی طرف کر دیا اور کہا کہ آپ نے لاہور کی سڑکوں پر ناجائز تجاویزات کے خلاف جو کارروائی کی ہے، وہ مستحسن اقدام ہے، ورنہ ٹریفک کے لئے بڑے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ نیز یہ بھی کہا کہ یہ ملک نظام مصطفیٰ کے نافذ کرنے کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے لاکھوں افراد شہید ہوئے۔ ہزاروں بہنوں کی عصمتیں لٹ گئیں۔ آپ کی حکومت کا فرض ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے غلا کا اہتمام کرے۔۔۔ اسی دوران ایک فوٹو گرافر آگیا۔ میں نے اسے مسجد میں فوٹو کھینچنے سے منع کر دیا۔ نماز کے بعد علاقے کے کونسلر بشیر خان صاحب گورنر صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو کھینچوانے لگے تو انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ میں نے صاف منع کر دیا۔ فاللحمد للہ علی ذلک۔ ۲۰۱



## گورنر ہاؤس کا دعوت نامہ:

نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں علماء لاہور کو گورنر ہاؤس بلایا گیا۔ مجھے بھی دعوت نامہ ملا۔ میں نے سوچا اسی ہائے گورنر ہاؤس اندر سے دیکھ لوں گا۔ اتفاق کی بات کہ وزیراعظم نہ آ سکے، ان کے دو وزیر صاحبان آئے۔ علماء کے خیالات سننے اور اس کے بعد چائے پیش کی۔ اسی دوران میں نے ایک وزیر صاحب صاحبہ "چوہدری محمد حسین کو کہا جناب آپ کی حکومت کو جرأت کا ثبوت دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا "آپ نے آج کا اخبار نہیں پڑھا؟۔۔۔ میں نے کہا "پڑھا ہے وزیراعظم صاحب نے امریکہ کے سامنے صفائی پیش کی ہے کہ ہم بنیاد پرست مسلمان یعنی کٹر مسلمان نہیں ہیں اس پر مفذرت کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔ اس پر دو بے مزہ ہونے اور رخ پھیر کر چلے گئے۔ ۲۲۰

## البریلویہ کا جواب:

۸۳-۸۸۳ء کی بات ہے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے مجھے فون پر بتایا کہ سمن آباد پر ویسٹ میجر طاہر القادری کی رہائش گاہ پر ایک میلنگ ہے تم بھی اس میں شرکت کرو۔ عشاء کے قریب وہ لاہوری دروازہ آئے اور اپنی گاڑی پر ساتھ لے گئے۔ وہاں قادری صاحب کے علاوہ ایک دو دوسرے افراد بھی تھے۔

موضوع سخن احسان الہی ظہیر کی کتاب "البریلویہ" تھی۔ نیازی صاحب نے فرمایا کہ اس کا جواب لکھا جانا چاہیے۔ قائل غور بات یہ ہے کہ کون لکھے؟۔۔۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ اہم کام مجھ ناواقف کے کندھوں پر ڈال دیا جائے گا۔ میں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی اور پیر سید محمد فاروق القادری کا نام پیش کیا۔ لیکن نیازی صاحب اور قادری صاحب نے کہا کہ یہ کام تمہیں ہی کرنا چاہیے۔

قادری صاحب نے کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں خود "البریلویہ" کا جواب لکھتا۔ اسی نشست میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کام کے سلسلے میں آپ میرے ساتھ پچاس نشستیں بھی رکھ سکتے ہیں۔ آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب ہوتا ہے کہ اگر ان کے پاس پچاس نشستوں کا وقت تھا تو انہوں نے اتنا وقت "البریلویہ" کا جواب لکھنے کے لئے کیوں نہ صرف کر دیا۔

واپس آنکر میں نے سوچا کہ یہ جماعتی کام میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اگر میں کچھ لکھتا ہوں تو اسے شائع کون کرے گا؟ مجاہد ملت تو پھر خبر بھی نہیں لیں گے۔ ان کے پاس اتنی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ یہ صورتحال جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مجلس رضا لاہور کے سامنے رکھی تو انہوں نے کہا آپ جواب لکھیں، ہم مجلس رضا کی طرف سے شائع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال تھی۔ تین سو صفحات پر مشتمل "اند میرے سے اچالے تک" کے نام سے کتاب لکھی جس میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر لگائے گئے الزامات کا منہایت مثبت انداز میں جواب لکھا گیا۔ میرے پیش نظر کلچرل اور یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو غیر جانبدارانہ انداز میں حقائق کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ اس کوشش کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی۔ اور انصاف پسند حضرات نے اسے کامیاب کوشش قرار دیا۔ ایک دوست نے کہا کہ آپ کی یہ تصنیف "ماستر پیس" ہے۔

البتہ "البریلویہ" کے طبع و تشہیر بھرے انداز سے واقف حضرات نے شکایت کی کہ اس کے جواب میں اتنا وسیع الجہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کا تبصرہ تھا کہ "زبانے دار نہیں ہے"۔

مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی مدظلہ نے اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے کچھ عرصہ بعد فون کیا کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ کتاب ملاحظہ کی ہے، وہ تمہیں پانچ چھ ہزار روپے کا چیک عنایت کر کے تمہاری عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا نورانی مالوں جہون میں حیرانگاز احمد باغی کی کوٹھی میں تشریف فرما ہیں، تم وہاں پہنچ جاؤ۔



طیارے میں راولپنڈی سے سوار ہوا تو دیکھا کہ پیر صاحب تشریف فرما ہیں۔ حسب معمول بڑی شفقت سے ملے۔ جب طیارہ مظفر آباد کے سڑک نمرون وے پر اترا تو میں بریف کیس اپنی آغوش میں رکھے ہوئے اپنے سیٹ پر بیٹھا رہا کہ پیر صاحب گزرتے جائیں۔ پیر صاحب گزرنے لگے تو کہنے لگے یہ بریف کیس مجھے دے دو میں اٹھالیا ہوں۔ وہ یہ الفاظ رسمی طور پر نہیں کہہ رہے تھے بلکہ یوں لگتا تھا کہ بچ بچ اٹھا کر لے جائے بغیر نہیں مانیں گے۔ وہ تو یوں خیریت رہی کہ آپ کے خادم خاص مولانا مسعود احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں اٹھا لیتا ہوں تب آپ تشریف لے گئے۔ ۲۲۰

اب ڈھونڈ انہیں:۔۔۔

۱۸ رمضان المبارک کو صبح آٹھ بجے پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نقاہت کا یہ عالم تھا کہ دو غلاموں نے پکڑ کر اٹھایا۔ اس کے باوجود پیر صاحب نے کھڑے ہو کر ملاقات کی اور درمی کے اوپر بچھے ہوئے مصلیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر بیٹھو۔ میں احتراماً درمی پر بیٹھ گیا تو باصرار مصلیٰ پر بٹھایا۔ میں نے ایک کتاب ”معمولات اعلیٰ سنت“ پیش کی۔ خیال یہ تھا کہ ناسطل کے علاوہ چند صفحے الٹ پلٹ کر دیکھیں گے اور کتاب ایک طرف رکھ دیں گے۔ لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ انہوں نے پہلے تو فرست دیکھی پھر ابتداً یہ پڑھنا شروع کیا اور مسلسل کئی صفحے پڑھتے چلے گئے۔ حالانکہ ناسازی طبع کی بنا پر ڈاکٹروں نے زیادہ مطالعہ سے منع کر رکھا تھا، لیکن یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے پیاسے کو مست انتظار کے بعد جام شیریں میسر آیا ہو۔ اسی دوران پیر صاحب کچھ گفتگو کرنے لگے تو خادم نے موقع غیبت جان کر کتاب اٹھا کر ایک طرف رکھ دی۔

صاحبزادہ علامہ امین العہدات مدظلہ کے خسر سیکلوت سے

میں نے سوچا کہ اگر نورانی صاحب مجھے چیک عنایت کرنا چاہتے ہیں تو وہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی بھیج سکتے ہیں، میں کہیں پیر صاحب کی کوٹھی تلاش کرتا پھروں گا۔ پھر اگر میں وہاں پہنچ بھی جاتا ہوں تو کسی نے پوچھا کہ کس طرح آئے ہو؟ تو کیا کہوں گا کہ چیک لینے آیا ہوں۔ میں نے ملے کیا کہ وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟

ایک دو روز کے بعد مولانا نیازی صاحب نے فون کیا اور پوچھا کہ آپ نورانی صاحب سے کیوں نہیں ملے؟ میں نے کہا کہ میرے پاس کوٹھیں کا انتظام نہیں تھا۔ نیازی صاحب نے کہا کہ مولانا نورانی پانچ چھ ہزار کا چیک دے کر آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے، مجھے چاہیے تھا کہ میں خود آپ کو ساتھ لے جاتا، بس بات ختم ہو گئی اور میں ان دو جملوں کے فرق پر غور کرتا رہا کہ ”وہ آپ کی عزت افزائی کرنا چاہتے تھے“۔۔۔ اور ”وہ آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے“۔۔۔ ۲۲۰

کئی دوستوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں شہباز شریف نے البریلویہ کا جواب لکھنے والے کو گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا ہے، آپ نے البریلویہ کا جواب لکھا ہے تو میں صاحب سے رابطہ کر کے گولڈ میڈل کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟

ایسے خطرات کو میں کیا کہتا؟ انہیں خود سوچنا چاہیے کہ جو شخص اپنی درویشانہ افتاد طبع کی بنا پر مولانا نورانی سے چیک وصول نہ کر سکا حالانکہ وہ دینے کے لئے تیار تھے تو وہ میاں صاحب ایسے لوگوں سے گولڈ میڈل کا تقاضا کیسے کر سکتا ہے؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاجتوں کو اپنی بارگاہ سے ہی پورا فرمائے۔ (آمین!)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری:

۲۸ نومبر ۱۹۹۸ء کو مظفر آباد میں حکومت آزاد کشمیر نے سیرت کاغذیں منعقد کی۔ جس میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کو ضیاء النبی پر ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ۲۷ نومبر کو راقم کو



تشریف لائے ہوئے تھے، انہیں مخاطب کر کے فرماتے گئے ”کہ ان کے صاحبزادے یہاں پڑھتے ہیں، اس سے بڑھ کر ہماری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کہ یہ اس کی تعلیم سے مطمئن ہیں۔“

راقم اجازت لے کر آپ کے کمرے سے باہر نکلے گا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ دو خادموں کا سہارا لئے ہوئے رخصت کرنے کے لئے دروازے پر آرہے ہیں۔ اس وقت یہ بات خیال میں بھی نہیں آئی کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس وقت حافظ شیرازی کا یہ شعر یاد آرہا ہے۔

دھست فرس الوصال دما شعرا  
گو حافظ غزل لہائے فراقی ۲۵۔

پیر صاحب کی غیرت ایمانی:

پیر محمد کرم شاہ صاحب کے شاکر و رشید مولانا علامہ کریم سلطانی زید مجدد سناتے ہیں۔ کہ پیر صاحب اپنے والد ماجد کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد مریدین کے ایک گلاؤں میں گئے۔ کھانا کھانے کے دوران ایک شخص نے بیان کیا کہ راولپنڈی کے مولوی غلام اللہ خان کا ایک شاکر و چند روز پہلے یہاں تقریر کر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو آپ کا کیا اختیار باقی رہا؟ اگر میں آپ کے جسد اقدس پر چٹکی لوں تو آپ میرا کیا بازو سکتے ہیں؟ (نمود پٹھ) اس شخص نے ریکارڈ کی ہوئی تقریر بھی سنا دی، پیر صاحب نے ہاتھ کا قلم واپس دست خوان پر رکھ دیا۔ اور حکم دیا کہ گلاؤں کے تمام لوگوں کو جمع کرو۔ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے پورے جہال کے ساتھ خطاب کیا اور فرمایا:

”گلاؤں والو! تم کافر ہو گئے ہو اور تمہارے نکلج ٹوٹ گئے ہیں، ایک شخص

تمہارے گلاؤں میں آکر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنا رہا اور تمہاری غیرت ایمانی بیدار تک نہ ہوئی۔“ ۲۶۔

حضرت مفتی شریف الحق عظمیٰ کی دعا:

حضرت سید محمد شاہ دولہا بخاری قدس سرہ جامع مسجد حیدری، گھارا در کرچی کے درس میں ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء کو رات پانے بارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک مقالہ بصورت تقریر پیش کیا۔

”کرامات اولیاء اور بعد از وصال استمداد“

اس کے بعد مولانا مفتی شریف الحق امجدی مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”مجھ سے پہلے رئیس القلم مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری تقریر کر رہے تھے، وہ تقریر کے بھی بادشاہ ہیں، تقریر کے بھی بادشاہ ہیں، تدریس کے بھی بادشاہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو روحانیت کے بھی بادشاہ ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک کرے۔ آمین۔ ۲۷۔

ملک التحریم علامہ ارشد القادری کے کلمات تکریم:

علامہ ارشد القادری مکتبہ قادریہ پر تشریف لائے۔ مفتی محمد خان صاحب بھی موجود تھے۔ کہنے لگے۔

”ہندوستان میں جس پاستلی عالم کی تحریرات کو سب سے زیادہ توجہ اور تحسین سے پڑھا جاتا ہے وہ یہ (شرف صاحب) ہیں، اور میں تو ان کا عاشق ہوں۔۔۔۔۔ ہندوستان میں لوگ جامعہ نظامیہ رضویہ کو آپ کی وجہ سے

۲۶۔ محمد عبدالکیم شرف قادری، علامہ دانش و رہبان کی آبرو، مشولہ اجالوں کا نقیب، ص ۲۶، ۲۷، مبلوہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء۔

۲۷۔ کلنی یادداشت، ص ۱۹، نمبر ۱۳۱، اگست ۱۹۹۶ء مبلوہ کہ علامہ صاحب۔

۲۵۔ محمد عبدالکیم شرف قادری، علامہ دانش و رہبان کی آبرو، مشولہ اجالوں کا نقیب، مرتبہ عمران حسین چوہدری، ص ۲۳، مبلوہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء۔



جانتے ہیں۔۔۔ ”من عقائد اہل السنۃ“ نے آپ کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔“ ۲۸۔

### زیست القراء قاری غلام رسول مدظلہ کا مشاہدہ:

قاری غلام رسول صاحب مدظلہ کے استقبالیہ پر دارالقرآن نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ یکم جون ۱۹۹۳ء کو قاری صاحب نے پہلی مرتبہ ریڈیو پر تلاوت کی۔ آج ۲۰۱۶ سال پر رے ہو گئے۔

قاری صاحب نے کہا میں جس ملک بھی گیا ہوں۔ وہاں حدیث فقہ عقائد کی جو بھی کتاب دیکھی اس پر ترجمہ، تفسیر یا تقریظ کسی نہ کسی حوالے سے شرف صاحب کا اس کے ساتھ تعلق پایا۔“ ۲۹۔

### ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے ایک ملاقات:

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو مکتبہ قادریہ داتا دربار تشریف لائے۔ اسلام آباد ایک میٹنگ میں کسی نے دینی مدارس کے عربی میں کام کرنے کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر ظہور احمد صاحب نے مایوسی کا اظہار کیا۔ پوچھا کہ کوئی کام کر رہا ہے؟ تو انہوں نے آپ (شرف صاحب) کا نام لیا۔

ایک شخص نے پوچھا ”آپ کا مسلک کیا ہے؟ تو میں نے کہا ”میرا عقائد انا بریلوی مسلک سے متعلق ہے“ اس نے کہا ”یہ تو نالائق اور جاہل لوگ ہیں۔“ میں نے کہا ”میں نے غور و فکر کے بعد یہ مسلک اختیار کیا ہے۔ بے علم ہونے سے یہ کب لازم ہے کہ ان کا عقیدہ بھی غلط ہو۔ اتقوا فراسدہ المؤمنین“ حدیث ہے ”نور فراست تحریک پاکستان اور تحریک

۲۸۔ قلمی یادداشت، ص ۳۲، محرمہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹۹۷ء مملوک علامہ صاحب

۲۹۔ قلمی یادداشت، ص ۳۹، محرمہ ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۸ء مملوک علامہ شرف صاحب۔

”شکرم کے موقع پر انہی بے علم لوگوں میں پایا گیا۔ عرب میں پڑھے لکھے کم تھے۔“ حقیقتاً آپ نے کہا ”۱۲“ علی حضرت نے نعت میں وہابیوں کو مخاطب کیا ہے ”نعت میں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے عرض کیا ”حضرت حسان نے ابوسفیان کو مخاطب کیا ”نعت میں صحابہ کا تتبع دینا چاہیے۔“ ۳۰۔

### اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کی توفیق دے:

قالہ ”۱۹۹۳ء کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ معتمد جامعہ مظفریہ ضلع سہ ماہی والہ پور والہ پور نے اپنی شادی میں شرکت کی دعوت دی۔ راقم نے حضرت مولانا فضل حق ہندیاوی مدظلہ العالی سے دس روپے قرض لئے ”علامہ غلام رسول سعیدی اور علامہ عطاء محمد قادری کے ہمراہ میانوالی چاکر شادی میں شرکت کی اور دس روپے حضرت علامہ کی خدمت میں بطور نذر پیش کر دیئے۔

روزِ مرد کی ضروریات کے لئے مولانا عطاء محمد قادری سے بھی دس روپے قرض لئے ہوئے تھے۔ ایک دوکاندار سے چینی اور چائے کی جتنی قرض لیتا رہا تھا۔ اس کے بھی سات آٹھ روپے ادا کر لئے تھے۔ ایک دن اس دوکاندار کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کا نام حسن تھا۔ ایک دوسرے دوکاندار نے بطور تذکرہ بیان کیا کہ میں نے ذکوۃ فنڈ میں دینے کے لئے کچھ کپڑے نکالے ہوئے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ مجھے ذکوۃ دے دے تو قرض ادا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال تھا۔ ضمیر نے غلامت کی کہ اگر خواہش ہی کرنی ہے تو یہ خواہش کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے تو میں دوسروں کو ذکوۃ دوں۔ یہ آرزو کیوں کرتے ہو کہ دوسرے لوگ مجھے ذکوۃ دیں۔ یہ سوچ بچار چند لمحوں میں اندر ہی اندر ہو گئی، کوئی بات زبان پر نہیں آئی۔

۳۰۔ قلمی یادداشت، ص ۱۳، محرمہ ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۵ء مملوک علامہ شرف صاحب







مذکرہ کے لئے ایک مقالہ لکھیں۔ جس کا عنوان ہے۔

”اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام“

اس سلسلے میں ضروری مواد کی تلاش اور حاصل کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ تاہم ایک ماہ کی تک دو دو کے بعد مجھے مقالہ لکھنے میں کامیابی ہو گئی۔

ایک جگہ مقام کی مناسبت سے میں نے یہ لکھ دیا کہ حضرت داماد صاحب کے مزار شریف پر بعض لوگ سجدہ کرتے ہیں۔ بعض رکوع کی حد تک جھک کر سلام کرتے ہیں نیز مسجد میں جماعت کھڑی ہو جاتی ہے اور کچھ لوگ مزار شریف کے ساتھ چمٹ کر کھڑے رہتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے اور محکمہ اوقاف کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ان حرکتوں سے منع کرے۔

۱۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو میں مجلس مذکرہ میں پہنچ گیا۔ وہاں محکمہ اوقاف کے سیکرٹری اور دربار داماد صاحب کے ایڈمنسٹریٹر خطیب صاحب اور دیگر حضرات موجود تھے۔ مغرب کے بعد مجلس مذکرہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد ایک پارٹی نے نعت شریف پڑھی۔ چونکہ ان پر نوٹ برس رہے تھے اس لئے انہوں نے خوب دل جمعی سے نعت پڑھی۔

حضرت علامہ مقصود احمد صاحب خطیب مسجد داماد صاحب نے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر پروفیسر غلام سرور رانا اور راقم الحروف کو کہا کہ آپ کو مقالہ پڑھنے کے لئے دس دس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

اور نعت خواں پارٹی نے پھر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا

صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

وعلی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

خطیب صاحب نے پوچھا کہ اب یہ کیا پڑھنے لگے ہیں؟ بتایا گیا کہ داماد صاحب کی منقبت پڑھیں گے۔ اب منقبت کو کون روکتا؟ البتہ مقالہ نگاروں کو خوشخبری سنائی گئی کہ آپ کو پانچ پانچ منٹ ملیں گے۔

اور محکمہ اوقاف کی طرف سے مجھے ہوئے مقالات تقسیم کئے گئے جو اس سال لکھے گئے تھے۔ میں نے اپنا مقالہ دیکھا تو اس میں سے مزار شریف پر سجدہ کرنے والوں سے متعلق طور بحث دی گئی تھیں۔ جب مجھے مقالہ پڑھنے کے لئے وقت دیا گیا تو میں نے مائیک پر کھڑے ہو کر کہا:

”حضرات! وقت اتنا کم ہے کہ اس میں مقالہ پڑھ کر سنایا نہیں جاسکتا۔ پھر

مقالات شائع کر کے محکمہ اوقاف کی طرف سے تقسیم کر دیئے گئے جو آپ

ملاحظہ فرمالیں گے۔ البتہ دو تین منٹ میں چند ضروری باتیں آپ کے

سامنے بیان کرنا ہوں“

اور وہ باتیں جو مقالے سے حذف کر دی گئی تھیں وہ مائیک پر زبانی بیان کر دیں۔

اس جہالت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد مجھے کبھی مجلس مذکرہ میں مدعو نہیں کیا گیا۔

خیر میں کون ہوتا ہوں اعتراض کرنے والا؟ تاہم اتنا تو عرض کر ہی سکتا ہوں کہ اگر آپ نے مجلس مذکرہ کو محفل نعت ہی بنانا ہو تو مقالہ نگاروں سے مقالات لکھوانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اگلے سال ۱۳۱۷ھ / ۱۹۹۶ء کی مجلس مذکرہ میں تو مجھے دعوت نہیں دی گئی البتہ عرس

شریف کے پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں حسب معمول اسٹیج پر حاضر ہوا۔ جب کافی دیر

تک مجھے تقریر کے لئے نہیں بلایا گیا تو میں نے دعوت نامہ کھول کر دیکھا تو یہ راز کھلا کہ میرا

نام مقررین میں نہیں بلکہ مہمانان خصوصی میں لکھا ہوا ہے۔ میں اسی وقت اٹھ کر چلا آیا۔

اس کے بعد بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم عوام الناس کے مزاج کے موافق مسائل تو خوب لکھ

لکھ کر سناسکتے ہیں اور جو مسائل ان کے مزاج سے میل نہ کھاتے ہوں ان کا بیان کرنا نام

دوسروں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر اصلاح ہوگی تو کیسے؟



کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟

ہمارے ہاں فوٹو بنانے اور بنوانے کا رجحان بہت بڑھ چکا ہے۔ یہاں تک کہ ختم قرآن پاک اور ختم بخاری شریف ایسی تقریبات میں علماء اور مشائخ کی موجودگی میں آزادانہ تصویریں اور فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والوں کے بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلکہ یہاں تک ارشاد ہے۔

لعن اللہ المصوِّرین

”اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائے“

۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بینکویٹ ہال، غوث الاعظم روڈ گلبرگ میں حضرت ڈاکٹر سید مظاہر اشرف مدظلہ نے اپنی کتاب ”اصول الطہارین فی طریق الحق والدين“ کی تقریب رونمائی کی۔ جس میں ریاضہ و جلسہ سید شمیم حسن شاہ کے علاوہ علماء کرام بھی تشریف فرما تھے۔ مجھے اللہ کے خیال کی دعوت دی گئی تھی جب مائیک پر آیا تو فوٹو گرافر کو کہا کہ میری تصویر نہ بنائیں۔ جب پروگرام ختم ہوا اور میں اسٹیج سے نیچے اترنے لگا تو ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ

”میرا تعلق پاکستان ٹیلی ویژن سے ہے۔ آپ نے تصویر لینے سے منع کیا تھا کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟“

میں نے کہا کہ ”ہاں بالکل نہ دکھائیں“

شاید اس کا خیال ہو گا کہ لوگ تو جتن کرتے ہیں کہ ان کی تصویر ٹی وی پر دکھائی جائے اور جس کی تصویر ٹی وی پر آجائے اسے مبارکبادیں دی جاتی ہیں۔ اس لئے میں کہوں گا کہ میری تصویر ٹی وی پر ضرور دکھائیں اگر میں ایسا کہتا تو یہ دو غلاظتوں کی بری مثال ہوتی۔“

ایمان الہی (۱):

عمرہ ہوا میں اپنی بڑی بیٹیہ سے ملنے ان کے گھڑوں جانا چاہتا تھا۔ ہر محل سے بندھیلوں والی جانے والی سڑک پر چک نمبر ۲۵ کی پلی پر اتر کر آگے تین میل پیدل راستہ تھا۔ لیکن جب میں اس پلی کے پاس پہنچا تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ ہاتھ لہاتھ بھٹائی نہ دیتا تھا۔ مجھے تشویش ہوئی کہ اس اندھیرے میں تین میل کا فاصلہ کس طرح طے کروں گا؟ راستے میں دیہاتوں کے کتے خلاصی نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ مولا ابراہیمؑ اس وقت تو نہ کوئی سواری ملے گی اور نہ ساتھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت سے امداد کی درخواست کی، وہ قبولیت کی گھڑی تھی یا دل کی گہرائی سے مانگی ہوئی دعا کی برکت تھی کہ جب میں بس سے اتر کر سڑک کی دوسری جانب گیا تو مجھے گھپ اندھیرے میں یوں محسوس ہوا کہ کوئی پیچھے آرہا ہے۔

میں نے پوچھا کہ ”بھئی آپ کون ہیں؟ اور کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ”ہم چک نمبر ۲۸ جا رہے ہیں“ میں نے کہا کہ ”میں نے بھی وہیں جانا ہے“ مجھے بھی ساتھ لے چلو“ دو مجھے ساتھ لے گئے اور میرے ہنونی کے دروازے تک پہنچا کر اپنے گھر گئے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبین کی امداد (۲):

اسی طرح ایک دفعہ اوکاڑہ دیپالپور روڈ پر مغرب کے بعد نماز جا رہا تھا۔ تین میل پہنچی سڑک پر باکر چک نمبر ۵۵ پہنچا تھا۔ اندھیرا لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا۔ اتنے میں ایک نوجوان لڑکے نے میرے پاس آکر سائیکل روک دی اور کہنے لگا ”کہاں جانا ہے؟“ بتایا کہ ”چک نمبر ۵۵ جانا ہے“۔ اس نے مجھے کہا ”سائیکل پر بیٹھ



جائیں۔" اور چک نمبر ۵ کے پاس امانت کر آگے چلا گیا۔ اسی راستے پر اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی ہاربا آنے جانے کا اتفاق ہوا مگر کبھی بھی کسی نے ایسی سرکاری نہیں کی۔

ذکر فضل اللہ بؤ تہ من بشاء والحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت:

۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء۔۔۔۔۔ آج مولانا اول شاہ صاحب نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہارے اوپر دھاگوں کا جال پڑا ہوا ہے۔ اسنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرف تشریف لارہے ہیں۔ جوں جوں قبوب تشریف لاتے گئے 'جال' سکڑتا رہا یہاں تک کہ ایک رسی کی طرح رہ گیا۔

ان دنوں میری اہلیہ محترمہ اتنی بیمار تھیں کہ خود اٹھ کر چل پھر بھی نہ سکتی تھیں۔ اس واقعہ کے بعد بیماری میں افتادہ ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے تندرست ہو گئیں۔ والحمد للہ تعالیٰ علی ذلک۔

حضرت داتا گنج بخش کا کتبہ مزار:

یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو حضرت علامہ مقصود احمد مدظلہ خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش نے ٹیلی فون کیا اور کہنے لگے

"آپ کو داتا صاحب نے بلایا ہے۔"

میں نے پوچھا "کس لئے؟"

تو انہوں نے کہا "آنے پر پتہ چلے گا۔" دو مرتبہ دن حضرت داتا صاحب کے مؤذن مجھے دربار شریف کے ایڈمنسٹریٹر جناب سید فاروق شاہ صاحب کے کمرے میں لے گئے۔ انہوں نے بتایا:

"کہ داتا صاحب کے مزار شریف کا کتبہ بہت پرانا ہو چکا ہے ہم چاہتے ہیں کہ نیا لگا دیا جائے۔ اس سلسلے میں کتبہ پر لکھی ہوئی عبارت پر نظر ثانی کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں کچھ غلطیاں ہیں۔"

اسنے میں ڈاکٹر محمد افضل رہنمی نے جو اس وقت ڈائریکٹر مذہبی امور محکمہ اوقاف تھے ۲۲ گئے۔ انہوں نے کچھ عبارت لکھی ہوئی تھیں۔ میں نے بھی عبارت لکھ کر ایڈمنسٹریٹر صاحب کو پیش کر دی۔

چند دنوں بعد ۱۳ اپریل ۱۹۹۶ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں ڈاکٹر ظہور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا "ظہوری صاحب! میں نے آپ کی لکھی ہوئی عبارت پر دستخط کر دیئے تھے"

چنانچہ وہی عبارت حضرت داتا صاحب کے کتبہ مزار پر کندہ ہے۔ والحمد للہ تعالیٰ علی ذلک

مدینہ منورہ میں سلامِ رضا:

۱۵ جون ۱۹۹۳ء۔۔۔۔۔ مدینہ طیبہ میں جناب شیخ عارف مدنی مدظلہ العالی (مجلسِ رضا

لاہور کے پہلے صدر) نے فرمائش کی کہ امام احمد رضا بریلوی کا پورا سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریکارڈ کرا دو تاکہ میں وقتاً فوقتاً سنتا رہوں۔ میں نے اس بات کو غنیمت جانا کہ میں تو پاکستان چلا جاؤں گا اور میری آواز میں سلامِ مدینہ طیبہ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا رہے گا۔ چنانچہ پورا سلام تحت اللفظہ ریکارڈ کرایا۔ ۳۱

## محمد طفیل ایڈیٹر "نقوش" لاہور:

"شرف صاحب آپ کو مبارک ہو۔۔۔ پوچھا  
"کس بات کی؟"۔۔۔ کہنے لگے۔

"آپ کا مضمون ایک بہت بڑی کتاب میں شائع ہوا ہے۔۔۔ پوچھا۔  
"کس کتاب میں؟"۔۔۔ کہنے لگے "نقوش" میں۔"

مجھے ان کی باخبری پر تعجب ہوا کہ "نقوش" کی وہ جلد چند روز پہلے پھپ کر مارکیٹ میں آئی  
ہے اور اس کی فہرست میں مقالہ نگار کا نام بھی نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے  
پوری جلد کھٹال ڈالی ہے۔

دہی جلد جب دوبارہ چھپنے لگی تو محمد طفیل صاحب نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا اور کہنے  
لگے کہ

"آپ کے مقالے کے بارے میں تین چار افراد نے مجھے شکایت کی ہے کہ یہ  
آپ نے کیا شائع کر دیا ہے؟ میں نے یہ کاپی روک رکھی ہے آپ اس میں  
تبدیلی کر دیں۔"

ہوا یہ کہ علامہ نبیہانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر جو مقالہ راقم نے لکھا تھا اس میں ابن  
نبیہ، ابن قیم، ابن عبد الوہاب نجدی، محمد عابد، رشید رضا، مدبر المنار اور جمال الدین  
افغانی کے بارے میں علامہ نبیہانی کے تاثرات نقل کر دیئے تھے جو کچھ لوگوں کو پسند نہ آئے  
تو انہوں نے محمد طفیل صاحب سے شکایت کی اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دوسرے لوگ  
کتنے باخبر اور فعال ہیں۔ نہ صرف چھپنے والے لٹریچر پر نظر رکھتے ہیں بلکہ اس کے لکھنے اور شائع  
کرنے والے سے رابطہ کر کے تبدیلی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔

میں نے انہیں دو صفحے کا نیا مضمون لکھ دیا جو انہوں نے دوسری جلد میں شائع کر دیا۔  
پہلا اور دوسرا مضمون "دونوں" برکات آل رسول" اور "شواہد الحق" کی ابتداء میں شائع  
کر دیئے گئے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے مجھے یاد کیا اور فرمائش یہ کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

"نقوش" لاہور کے ایڈیٹر محمد طفیل اردو بازار میں پیر اخبار کے قحب اپنے دفتر  
میں بیٹھے تھے۔ بڑے نستعلیق و نسخ دار اور خوش اخلاق۔ جب ملاقات ہوتی چائے پانی  
ضرور قاضی کرتے۔ گفتگو بڑے شائستہ اور دلچسپ انداز میں کرتے۔ میری ان سے ملاقات  
جناب محمد عالم علیہ حق بد غلہ کے توسط سے ہوئی۔ وہ "نقوش" میں پروف ریڈنگ کا کام  
کرتے تھے۔

طفیل صاحب جرائد کی دنیا میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ انہوں نے یہ روایت اپنائی  
تھی کہ ہر شمارہ خصوصی نمبر ہو گا اور سینکڑوں صفحات پر مشتمل۔ بعض شمارے تو کئی کئی  
جلدوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ رسول نمبر کی تیرہ ضخیم جلدیں شائع کیں۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ  
قرآن پاک پر بھی اتنی ہی جلدیں شائع کریں گے۔ بلکہ ان کا پروگرام تو یہ بھی تھا کہ صحیفہ  
عثمانی، وہ قرآن پاک جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید  
ہوئے تھے حاصل کر کے اس کا فوٹو شائع کیا جائے۔

"نقوش" رسول نمبر کی ابتدائی جلدوں میں راقم کے دو مقالے نبی اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کے حوالے سے شائع ہوئے تھے۔

پیر حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب شفا شریف

بنی علامہ یوسف بن اسماعیل نبیہانی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد طفیل صاحب کا طریقہ یہ تھا کہ فہرست میں صرف مقالات کے نام درج کرتے  
تھے۔ مقالہ نگاروں کے نام درج نہیں کرتے تھے۔ البتہ جہاں سے مقالہ شروع ہوتا وہاں  
مقالہ نگار کا نام درج کر دیتے تھے۔

جس جلد میں راقم کا مقالہ شائع ہوا اسے شائع ہوئے چند دن گزرے تھے کہ اردو  
بازار میں عثمانی کتب خانہ کے مالک مولوی محمد بشیر (ال حدیث) ملے۔ کہنے لگے۔



و مسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے ۱۶ وفود کا تذکرہ سیرت ابن ہشام میں کیا گیا ہے اس سے  
کا ترجمہ کر دیجئے۔ میں نے ترجمہ کیا اور ان سے دریافت کیا کہ "سیرت طیبہ کی دو سو سی  
کتبوں کے حوالے سے مزید وفود کا تذکرہ کر دیا جائے تو کیا رہے؟" انہوں نے کہا "ہم  
رہے گا۔۔۔" راقم نے چھین مزید وفود کا تذکرہ لکھ دیا جو نقوش میں چھپا۔ ان ۲۲ وفود کا  
تذکرہ راقم کی تصنیف "مقالات سیرت طیبہ" میں بھی چھپ چکا ہے۔

پھر ایک دن ان کا دلچسپ دعوت نامہ موصول ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا:

"۲۱ اپریل ۱۹۸۴ء کو تشریف لائیں اور مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز  
دیکھیں کہ جل شانہ نے مجھے ایک خوشی کا موقع عنایت فرمایا ہے۔۔۔"

اس دن میرے بیٹے پر دیز طفیل کی دعوت ویر ہے جس میں آپ کی  
شرکت میرے ایک مہربان دوست کی حیثیت سے ضروری ہے۔ تاکہ کتاب  
دل میں آپ کے ایک اور احسان کا اندراج ہو۔

آپ کو یاد کرنے والا آپ کا ایک دیرینہ دوست محمد طفیل کہ جو رسالہ  
"نقوش" کا ایڈیٹر ہے۔ اور ۱۳۹۹ء۔ نئے مسلم ٹاؤن لاہور میں قیام پزیر  
ہے۔"

یہ طرح وار اور پر کشش دعوت نامہ پڑھ کر میں نئے مسلم ٹاؤن پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دور  
دراز تک ٹینٹ لگے ہوئے ہیں جن کے اندر سے روشنی اور جینڈی کی آواز آرہی ہے۔ محمد  
طفیل صاحب کیٹ پر کھڑے ہوئے حسب سابق خوش اخلاقی سے ملے اور اندر اشارہ کرتے  
ہوئے کہنے لگے "تشریف لائیے۔۔۔" میں شاید اپنے خیالوں کی رو کے ساتھ چلتا ہوا چند گز  
پنڈال کے اندر گیا ہوں گا کہ اچانک میری نظر گرد و پیش پر پڑی۔ میں پریشان ہو گیا کہ میں  
کہاں آ گیا ہوں؟ بیگمات زرق برق لباس پہنے، ننگے منہ اور ننگے سر پات چیت اور ہنسی مزاح  
میں مصروف تھیں اور تیز لائٹ میں ان کی مووی بن رہی تھی۔

میں نے عالییت اسی میں جانی کہ دور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور آس پاس طائرانہ

طرز دانی کہ ممکن ہے کوئی عیسا نظر آجائے، لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے سوچا کہ طفیل  
صاحب نے تو دعوت نامے میں لکھا تھا کہ "مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز دیکھیں۔۔۔" یہ  
ان سجدہ ریزی ہے؟ جلد ہی میں اس نتیجے پر پہنچا کہ واپس چلنا چاہیے چنانچہ میں اٹھ کر  
واپس آ گیا۔

ایک دو روز بعد محمد عالم عطار حق صاحب ملے تو میں نے انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ چند  
دلوں کے بعد وہ دوبارہ ملے تو کہنے لگے کہ:

"میں نے طفیل صاحب سے جملہ سے تاثرات کا ذکر کیا تھا تو وہ کہنے  
لگے "کیا انہوں نے مجھے بھی مولوی سمجھ لیا تھا؟"

تب مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ تمام ترقیبوں کے باوجود مسٹر کامواری سے  
اصلی فاصلہ ختم نہیں ہو سکتا اور یہ کہ مولوی اور مسٹر کے "سجدہ ریز" ہونے کے الگ الگ  
انداز ہیں۔

طفیل صاحب کی خوبی یہ تھی کہ میرے ایک دو مقالے "نقوش" رسول نمبر کی ایک  
جلد میں شائع ہوئے۔ انہوں نے صرف وہی جلد نہیں بلکہ دو سری جلدیں بھی بغیر طلب کئے  
بجوا دیں۔ ان کا ایک مکتوب ملاحظہ ہو:

"برادر م شرف صاحب!

تین نئے نمبر حاضر کر رہا ہوں۔ شمارہ کا نمبر فائل دیکھ کر بتاؤں گا فائل  
گھر پر ہے!۔۔۔ انشاء اللہ قرآن نمبر پر بھی باہم مشورے ہوں گے۔

محمد طفیل۔ ۲۲

بسم اللہ الغفران کی تدوین و اشاعت:

ڈاکٹر محمد مبارز ملک (پروفیسر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور) ۱۹۸۹ء میں وزٹنگ



شاہ کے سکریٹری سے رابطہ کر کے انہیں شکایت کی کہ سعودی عرب میں ہم پر ناروا  
 سبوتاہ کی جاتی ہیں۔ ہمارے ترجمہ قرآن پاک کنز الایمان پر پابندی ہے۔ سیکرٹری نے کہا کہ  
 آپ کے علماء سعودی عرب آکر ہمارے علماء سے جہولہ خیال کریں اور انہیں حقیقت حال  
 سے آگاہ کریں۔ اس لئے ہمارا پروگرام کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے (یعنی  
 مغربی) علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو سعودی عرب جاکر وہاں کے علماء سے گفتگو  
 کرے۔ اس وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کے علاوہ تم بھی شامل ہو گے۔

میں نے عرض کیا کہ زبانی طور پر ایسی چوڑی گفتگو نہیں ہو سکتی۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ  
 چند موضوعات منتخب کر کے مختلف علماء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ وہ ان موضوعات پر عربی  
 زبان میں حاصل مطالعہ قلمبند کر لیں۔ یہ تحریرات سعودی علماء کو پیش کر دی جائیں وہ ان کا  
 مطالعہ کر لیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو زبانی گفتگو کر لی جائے۔

میں نے دو موضوعات اپنے ذمہ لئے:

۱۔ علم غیب، ۲۔ توسل

دواڑ حاتی ماہی محنت کے بعد میں نے دو مقالے تحریر کر لئے۔

۱۔ مدہنتہ العلم (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔ حول بحث التوسل

قیادت کی طرف سے ایسی خاموشی چھائی کہ صدائے درخواست!۔ چھ ماہ بعد مجاہد ملت  
 سے ملاقات ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ اس وفد کا کیا بنا؟۔۔۔ انہوں نے فرمایا۔  
 ”سعودیہ میں حج کے موقع پر گزیر میں ایران کے چار پانچ سو آدمی مارے  
 گئے تھے۔ اس کی وجہ سے پروگرام ملتوی ہو گیا“

مجھے ایک تو اس بنا پر افسوس ہوا کہ نیازی صاحب کی ایک میٹنگ کی بنا پر میں نے دواڑ حاتی ماہ  
 صرف کر دیئے اور انہوں نے دوبارہ اطلاع دینے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی۔ اگرچہ مجھ و  
 تقابلی میری یہ محنت ضائع نہیں گئی۔ مکتبہ قادریہ کی طرف سے پہلے یہ دونوں رسالے عربی

پروفیسر کے طور پر علوم اسلامیہ کے مرکز جامعہ ازہر شریف، قاہرہ گئے تو راقم نے انہیں علماء  
 محققین کو حنفیہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی  
 کچھ عربی تصانیف دیں۔ ڈاکٹر صاحب فاضل محقق سید حازم محمد احمد المحفوظ کے پاس بلوا  
 مہمان مقیم رہے۔ اور انہیں کچھ کتابیں بطور ہدیہ پیش کیں۔ یہیں سے شیخ سید حازم محمد احمد  
 نے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عربی اشعار دیکھے۔ اور ابتدائی  
 تعارف ہوا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے فاضل محقق سید حازم محمد احمد ۱۹۹۵ء میں بحیثیت وزٹنگ  
 پروفیسر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور پاکستان تشریف لائے تو انہیں معلوم ہوا کہ ابھی تک  
 امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں کا عربی دیوان کسی نے جمع نہیں کیا تو اس دیوان کی ترتیب و  
 تدوین پر کمر بستہ ہو گئے۔ ان کی کوشش اور کاوش کا نتیجہ بصورت کتابتین الغفران  
 حضرات قادریین کرام کے سامنے ہے۔ راقم نے اس کی تصحیح اور تحقیق اور طباعت پر تقریباً  
 دو سال کا طویل عرصہ صرف کیا۔ اس کے باوجود طباعت کی اخلاط سے محفوظ ہونے کی ضمانت  
 نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ ایڈیشن میں (بشرطہ اطلاع) ان اخلاط کی اصلاح کر  
 دی جائے گی۔ ۳۳

سعودی علماء سے اجتماعی مذاکرات کا پروگرام:

۱۱ شوال ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء کا واقعہ ہے کہ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی  
 مدظلہ نے مجھے فون کر کے ساتھ چلنے کو کہا۔ کوہاڑی دروازے سے مجھے اپنی گاڑی پر بٹھا کر  
 ماڈل ٹاؤن پیرا عجاز احمد ہاشمی صاحب کی کوٹھی پر لے گئے۔ وہاں مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ، پیر  
 برکت احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور پیرا عجاز احمد ہاشمی تشریف فرما تھے۔

میٹنگ میں بتایا گیا کہ انگلینڈ میں ہمارے احباب نے وہاں آئے ہوئے سعودی عرب



زبان میں چھپ گئے تھے پھر انہیں راقم کی کتاب "من عقائد اہل السنۃ" میں شامل کر دیا گیا۔ نیز اردو ترجمہ کے ساتھ یہ رسالے رضا اکیڈمی لاہور نے بھی شائع کر دیئے۔

افسوس کی دوسری وجہ یہ تھی کہ ایک اہم معاملے پر اگر پیش قدمی کی جاتی تو ایک حادثے کی بنا پر اس کے راستے میں رکاوٹ آگئی تھی تو دوبارہ رابطہ بھی کیا جاسکتا تھا اس کی آج تک ثبوت نہ آسکی۔ ایک کارکن کی اس سے بڑی حوصلہ شکنی کیا ہو سکتی ہے؟ ۳۰

غالباً ۱۹۸۰ء میں پروفیسر طاہر القادری جامعہ نظامیہ رضویہ میں آئے۔ ان کے ساتھ ملک فیض الحسن بھی تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ یوم ہزاروی مدظلہ کے کمرے میں ملاقات ہوئی کہنے لگے۔

"ہمیں جامعہ منہاج القرآن کے لئے مدرس کی ضرورت ہے اور ہم شرف

صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں"

مفتی صاحب نے کہا کہ

"ان سے بات کر لیں جانا چاہتے ہیں تو لے جائیں"۔۔۔

میں نے کہا کہ

"مفتی صاحب کو تو میری ضرورت نہیں ہے۔ تاہم میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی کام کروں گا"

۳۵

ایک دن کے نوٹس پر عربی میں مقالہ تیار:

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ سے فارغ ہو کر جامع مسجد حزب

الاحناف میں عشاء کی نماز پڑھی۔ باہر نکلا تو حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے عبدالصطفی

۳۳۔ بروایت علامہ شرف قادری صاحب، نمبر ۳۳ جولائی ۱۹۹۸ء، مشمولہ علمی و ادبی مسائل صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲۔

۳۵۔ بروایت علامہ شرف قادری صاحب، نمبر ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء، مشمولہ علمی و ادبی مسائل صفحہ ۱۳۲، ۱۳۱۔

صاحب اور حافظ شفیق صاحب ملے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ "کب آئے؟"۔۔۔

انہوں نے کہا کہ

"ابھی آرہے ہیں اور آپ کے پاس آئے ہیں"۔

دریافت کیا کہ مقصد کیا ہے؟ کہنے لگے۔

"۱۱ مارچ کو ہم نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے تعاون سے

اسلام آباد کے ہوٹل ہائیڈے ان میں یوم رضامندانہ کا پروگرام بنایا تھا۔

دواڑہاء سو غیر ملکی طلبہ اور اساتذہ کو مطلوبہ دعوت نامے دے چکے

ہیں۔ اب ادارہ والوں نے معذرت کر دی ہے اور کہا ہے کہ آپ اپریل

میں رکھ لیں۔ یہ ہمارا پہلا پروگرام ہے۔ اور پھر ہم طلبہ اور اساتذہ کو

دعوت بھی دے چکے ہیں۔ دو کیا کہیں گے؟"

"مزید یہ کہ حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی مدظلہ کی صدارت رکھی

تھی۔ ان کی طبیعت ناساز ہے، انہیں ڈاکٹروں نے سفر سے منع کر دیا ہے۔

اسی طرح پروفیسر محمد شریف سیالوی کو دعوت دی تھی، وہ بھی کسی وجہ سے

تشریف نہیں لارہے۔ ہمارا تو سارا پروگرام ہی چوہٹ ہو گیا ہے۔ تاہم

ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت مقررہ تاریخ پر فنکشن کریں

گے۔ ہم رات گیارہ بجے اسلام آباد سے چل کر بھیرہ گئے۔ پیر محمد کرم شاہ

الاذہری سے درخواست کی کہ آپ اس تاریخ کو اسلام آباد آرہے ہیں۔

براہ کرم ہمارے پروگرام میں بھی شرکت فرمائیں۔۔۔ بھیرہ سے ابھی لاہور

پہنچے ہیں اور آج ہی اسلام آباد جانا ہے تاکہ پروگرام کی تیاری کی جاسکے۔"

راولپنڈی سے حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ نے مفتی صاحب کو فون کیا کہ

"طلبہ کا پروگرام ہے، آپ شرف قادری صاحب کو بھیج دیں"۔۔۔ درمیان میں صرف





## ☆ --- عربی تحریرات:

☆ مطبوعہ عربی مقالات و کتب

☆ عربی کتب پر حواشی

☆ عربی کتب پر مقدمات

☆ اردو سے عربی میں تراجم

☆ عربی سے اردو تراجم کتب

☆ عربی مقالات کے رسائل میں مطبوعہ

☆ اردو تراجم

## ☆ --- فارسی مصنفات:

☆ مطبوعہ فارسی کتب

☆ فارسی کتب پر مقدمات

☆ فارسی کتب کے اردو تراجم

☆ فارسی کتب پر اردو حواشی

## ☆ --- اردو نگارشات:

☆ مطبوعہ مقالات و کتب

☆ مقالات و مضامین برائے رسائل

☆ مقدمات و پیش لفظ

☆ مختلف تقابلیں میں پڑھے گئے مقالات

☆ زیر نگہ رانی کئے گئے مقالات

## ☆ --- پیغامات:

☆ ترغیب پر لکھی گئی اور شائع ہونے والی کتب

☆ --- تصانیف کے تراجم

## ☆ --- غیر مطبوعہ / زیر طبع تحریرات

☆ کتب

☆ مقالات

☆ تراجم

## ☆ --- تصانیف کے تراجم

## ☆ --- غیر مطبوعہ / زیر طبع تحریرات

☆ کتب

☆ مقالات

☆ تراجم

## ۱۔ مطبوعہ عربی مقالات و کتب:

نمبر شمار

عنوان

مقام اشاعت

سن اشاعت

۱۔ تعریف بالرجال المذکورین فی الدعوة الی الفکر

لاہور

۱۹۸۷ء

۲۔ بعض الاصطلاحات الواردة فی الدعوة الی الفکر

لاہور

۱۹۸۷ء

۳۔ حول مبحث التوسل

لاہور

۱۹۸۸ء

۴۔ الحياة المخلدة

لاہور

۱۹۸۹ء

۵۔ مدینۃ العلم

لاہور

۱۹۸۹ء

۶۔ المعجزة و کرامات الأولیاء

لاہور

۱۹۸۷ء

۷۔ أحمد القادری السید ابو البرکات 'المفتی الأعظم مشہور' 'مجمع المنکلی لبعوث الحضارة الاسلامیة'

مکمل

۱۹۹۱ء

۸۔ أحمد سعید الکاظمی 'عزالی عبیدہ العفاسیة السید مشہور' 'مجمع المنکلی لبعوث الحضارة الاسلامیة'

مکمل

۱۹۹۱ء

۹۔ العیوب فی رحاب العیوب حاضر و شاید علی أحوال الأمة

لاہور

۱۹۹۳ء

۱۰۔ عقائد اہل السنۃ

لاہور

۱۹۹۶ء

۱۱۔ الإجازة العلمیة العامة فی التأمین

لاہور

۱۹۹۸ء

۱۲۔ فی ظلال الفتاوی الرضویۃ

لاہور

۱۹۹۸ء

## ۲۔ عربی کتب پر حواشی:

۱۔ الرضا عاشیہ البرقۃ

علامہ فضل امام خیر آبادی

لاہور ۱۹۷۸ء

۲۔ قاضی مبارک شریعہ العلوم

قاضی محمد مبارک کونامی

تلمی

۳۔ مطول

سید الدین گنگوڑانی

تلمی

۱۔ سید الدین شریعہ العلوم

ابولکاسم احمد

تلمی

۲۔ عاشیہ میرزا اید امور عام

میرزا اید ہروی

تلمی

۳۔ مہدی

مطین الدین المہدی

تلمی

۷۔ صدر

صدر الدین شیرازی

تلمی

## ۳۔ عربی کتب پر مقدمات:

۱۔ عاشیہ قاضی مبارک

علامہ محمد فضل حق خیر آبادی

سیال شریف

۱۹۷۵ء

۲۔ اہل الامام

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۷۵ء

۳۔ الحدیث النبی

علامہ عبدالحق پانی

لیصل آباد

۱۹۷۶ء

۴۔ الرضا عاشیہ البرقۃ

علامہ محمد عبدالحق شرف قادری

لاہور

۱۹۷۸ء

۵۔ التعلیق المصطفی

علامہ وحی احمد سوری

لاہور

۱۹۸۰ء

۶۔ رسالہ فی علم الجملہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۰ء

۷۔ الرسائل الرشیدیہ للمسائل الجملیہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۲ء

۸۔ العهد النابی علی الجالی

محمد رسی

بہاول

۱۹۸۲ء

۹۔ مرآۃ القرائن

مفتی سید فضل حسین

فیصل آباد

۱۹۸۲ء

۱۰۔ العهد اول الرشویہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۳ء

۱۱۔ العهد ثانی الرشویہ

علامہ قس الدین الجزیری الشافعی

لاہور

۱۹۸۳ء

۱۲۔ الجزیر المعظم

علامہ ابن حجر

لاہور

۱۹۸۵ء

۱۳۔ تنکیم اجمی

علامہ جمال الدین امجدی

لاہور

۱۹۹۷ء

خس السیدی خاں

۱۴۔ العبادۃ لفضل حق خیر آبادی

ڈاکٹر قریشیہ

لاہور

۱۹۸۶ء

۱۵۔ اساس الحکمتہ

علامہ ابو الغضیاء محمد باقریہ النوری

بیسرہ

۱۹۸۶ء

۱۶۔ کفیل اللقبۃ الثانیہ

امام احمد رضا خان بریلوی

لاہور

۱۹۸۸ء

۱۷۔ التصرفات النحویہ

سید شمس الرحمن شاہ المصطفائی

مکمل

۱۹۹۲ء

۱۸۔ مشکوٰۃ المصابیح فی شرح السنن

مفتی یار محمد قادری

کراچی

۱۹۹۲ء

۱۹۔ الخطبہ والسنن

مفتی محمد عبد القیوم بزازوی

لاہور

۱۹۹۷ء

۲۰۔ بایاتین اللغویان

محمد احمد عازم المعقول

لاہور

۱۹۹۷ء



(مقدمہ و قبول مرتب)

۱۔ فتح القدیر جلد دوم امام کل الدین محمد بن عبدالواحد تھم

## ۳۔ اردو سے عربی میں تراجم:

۱۔ نواسیہ رسول اللہ

۲۔ بیک نور علی اللہ علیہ وسلم

۳۔ روح المعظم کی کائنات، جلوه کبری

الوسائل والاستعداد عمل بحث التوسل

سیدنا محمد نور الحق و اولہ الطہار (صلی اللہ علیہ وسلم)

الحبيب في رحاب الحبيب حاضر و شاہد علی  
اعمال الایات لاہور ۱۹۸۵ء

## ۵۔ عربی سے اردو تراجم کتب:

عربی عنوان

اردو عنوان

مطبوعہ

۱۔ شرح الحق بطرح الطغوثی شرح الحق

۲۔ تحفہ الابداد نور انوار

۳۔ کشف النور عن اصحاب القبور مزارات اولیاء

۴۔ تحقیق التوفیق فی ابطال الطغوثی شفاقت مصطفی

۵۔ خلافت شہادت والتمسک نواسیہ رسول اللہ

۶۔ الحیاء القادۃ حیات جلوه الی

۷۔ الشرف المظہر لیل محمد برکات گل رسول

۸۔ اذکار اہل السنۃ والجماعۃ اسامی معانہ

۹۔ لعلات الطغوث ذمہ جاوید خشیونہ

۱۰۔ النعمۃ الکبریٰ علی العالم مشولہ مقالات سیرت حبیبہ

۱۱۔ کونہ سید وند آدم کیا ہم محفل مشفق کریں؟

۱۲۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۳۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۴۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۵۔ ابن معانہ احسن السنہ معانہ محمد عبدالعظیم شریف قادری لاہور ۱۹۸۸ء

۱۶۔ السبل النحرف فی معرفۃ تحصیل النحرف فتح محمد الحق محدث دہلوی لاہور ۱۹۸۸ء

۱۷۔ اللہ النحرف اللہ النحرف

۱۸۔ اردو مستطش

۱۹۔ مطالع المسرات بجماعہ { مطالع المسرات شریح معانہ مندی لانی

۲۰۔ لائق المعنرات { دلائل الخیرات (اردو) لہ طبع

۲۱۔ حرمیہ برکات مولوی سید چارغ شاہ مولانا محمد حسن فیضی

۲۲۔ معانہ لسانی نجم الدین محمد لسانی

۲۳۔ قرآن پاک پارہ نمبر ۳۰

## ۶۔ رسائل میں مطبوعہ عربی مقالات کے اردو ترجم:

۱۔ اشد التوفیق فی ابطال الطغوثی

۲۔ تحفہ الابداد نور انوار

۳۔ کشف النور عن اصحاب القبور مزارات اولیاء

۴۔ تحقیق التوفیق فی ابطال الطغوثی شفاقت مصطفی

۵۔ خلافت شہادت والتمسک نواسیہ رسول اللہ

۶۔ الحیاء القادۃ حیات جلوه الی

۷۔ الشرف المظہر لیل محمد برکات گل رسول

۸۔ اذکار اہل السنۃ والجماعۃ اسامی معانہ

۹۔ لعلات الطغوث ذمہ جاوید خشیونہ

۱۰۔ النعمۃ الکبریٰ علی العالم مشولہ مقالات سیرت حبیبہ

۱۱۔ کونہ سید وند آدم کیا ہم محفل مشفق کریں؟

۱۲۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۳۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۴۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱۵۔ مسائل کفر علیہ النفاش والجدل معانہ و معمولات

۱- سلطان احمد اعظمی میر اسلام	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۲- شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۳- حضرت محمد بن عبد الصبور	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۴- مفتی شریعت	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۵- امیر مملوکت میرا صاحب	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۶- خیر علی	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۷- شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۸- اور پند آفرین عبادت	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۹- جو کتب حق	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۰- خدایا کما کر خدایا بن وید	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۱- اسلامی بدل	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۲- ایمان اور قرآن کے سرچشمہ	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۳- فیض باب اولیٰ دالے	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۴- خدایا کما کر خدایا بن وید	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۵- پادشاه رسالت میں حاضر ہو گیا اسے وفور حیرت ان کا مقام	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۶- سواری زلمی سے اٹھیں	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۷- ملکہ خیراود سمران	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۸- اہل سنت کے معمولات	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۱۹- اللہ تعالیٰ العزیز	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۲۰- اللہ تعالیٰ العزیز	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۲۱- اللہ تعالیٰ العزیز	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ
۲۲- اللہ تعالیٰ العزیز	علامہ شیخ محمد صالح الفوزان مفتی	۱۴۱۰ھ	۱۴۱۰ھ

## مطبوعہ فارسی کتب:

لاہور ۱۹۸۸ء

ادب پار افغانستان اور تھم علامہ اہل سنت پاکستان

## فارسی کتب پر مقدمات:

۱- تحقیق الفتویٰ	علامہ فضل حق خیر آبادی	لاہور ۱۹۷۹ء
۲- تحفہ نصاب	سید یوسف حسینی راجا	سکھر ۱۹۸۰ء
۳- سیع شاہل	میر عبد الواحد ملکواں	لاہور ۱۹۸۲ء
۴- کریم سعیدی	شیخ سعیدی شیرازی	لاہور ۱۹۸۳ء
۵- مدارج النبوة	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	سکھر

## فارسی کتب کے اردو تراجم:

۱- الحجۃ القادۃ لطیب التعلیق والفتاویٰ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور ۱۹۷۱ء
۲- اتقان الارواح لمدار بعد الرواح	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور ۱۹۷۱ء
۳- تحقیق الفتویٰ (شفا علی مصطفیٰ)	علامہ فضل حق خیر آبادی	لاہور ۱۹۷۹ء
۴- احکام رسول	علامہ فضل حق خیر آبادی	لاہور ۱۹۸۱ء
۵- اشعة المہمات جلد چہارم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور ۱۹۹۰ء
۶- اشعة المہمات جلد پنجم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور ۱۹۹۱ء
۷- اشعة المہمات جلد ششم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور ۱۹۹۲ء

## فارسی کتب پر اردو حواشی:

۱- تحفہ نصاب	سید یوسف حسینی راجا	سکھر ۱۹۸۰ء
۲- پدائع منظوم	علامہ شیخ علی رضا قادری	لاہور ۱۹۸۲ء
۳- نو میر	میر سید شریف جرجانی	لاہور ۱۹۸۳ء



۵- نام حق	شیخ سعدی شیرازی	لاہور ۱۹۸۳ء
	شیخ شرف الدین بھٹاری	لاہور ۱۹۸۵ء

### مطبوعہ مقالات و کتب (اردو)

عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱- یاد اعلیٰ حضرت	جہلی پوری پزارہ	۱۹۶۸ء
۲- احسن الکلام فی مسئلہ التعلیم	جہلی پور پزارہ	۱۹۶۸ء
۳- مسائل اہل سنت	جہلی پور پزارہ	۱۹۶۸ء
۴- غایت الاختیار فی جواز حلیۃ الکفار	جہلی پور پزارہ	۱۹۶۸ء
۵- سوانح سراج الفقہاء	لاہور	۱۹۷۲ء
۶- تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان	لاہور	۱۹۷۶ء
۷- سیرت کلت آل رسول	لاہور	۱۹۷۶ء
۸- سنی کانفرنس لندن کاہن منظر	لاہور	۱۹۷۸ء
۹- دو اہم فتوے	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۰- سنی کانفرنس لندن کی روئیداد	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۱- قلب مدینہ	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۲- حضرت علامہ شیخ مسدق بن اسماعیل شیبہائی	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۳- تقریحات نحو	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۴- تیرائے پارسل اللہ	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۵- امام احمد رضا ہیکل اور فیروں کی نظریں	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۶- شیشے کے گھر	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۷- اے میرے سے اجائے تک	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۸- امام احمد رضا اور روشنی	کراچی	۱۹۸۶ء
۱۹- نعرہ رسالت	کراچی	۱۹۸۶ء
۲۰- ترجمان قرآن امام احمد رضا بریلوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۲۱- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث	لاہور	۱۹۸۹ء

(مشمولہ "انوار امام اعظم" مرحومہ علامہ تاجی قصوری)

۲۲- حیات جاودانی	لاہور	۱۹۸۹ء
۲۳- مطالب قرآن فہرست مضامین	لاہور	۱۹۹۰ء
خزانہ العرفان علی کنز الایمان		
۲۴- غایت الصحافی فی فضائل سیدنا صدیق	لاہور	
۲۵- قرآنی تراجم کاتالی جائزہ	اوکاڑہ	
(مشمولہ "ایک قرآن ایک ترجمہ" ادارہ سلطنت الہیاد)		
۲۶- اسلامی عقائد	لاہور	۱۹۹۰ء
۲۷- الہدایہ للاحقیقہ و تنقیدی جائزہ	لاہور	۱۹۹۱ء
۲۸- مقالات سیرت طیبہ	لاہور	۱۹۹۳ء
۲۹- امام احمد رضاؒ ایک الزام کی حقیقت	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۰- شہدائے الہیہ اور امام احمد رضا	کراچی	۱۹۹۳ء
۳۱- بیکر نور	لاہور	
۳۲- دہلوی و فتویٰ کی انفرادی خصوصیات	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۳- اصول ترجمہ قرآن کریم	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۴- شریار علم	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۵- سرگرمات اولیاء کرام	کراچی	۱۹۹۶ء
اور ان کے وصل کے بعد استدار		
۳۶- روح اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۷- کل پاکستان سنی کانفرنس لاہور	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۸- نور نور پورے	لاہور	۱۹۹۷ء
۳۹- دو قوی نظریہ حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	۱۹۹۷ء
اور علامہ اقبال کی تقریریں		
۴۰- مسلک شیخ عبدالحق محدث دہلوی	گوچر والا	
۴۱- مولف امام ابو حنیفہ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۲- لطائف امام ربانی	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۳- آئینہ شرف (مقدمات کا بیحد مجموعہ)	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۴- مقالات و فتویٰ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۵- مقدمات و ضمیمہ	لاہور	۱۹۹۸ء







۵۵۔ استوائیات	۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مئی ۱۹۹۵ء
	۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۵ء
	۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جولائی ۱۹۹۵ء
	۴۔ ماہنامہ دیکل راہ لاہور	نومبر ۱۹۹۵ء
	۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۵ء
	۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۹۵ء
	۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۶ء
	۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۶ء
	۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۹۶ء
	۱۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مئی ۱۹۹۶ء
	۱۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۶ء
	۱۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکتوبر ۱۹۹۶ء
	۱۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۶ء
	۱۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۹۶ء
	۱۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۷ء
	۱۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۷ء
	۱۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکتوبر ۱۹۹۷ء
	۱۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۷ء
	۱۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۹۷ء
	۲۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
	۲۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۹۸ء
	۲۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
	۲۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء
	۲۴۔ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور	نوائی ۱۹۹۸ء
	۲۵۔ ماہنامہ دعوت عظیم الاسلام فکر و رائے لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء
	۲۶۔ ماہنامہ دعوت عظیم الاسلام فکر و رائے لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء

۵۶۔ اہل ایمان اللہ کے سپرد

۵۷۔ بیکر نور

۵۸۔ زائر سرحد کے آثار

۵۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۶۰۔ دلائل الخیرات اور مناسب دلائل

۶۱۔ درجہ اعظمی کائنات میں جلوہ گرہ

۶۲۔ زم زم کی کھدائی

۶۳۔ زم زم انتصاب اور

اس کے معنی کا تفسیر

۶۴۔ مولانا محمد ہوشیار پوری خانقاہی

۶۵۔ اخلاقی تعلیم

۶۶۔ اربعہ اہل حق کا کردار

۶۷۔ اولین کتب تصوف میں

کتب تصوف کا مقام

۶۸۔ ضرورت ایمان

۶۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک و دعوت	۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۵ء
	۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۵ء
	۳۔ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور	اکست ۱۹۹۵ء
	۴۔ ماہنامہ نور اسلام شریکوہ شریف	نومبر ۱۹۹۵ء
	۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۵ء
	۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۵ء
	۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۶ء
	۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۹۶ء
	۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مئی ۱۹۹۶ء
	۱۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جولائی ۱۹۹۶ء
	۱۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۶ء
	۱۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکتوبر ۱۹۹۶ء
	۱۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۹۶ء
	۱۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۹۶ء
	۱۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۷ء
	۱۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۷ء
	۱۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۷ء
	۱۸۔ ماہنامہ نور اسلام شریکوہ شریف	مارچ ۱۹۹۸ء
	۱۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
	۲۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۸ء
	۲۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۸ء
	۲۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۸ء
	۲۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۸ء
	۲۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۲۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۲۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۲۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۲۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۲۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۳۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۳۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۳۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۳۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۳۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۳۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۳۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۳۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۳۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۳۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۴۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۴۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۴۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۴۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۴۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۴۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۴۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۴۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۴۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۴۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۵۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۵۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۵۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۵۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۵۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۵۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۵۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۵۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۵۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۵۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۶۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۶۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۶۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۶۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۶۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۶۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۶۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۶۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۶۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۶۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۷۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۷۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۷۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۷۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۷۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۷۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۷۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۷۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۷۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۷۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۸۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۸۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۸۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۸۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۸۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۸۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۸۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۸۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۸۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۸۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۹۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۹۱۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۹۲۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۹۳۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۹۴۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۹۹ء
	۹۵۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۹۶۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	فروری ۱۹۹۹ء
	۹۷۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	جون ۱۹۹۹ء
	۹۸۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۹۹ء
	۹۹۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء
	۱۰۰۔ ماہنامہ خیائے حرم لاہور	اکست ۱۹۹۹ء

۸۲۔ علی دماغ دانشور و آنکڑ محمد اسحاق قریشی  
مجموعہ "سپاس محبت"



۱۷۷- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	اپریل ۱۹۹۸ء
۱۷۸- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	مئی ۱۹۹۸ء
۱۷۹- شریار علم	اپریل تا جون ۱۹۹۸ء
۱۸۰- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	جولائی تا ستمبر ۱۹۹۸ء
۱۸۱- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء
۱۸۲- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء
۱۸۳- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	اپریل تا جون ۱۹۹۹ء
۱۸۴- دینی مدارس کے مدرسین 'فرائض اور حقوق' کا مہینہ سوے قاز' لاہور	جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء
۱۸۵- امام احمد رضا اور رد قادیانیت	نور اللغات
۱۸۶- فقیرت سیدنا محمد اکرم	ماہنامہ خیال کے قلم لاہور
۱۸۷- شہزادہ پیر	ماہنامہ دعوت تحفہ اسلام گورنمنٹ کالج لاہور
۱۸۸- شاہ عبدالغفور اور تفسیر معنی	ماہنامہ نور الہدیہ لاہور
۱۸۹- کرامات اولیاء اور مسائل کے بعد استیلا	ماہنامہ نور الہدیہ لاہور
۱۹۰- امام ابو حنیفہ کی تعلیم	ماہنامہ نور اسلام لاہور
۱۹۱- مولانا شاہ عبدالغفور دہلوی امام احمد کی رضا کی تقریریں	ماہنامہ خیال کے قلم لاہور
۱۹۲- مولانا شاہ عبدالغفور دہلوی امام احمد کی رضا کی تقریریں	ماہنامہ نور اسلام لاہور

## مقدمات، تقریظات و پیش لفظ (اردو):

نمبر شمار	عنوان	مصنف/مترجم	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱-	الحصنۃ القاکہ ایمان الارواح (کتاب)	امام احمد رضا خاں بریلوی	ہری پور بزارہ	۱۹۶۹ء
۲-	شرح الحقوق لطاوع العقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی	ہری پور بزارہ	۱۹۷۰ء
۳-	نور الانوار	علامہ عبدالحق غوث غفصوی	ہری پور	۱۹۷۰ء
۴-	ذکر الجہد	علامہ غلام رسول سعیدی	ہری پور	۱۹۷۱ء
۵-	ادب القسط والوفاۃ اعراض الائناء (کتاب)	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۲ء
۶-	تواریخ شریعت	مولانا عظیم بخش بریلوی	مرید کے	۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء	لاہور	شاہ فضل رسول قادری دہلوی	سینکھ الجہاد
۱۹۷۴ء	کجرات	مولانا قادری عبدالرحمن کی	۱- قلم مکہ مع حاشیہ لسان شمس
۱۹۷۵ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲- النور الوضیہ شرح الجہاد العظیم
۱۹۷۶ء	لاہور	مولانا احمد علی اعظمی	۳- تخلص بہ شریعت
۱۹۷۷ء	لاہور	علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری	۴- دینی ہندوستان
۱۹۷۸ء	لاہور	علامہ عبدالغفور خاں شروانی	۵- کوش الخیرات
۱۹۷۹ء	لاہور	علامہ محمد اشرف سیالوی	۶- تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان
۱۹۸۰ء	لاہور	علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری	۷- الروض المجدودی
۱۹۸۱ء	لاہور	علامہ فضل حق خیر آبادی، حکیم سید محمود احمد بڑکانی	۸- تحقیق حقیقۃ النور
۱۹۸۲ء	کراچی	علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری	۹- دوام القوس
۱۹۸۳ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۰- صائم الحرمین
۱۹۸۴ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۱- تعلیقاتہ السلام
۱۹۸۵ء	لاہور	علامہ نور بخش دہلوی	۱۲- سیرت رسول عربی
۱۹۸۶ء	لاہور	علامہ فضل حق خیر آبادی	۱۳- شفاعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
۱۹۸۷ء	بندھال	علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری	۱۴- شفاء شریف
۱۹۸۸ء	لاہور	علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری	۱۵- شفاء شریف
۱۹۸۹ء	لاہور	مولانا محمد صدیق بزارہوی	۱۶- تہذیب علم اہلسنت
۱۹۹۰ء	لاہور	مولانا عبدالغفور لدھیانوی	۱۷- قادیان قادریہ
۱۹۹۱ء	لاہور	علامہ عبدالستار سعیدی	۱۸- مآثر النہضات
۱۹۹۲ء	لاہور	علامہ نور بخش دہلوی	۱۹- کتاب البرزخ
۱۹۹۳ء	لاہور	مولانا نور بخش دہلوی	۲۰- غزوات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
۱۹۹۴ء	لاہور	مولانا محمد امجد ارشد قادری	۲۱- تعلیم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
۱۹۹۵ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۲- قرآن کی روشنی میں
۱۹۹۶ء	لاہور	مفتی محمد نکل وطن قادری	۲۳- احوال العظما
۱۹۹۷ء	لاہور	مولانا احمد علی اعظمی	۲۴- دین اسلام
۱۹۹۸ء	لاہور		۲۵- بہار شریعت





۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد صالح فروری	۱۹۹۰ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	۸۶۔ فتاویٰ رضویہ (جلد اول)
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۱۹۹۰ء	لاہور	امام احمد رضا خاں بریلوی	۸۷۔ پرکات آل رسول
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد ششادش قصوری			علامہ یوسف نیسانی	(مسئلہ علیہ وسلم)
۱۹۹۳ء	بھیرہ شریف	امام غزالی صاحبزادہ کمال الدین	۱۹۹۰ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۸۸۔ یوسفات حسنیہ
		علامہ یوسف نیسانی	۱۹۹۱ء	خوشاب	مولانا محمد عبدالرحمن حسنی	۸۹۔ ذوقہ عاقل ہے
۱۹۹۳ء	انگلینڈ	قاضی محمد عبداللطیف قادری			امام احمد رضا خاں بریلوی	
۱۹۹۳ء	بھیرہ شریف	مولانا محمد انور منگلہاوی	۱۹۹۱ء	لاہور	مولانا حسین الدین ابھیری	۹۰۔ القول العجلی کی بازیافت
۱۹۹۳ء	جولین کھا	علامہ محمد عبدالرحمن نوری			حکیم سید محمد داود کانی	
۱۹۹۳ء	لاہور	قاری محمد بشیر نقشبندی	۱۹۹۱ء	لاہور	مولانا ابوالحسن زید قادری	
۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ الحاج محمد علی			میاں محمد صادق قصوری	۹۱۔ اساتذہ ابیرہات
۱۹۹۳ء	سایہ پال	علامہ صاحبزادہ مظفر قزلباشی	۱۹۹۲ء	لاہور	علامہ محمد عبداللہ قادری مروتی	۹۲۔ غوث الشکین
۱۹۹۳ء	بدوہلیہ، بولانی	مولانا محمد فضل بانو قاسمی	۱۹۹۲ء	لاہور	علامہ بدر القادری	۹۳۔ اسلام اور فتنی طہ سب
۱۹۹۵ء	لاہور	علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندی	۱۹۹۲ء	لاہور	عبدالمصطفیٰ قادری	۹۴۔ اہل بدعت کون؟
۱۹۹۵ء	کراچی	علامہ سید محمد جیل الدین کاشمی	۱۹۹۲ء	لاہور	ملفوظ محمد گل رحمن قادری بزازوی	۹۵۔ تفسیر رسول کی شری سزا
۱۹۹۵ء	فیصل آباد	پروفیسر محمد حسین القادری	۱۹۹۲ء	لاہور	آصف قادری	۹۶۔ اہل سنت اور اہل بدعت
۱۹۹۵ء	لاہور	ڈاکٹر نظام بیگی انجم	۱۹۹۲ء	بھنگ	مولانا یار محمد القادری	۹۷۔ مشکوٰۃ الخواشی فی شرح سراجی
۱۹۹۵ء	لاہور	مولانا رانا محمد ارشد قادری	۱۹۹۳ء	مجمرات	ملفوظ محمد اشرف قادری	۹۸۔ طیب و طاہرین کی سبب مشطیات
		علمی محاسبہ	۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۹۹۔ روح القلم کی کتابت میں جلوہ گری
۱۹۹۵ء		مولانا محمد نور المجتہبی	۱۹۹۳ء	کوہ پرا نوالہ	مولانا محمد ابو الجید رضوی	۱۰۰۔ افکار شاہ ولی اللہ اور مسلک اہلسنت
۱۹۹۶ء	لاہور	قاری عبدالمحسن بھری	۱۹۹۳ء	نارووال	مولانا غلام مصطفیٰ بھڑوی	۱۰۱۔ شان حبیب الہادی (مسئلہ علیہ وسلم)
۱۹۹۶ء	لاہور	ملفوظ علی احمد سندیلوی	۱۹۹۳ء	لیعل آباد	مولانا محمد حسین ساجد الماشی	۱۰۲۔ جنگ جنگ نام محمد
۱۹۹۶ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	۱۹۹۳ء	سہانگیر	مولانا حکیم محمد رمضان قادری	۱۰۳۔ فضل و برکات اسم محمد
۱۹۹۶ء	خانقاہ ڈوگرہاں	محمد کاشف القبل مدنی			علامہ عبداللہ بن عبدالرحمن سراج	۱۰۴۔ الفجر بہ النہجۃ
		قرآن و حدیث کی روشنی میں	۱۹۹۳ء	ذریہ خاں خان	علامہ عبدالرحمن مبینی	۱۰۵۔ عن الامام علیہ السلام
۱۹۹۶ء	لاہور	مختصر رشید غازی	۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد صدیق بزازوی	۱۰۶۔ خطبات و مقالات
۱۹۹۶ء	لاہور	ملفوظ محمد گل رحمن قادری	۱۹۹۳ء	لاہور	ملفوظ محمد فیضان قادری	۱۰۷۔ شرح سلام رضا
		فخر سادات سید محمد محدث پکھو چودی	۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ عطاء محمد شمس الدین کوٹلوی	۱۰۸۔ سبقت العظام
۱۹۹۶ء	لاہور	مید صاحب حسین شاہ بخاری	۱۹۹۳ء	لاہور	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	۱۰۹۔ مقالات سیرت طیبہ

۱۳۲۱- علامہ اقبال کے کتبہ ہی علامہ	ڈاکٹر محمد احماد احمد مدنی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۲۲- شرح مدار الحق بتفصیل (جلد ہفتم)	علامہ فضل احمد اودھنی	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۳۲۳- مباحثہ دین و دنیا	مولانا محمد حسن علی رضوی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۲۵- ترجمہ و توافقی موطا امام محمد	مولانا محمد یاسین قصوری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۲۶- دعوتِ حیات	مولانا قمر الدین قادری	فیصل آباد	۱۹۹۶ء
۱۳۲۷- اشاعت المصنفات حضرت جلد چہارم	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۲۸- تحقیق طلاق	علامہ محمد صدیق بڑاوردی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۲۹- صرف عیال	علامہ مظاہر شبلی بدایونی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۰- قرات مسنون	صاحبزادہ محمد عبد السلام	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۱- نور نور چہرے	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۲- ہشت بہشت	امیر خسرو دہلوی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۳- کیا ہم محفل منعقد کریں؟	سید سلیمان اشرف بہاری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۴- صراطِ العالمین	دارالافتاء دینی	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۳۳۵- فی طریق الحق والدین	ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف بنیالی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۶- تیسرا باب العیال	حافظ خادم حسین	دینہ و منظم	۱۹۹۶ء
۱۳۳۷- استشارات و دراستہ	میاں فضل احمد نقشبندی مجددی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۸- ریڈ وٹی ظلمات	علامہ محمد صدیق بڑاوردی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۳۹- دروس القرآن	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۴۰- شرح العبدور	علامہ جمال الدین سیوھی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۴۱- شیعہ صدر	مفتی سید شجاعت علی قادری	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۳۴۲- التصویب شرح نعم میر (خندھی)	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۴۳- اشاعت المصنفات حضرت جلد پنجم	مولانا میاں جمیل احمد رضوی	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۳۴۴- ایمان کامل کیسے ہو؟	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۴۵- مسئلہ اذان بر قمر	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۳۴۶- تفصیل التعویف فی معرفت	علامہ اقبال احمد فاروقی	کراچی	۱۹۹۸ء
	علامہ قاضی محمد عظیم نقشبندی	لاہور	۱۹۹۸ء
	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۸ء

۱۳۴۷- علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۴۸- حافظ محمد زمان نقشبندی قادری	جہلم	۱۹۹۸ء
۱۳۴۹- ڈاکٹر ابو القیاس محمد عبدالستار خاں	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۵۰- علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۵۱- حاجی ارشد قیسی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳۵۲- پروفیسر ڈاکٹر محمد مجید اللہ قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۳۵۳- معروف قرآنی اردو تراجم	امام تہذیبی علامہ	
۱۳۵۴- آپ زندہ ہیں واللہ۔۔۔	محمد عباس رضوی	کوہ برائوالہ
۱۳۵۵- علامہ محمد بن کاتبین چانی	پروفیسر صاحبزادہ ظفر الحق بدایونی	بدایون
۱۳۵۶- امام احمد رضا خاں بریلوی	مولانا محمد بشیر	آزاد کشمیر
۱۳۵۷- مولانا عبد الرشید رضوی	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور
۱۳۵۸- شاہ تراب الحق قادری	مولانا عبد الرشید رضوی	سمتہری
۱۳۵۹- مولانا عبد الرزاق	شاہ تراب الحق قادری	کراچی
۱۳۶۰- طبرہ الافاق عن محمد حارث الرقاق	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور
۱۳۶۱- علامہ مفتی احمد الدین ٹوگیدی	علامہ مفتی احمد الدین ٹوگیدی	لاہور

### مختلف تقاریر میں پڑھے گئے مقالات:

- ۱- علامہ فضل حق خیر آبادی (۱۹/ مئی ۱۳۹۳ھ / ۱۳/ مئی ۱۹۷۴ء کو زیرِ اہتمام مجلس صداقت اسلام لاہور پڑھا گیا)۔
- ۲- علم دین کی اہمیت (۲۱/ محرم الخیر ۱۴۰۳ھ / ۱۰/ نومبر ۱۹۸۳ء کو انجمن علماء اہل اسی عرب کے زیرِ اہتمام جامعہ اسلامیہ لاہور میں پڑھا گیا)۔
- ۳- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث (۹/ رجب ۱۴۰۳ھ / ۹/ اپریل ۱۹۸۳ء کو جامعہ رضویہ 'بیٹا سنت ٹاؤن راولپنڈی میں پڑھا گیا)۔
- ۴- ضرورت پڑوے



(۲۲) شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ / ۱۹ اپریل ۱۹۸۸ء کو اصلاح معاشرہ کانفرنس، لیڈت، ہماچ  
راولپنڈی کے لئے لکھا گیا۔

۵۔ دینی مدارس کے مدرسین، فرائض اور حقوق

(۲۳) ربیع الاول ۱۴۱۰ھ / ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو جامعہ رضویہ، پشاور میں منعقد ہوئی کانفرنس  
میں جامعہ رضویہ کی سطور جوئی کے موقع پر منعقد کیا گیا۔

۶۔ اصول ترجمہ قرآن حکیم

(۱۵) جمادی الاخر ۱۴۱۱ھ / ۶ دسمبر ۱۹۹۰ء کو اتفاق اسلامک سنٹر، لاہور میں  
منعقد کیا گیا۔

۷۔ شریعت نئی۔۔۔ کنز و پرہیز

(۲) ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ / ۱۶ جون ۱۹۹۹ء کو جمعیت العلماء پاکستان کے دفتر میں حضرت  
استاذ الاساتذہ مولوی عطاء محمد چشتی مولوی کی زیر صدارت ایک اجلاس میں  
منعقد کیا گیا۔

۸۔ تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا

(۲۰) صفر ۱۴۱۳ھ / ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر  
اہتمام امام احمد رضا کانفرنس تاج محل ہوٹل کراچی میں منعقد کیا گیا۔

۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اسلوب

(۲۳) جمادی الاخر ۱۴۱۵ھ / ۲۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو قومی سیرت کانفرنس، مظفر آباد میں  
منعقد کیا گیا۔

۱۰۔ اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام

(۱۳) محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۱۳ جون ۱۹۹۵ء کو مجلس مدائیر علمی کے زیر اہتمام جامع  
مسجد دربار داتا گنج بخش، لاہور میں منعقد کیا گیا۔

۱۱۔ امام ربانی اور رد قومی نظریہ

(۲۸) صفر ۱۴۱۱ھ / ۱۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو ادارہ مظہر علم، لاہور کے زیر اہتمام امام ربانی  
کانفرنس منعقد، انجمن اہل لاہور میں منعقد کیا گیا۔

۱۲۔ کرامات اولیاء کرام اور ان کے وصال کے بعد استبداد

(۱۳) ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ / ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء کو سید محمد دہلوی شاہ بخاری علیہ الرحمہ  
کراچی کے عرس کے موقع پر منعقد کیا گیا۔

۱۳۔ تفسیر فتح العزیز معروف بہ تفسیر عزیز

(۲۰) ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ / ۲۹ اپریل ۱۹۹۷ء کو "برصغیر میں مسلمان قرآن" سیمینار کا اہتمام  
ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد پر منعقد کیا گیا۔

۱۳۔ مسلک اہل سنت اور امام ربانی

(۳۰) صفر ۱۴۱۸ھ / ۶ جولائی ۱۹۹۷ء کو ادارہ مظہر اسلام، لاہور کے زیر اہتمام امام  
ربانی کانفرنس، منقذہ انجمن اہل لاہور میں منعقد کیا گیا۔

۱۵۔ اسوۂ حسنہ اور بندہ مست مطلق

(۱۵) ربیع الاخر ۱۴۱۸ھ / ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء کو صوبائی سیرت کانفرنس، پشاور میں  
اداکار پنجاب، لاہور کے لئے منعقد کیا گیا۔

۱۶۔ امام ابو حنیفہ ہی کیوں؟

(تکم) ربیع ۱۴۱۸ھ / ۲ نومبر ۱۹۹۷ء کو امام اعظم سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا سیدنا  
کراچی۔

۱۷۔ امام احمد رضا اور رد قادیانیت

(۱۵) صفر ۱۴۱۸ھ / ۶ جون بروز جمعہ امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی پشاور  
کا اہتمام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے لئے منعقد کیا گیا۔

۱۸۔ فی کمال القتالی الرضویہ (عربی)

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کی طرف سے منعقد، انجمن اہل لاہور میں منعقد  
۲۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں منعقد کیا گیا۔

## پیغامات

۱۔ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور (حافظ ملت نمبر) جون جولائی اگست ۱۹۷۸ء

۲۔ ماہنامہ اللہ کو کراچی ستمبر ۱۹۹۳ء

۳۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور اکتوبر ۱۹۹۵ء

(ضیائے حرم کی سطور جوئی کے موقع پر)

۴۔ ماہنامہ حجاب، لاہور اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء

۵۔ سہ ماہی الکواثر، سرسرام، صوبہ بہار (بھارت) اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۹۸ء

علامہ شرف صاحب کی تحریک پر شائع ہونے والے تراجم کتب:

## نام کتاب

مترجم

من اشاعت

۱۔ سنن ابوداؤد (۳ جلد)

علامہ محمد عبدالکلیم خاں اختر شاہ کمال پوری

۱۹۸۵ء

۲۔ معقولہ شریعت (۳ جلد)

علامہ محمد عبدالکلیم خاں اختر شاہ کمال پوری

۱۹۸۶ء

۳۔ لیونٹ ٹوٹ پڑی تو جسے ۳۱ طبع البریلی

مولانا محمد امجد علی قادری بدایونی

۱۹۸۶ء

۴۔ ریاض الصالحین

علامہ محمد صدیق بزاروی

۱۹۸۶ء

۵۔ شاہ الحق (علامہ یوسف حبیب اللہ)

علامہ محمد اشرف سیالوی

اپریل ۱۹۸۸ء

۶۔ شرح معانی الآثار (۲ جلد)

علامہ محمد صدیق بزاروی

اکتوبر ۱۹۸۳ء

۷۔ تراجم المحدثین

مولانا غلام نصیر الدین

۱۹۹۳ء

۸۔ موطا امام محمد

مولانا محمد فضائل شمس قصبوی

۱۹۹۷ء

۹۔ زیارت (شمس معقولہ) تصدیق جلد اول

سید عبداللہ محدث دکن

۱۹۹۷ء

محمد نصیر الدین دکن

۱۹۹۷ء

۱۰۔ حللتہ العالیین

علامہ محمد صدیق بزاروی

دسمبر ۱۹۹۷ء

## تفصیل:

## نام کتاب

مصنف

مطبوعہ

من اشاعت

۱۔ ہمار شریعت

مولانا محمد امجد علی اعظمی لاہور

۱۹۷۳ء

## تصانیف کے تراجم:

## عنوان

زبان

مترجم

مقام اشاعت من اشاعت

۱۔ الہدایہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ عربی

غلام نصیر الدین چشتی گولڑی

۱۹۸۹ء

۲۔ مہنت اعظم بنو ان شریارظم اردو

غلام نصیر الدین چشتی گولڑی

۱۹۸۹ء

۳۔ المعجزۃ و کرامات الاولیاء اردو

غلام نصیر الدین چشتی گولڑی

۱۹۸۹ء

بنو ان معجزات و کرامات

رحیم الدین گولڑی

۱۹۹۳ء

۴۔ کشف النور عن اصحاب القبور سندھی

مولانا آکب احمد خاں

۱۹۹۸ء

۵۔ بیک نور

چتر

۱۹۹۸ء

## از طبع کتب:

۱۔ عقائد و نظریات

۲۔ غلطیوں کے پاسبان (تذکرہ اختیارات)

۳۔ معارف امام ابوحنیفہ

۴۔ احکام امام ربانی

## غیر مطبوعہ کتب و مقالات:

۱۔ آئینہ شرف

۲۔ مقالات رضویہ

۳۔ مقدمات رضویہ

## غیر مطبوعہ مقالات:

۱۔ تحذیر الناس پر سوالات

۲۔ تجدید ملکیت زرعی اصلاحات کے سلسلے میں جنس جہ محمد کرم شاہ الازہری، ممبر شریعت

اپریل ۱۹۸۶ء، سپریم کورٹ آف پاکستان کے ارسال کردہ ۲۶ سوالات کے جوابات مرسلہ ۲۹ مئی

۱۹۸۶ء

۳۔ "مشترکہ سرمایہ کمپنی کا نظام کار اور اس میں شرکت" کے بارے میں استفسار اور انکا

جواب (محررہ ۸/ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۲۶/ستمبر ۱۹۹۳ء)

۴۔ اکمل، سپرٹ اور سچر آمیز دو اؤں کے بارے میں استفسار اور ان کا جواب (برائے

مبارکپور) (جواب محررہ ۶/صفر ۱۴۱۳ھ/۲۷/جولائی ۱۹۹۳ء)

۵۔ ڈاکٹر ظہور احمد انظر

۶۔ حکیم فضل الرحمن قادری نقشبندی جہلمی

۷۔ بدینہ طیبہ پر یورش کرنے والے گروہ کا تجزیہ

۸۔ دیون اور ان کے منافع پر زکوٰۃ، چیک کی خرید و فروخت، روانی اجارہ





## تخائف کتب بھجوانے والے

- ۲۳۱ - علامہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، لاہور
- " ۲ - حاجی ارشد قریشی، المعارف، لاہور
- ۲۳۲ - مولانا انوار احمد قادری امجدی، اندیا
- ۲۳۳ - مولانا افتخار احمد قادری مصباحی (حال مدنیہ منورہ)
- " ۵ - مولانا ابوالکمال برقی نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ، ڈوگرہ، کجرات
- " ۶ - مولانا اختر حسین، گوہر، اعظم گڑھ، اندیا
- ۲۳۴ - جناب بشیر احمد، فیصل آباد
- ۲۵۲ - حازم محمد احمد، محفوظ، جامعہ الازہر شریف، مصر
- ۲۳۴ - علامہ مولانا جلال الدین امجدی، اندیا
- ۲۳۵ - جناب ظیل احمد رانا، جہانیاں، ضلع خانیوال
- ۲۳۶ - ڈاکٹر خالق واد ملک، پیچہ راجہ، عربی، پنجاب یونیورسٹی
- " ۱۲ - قاری خدا بخش بھری، لاہور
- ۲۳۷ - جناب سید رضی شیرازی علی پوری
- " ۱۳ - خواجہ رضی میدر، قائد اعظم اکیڈمی، کراچی
- ۲۳۸ - جناب رفیع الدین زکی قریشی، لاہور
- ۲۳۹ - محترمہ سیدہ عبداللہ قادری، گوجرانوالہ
- " ۱۷ - کلیل مصطفیٰ اعوان، لاہور
- ۲۳۸ - مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی مجددی، منگلا
- ۲۴۰ - پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ، اسلام آباد
- ۲۴۰ - مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ، ساہن پال شریف، کجرات



- ۲۵۳- علامہ معراج الاسلام لاہور  
 ۲۵۴- پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی  
 ۲۵۵- پروفیسر محمد اقبال مجددی لاہور  
 ۲۵۶- مولانا سید محمد ریاست علی قادری  
 ۲۵۷- صاحبزادہ ابوالخالد قادری محمد اکرم خان طلوی انک  
 ۲۵۸- مولانا علامہ محمد انور منگلہاوی بھیرہ شریف  
 ۲۵۹- صاحبزادہ محمد اسٹیل حسنی شاہ والا ضلع خوشاب  
 ۲۶۰- علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ ساہیوال  
 ۲۶۱- مولانا محمد ارشد رضوی لاہور  
 ۲۶۲- مولانا سید محمد ریاست علی قادری کراچی  
 ۲۶۳- مولانا ابوالحسن حکیم محمد رمضان علی قادری  
 ۲۶۴- مقصود حسین قادری اویسی کراچی  
 ۲۶۵- پروفیسر محمد حسین آسی شکرگڑھ  
 ۲۶۶- مفتی محمد خان قادری لاہور  
 ۲۶۷- علامہ محمد سعید احمد نقشبندی  
 ۲۶۸- مولانا محمد عنایت خان رضوی بریلی شریف انڈیا  
 ۲۶۹- محمد عالم مختار حق لاہور  
 ۲۷۰- محمد عبدالرحیم حیدر آباد دکن  
 ۲۷۱- مولانا محمد عبدالغفور الوری رانیوٹ  
 ۲۷۲- مولانا محمد عبدالرحمن الحسینی شاہ والا خوشاب  
 ۲۷۳- مولانا محمد علی نقشبندی سیالکوٹ

- ۲۷۴- صاحبزادہ براری کراچی  
 ۲۷۵- شہداء الحق نور حق دہلی  
 ۲۷۶- مولانا عبداللہی خاں حبیبی رضوی بنارس انڈیا  
 ۲۷۷- سید عابد حسین شاہ چھبیشی پکوال  
 ۲۷۸- مولانا محمد عبدالستار غازی صدر جمعیت علماء پاکستان  
 ۲۷۹- مولانا عبدالصغیر رضوی بنارس انڈیا  
 ۲۸۰- مولانا قاضی عبداللہ اعظم داغم بڑی پور ہزارہ  
 ۲۸۱- مولانا عبدالعلیم نقشبندی پکوال  
 ۲۸۲- مولانا عبدالکریم قادری رضوی کراچی  
 ۲۸۳- جناب سید عارف محمود محمود رضوی گجرات  
 ۲۸۴- مولانا سید قتیق الرحمن شاہ اسلام آباد  
 ۲۸۵- مولانا علی احمد سندیلوی لاہور  
 ۲۸۶- پروفیسر غلام محسن الدین نظامی لاہور  
 ۲۸۷- علامہ سید غلام مصطفیٰ بخاری قنیل لاہور  
 ۲۸۸- علامہ غلام رسول سعیدی کراچی  
 ۲۸۹- مولانا غلام مصطفیٰ مجددی شکرگڑھ  
 ۲۹۰- مولانا قربان علی سکندری سندھ  
 ۲۹۱- پروفیسر منیر الحق کعبی لاہور گجرات  
 ۲۹۲- ڈاکٹر محمود احمد ساقی لاہور  
 ۲۹۳- علامہ سید محمود احمد رضوی لاہور  
 ۲۹۴- ڈاکٹر محمود الحسن عارف  
 ۲۹۵- سید محسن صاحب لاہور

- ۶۵۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی لاہور ۲۶۵  
 ۶۶۔ مولانا منظور عالم رضوی منجیل  
 ۶۷۔ پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظفر  
 ۶۸۔ صاحبزادہ مولانا محمد عبدالسلام کالادو، جلم  
 ۶۹۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری لاہور ۲۶۷  
 ۷۰۔ حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی لاہور  
 ۷۱۔ علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی لاہور  
 ۷۲۔ محترم محمد صادق لاہور ۲۶۹  
 ۷۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی ۲۷۳  
 ۷۴۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور ۲۷۰  
 ۷۵۔ مولانا محمد فشاں شاہ قصوری مرید کے ۲۷۱  
 ۷۶۔ علامہ محمد حبیب اللہ پوری یسیر پور ۲۷۵  
 ۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد مظاہر شرف الاشرفی کراچی  
 ۷۸۔ قادری محمد یوسف صدیقی لاہور ۲۷۶  
 ۷۹۔ محمد یاسین نقشبندی قصوری لاہور ۲۷۷  
 ۸۰۔ مولانا محمد یاسین اختر اعظمی دہلی انڈیا  
 ۸۱۔ ممتاز احمد سیدی قاہرہ مصر ۲۷۸  
 ۸۲۔ حاجی نواب دین چشتی گولڑوی لاہور  
 ۸۳۔ مولانا مفتی یار محمد قادری دہلی  
 ۸۴۔ الیہ یوسف سید ہاشم رفائی (کویت) ۲۷۹

## علامہ اقبال احمد فاروقی

(کتابچہ نیویں لاہور روڈ پر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور)

(۱)

حاجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

للمذہب اذہنی الاعلیٰ المودودی

براہ کرم مولانا عبدالحکیم صاحب شرف لاہور قادری کی خدمت میں چند ادراغ عربی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

نیا زمند۔۔۔ اقبال احمد فاروقی

(۲)

حسام الحرمین (عربی اردو)

پہ سپاس گزاری معہی مولانا عبدالحکیم صاحب شرف

یکم نومبر ۱۹۷۷ء۔۔۔۔۔ اقبال احمد فاروقی (ناشر)

☆☆☆

حاجی ارشد قریشی

(المعارف، جمع بخش روڈ لاہور)

فتنہ یوسف کذاب

اعزازی نسخہ (جلد اول دوم)

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں بدیہ عقیدت و اخلاص

۶ جنوری ۱۹۹۸ء۔۔۔۔۔ ارشد قریشی (مولف)

☆☆☆

مولانا انوار احمد قادری امجدی



(میںچند دارالعلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم "ادبھاہنج" شائع ہستی بہارت)

(۱)

فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد

تصنیف حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ تعالیٰ

بشرف نظر سرایہ اہلسنت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

۷ در رمضان ۱۴۱۷ھ --- انوار احمد قادری (ناشر)

(۲)

عرس کی شرعی حیثیت

از مولانا اختر حسین قادری بستوی

۷ در رمضان ۱۴۱۷ھ --- انوار احمد قادری امجدی

☆☆☆

مولانا افتخار احمد قادری مصباحی

(فاضل جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، حال مدینہ منورہ)

(۱)

فضائل قرآن

ہدیہ علوم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کی خدمت گرامی میں

۳ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

افتخار احمد قادری

المجمع الاسلامی، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور

☆☆☆

حضرت مولانا پیر سید ابوالکمال برق نوشانی رحمہ اللہ تعالیٰ  
(ڈو کہ شریف جہیزات)

(۱)

نوشہ ہنج

ہدیہ اغلام

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری

۱۸/ دسمبر ۱۹۷۶ء --- فقیر سید ابوالکمال برق نوشانی (مرتب)

(۲)

نوشانی شعراء

تہذیب

برائے علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری سلمہ ربہ

سید ابوالکمال برق نوشانی ۲۹/ مئی ۱۹۸۱ء

☆☆☆

مولانا اختر حسین

(مجلس اشاعت طلب فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، اعظم گڑھ)

(۱)

ندائے یار رسول اللہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

کے موضوع پر دو رسالے، محررہ (۱) امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

العزیز (۲) مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

بخدمت گرامی حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ ۲۳ رجب

۱۴۰۶ھ / ۳/ اپریل ۱۹۸۶ء

بشیر احمد فیصل آباد

☆ ☆ ☆

جناب بشیر احمد فیصل آباد

(۱)

تذکرہ کریمہ

تصنیف حضرت بابا کرم شاہ صاحب قادری مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ  
کبریٰ محترمی مولانا عبدالحکیم شرف صاحب نقشبندی  
جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ مکتبہ قادریہ لاہور  
پذریعہ علامہ اسد نظامی صاحب منڈی جہانیاں والے

فیش کردہ۔ طالب دعا

بشیر احمد

کریمہ جنرل سنور نیو مارکیٹ

ریل بازار فیصل آباد

☆ ☆ ☆

فقیر ملت حضرت علامہ مولانا جلال الدین امجدی

(۱)

بزرگوں کے عقیدے

ہدیہ ملت شریف سرمایہ ملت

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی زیدت معالیہم  
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جلال الدین امجدی

۱۰/ صفر ۱۴۱۳ھ

(۲)

خطبات محرم

قلعہ برائے معمار سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہم  
رکن مجلس عاملہ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ

جلال الدین امجدی

۲۳/ ذوالحجہ - ۱۴۰۸ھ - خادم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بہتقی

یو۔ پی۔ اے۔ الہند

(۳)

غیر مقلدوں کے قلوب

سرمایہ ملت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری

جلال الدین امجدی (مصنف)

۲۳/ ربیع النور ۱۴۱۵ھ

☆ ☆ ☆

جناب خلیل احمد رانا

(نعمان اکیڈمی، جہانیاں منڈی ضلع غازیوالہ)

(۱)

کلمہ فضل رحمانی بجواب ادہام غلام قادری (۱۳۱۴ھ)

تصنیف قاضی فضل احمد گورکھ پوری (مدھیانوی) رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ خلوص

منجانب

خلیل احمد رانا



۶ دسمبر ۱۹۹۷ء، جہانیاں شائع

☆☆☆

## ڈاکٹر خالق داد ملک

(استاذ مساعد بالقسم العربی، جامعہ پنجاب لاہور)

(۱)

تخریج احادیث شریفہ، محبوب للہ سبحوی

الاهداء مع التکرام

الی فضیلتہ الاستاذ حضرت شیخ الحدیث

محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء

☆☆☆

## قاری خدا بخش بھری

(۱)

قواعد علم تجوید بروایت امام حنفی

ہدیہ قواعد بخند مت

استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۵ دسمبر ۱۹۹۷ء قاری خدا بخش بھری (مصنف)

☆☆☆

سید رضی شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مدفون علی پور شریف

(۱)

سیاہ بر سفید

ایں نسخہ کتاب پر ارزش

بہ حضرت آقا شیخ عبدالحکیم شرف مدفون

اہداء می نمایم

ہاں اگر کسی قبول ہدیہ کتاب میں

لطف ہے کہ اس کی منت گراں نہی

مخلص

رضی شیرازی علی پوری (مصنف)

☆☆☆

جناب محترم خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی کراچی)

(۱)

تذکرہ محدث سورتی

قزابل سنت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت عالیہ میں

جس کی تصنیف و تالیف اور مسلک اہلسنت کی اشاعت و تشریح کے سلسلے میں مساعی جلیلہ اقامت

دار کعبی جاتیں گی۔

احقر

۳۰/ جون ۱۹۸۱ء

خواجہ رضی حیدر (مدرسہ)

☆☆☆

رفیع الدین ذکی قریشی لاہور

(۱)

نویدر رحمت (مجموعہ نعت)

حضرت مولانا شیخ الحدیث جناب محمد عبدالکحیم شرف قادری  
کے ذہد و تقویٰ و ریاضت کی نذر بھر غلوں نیاز

فکسار

رفیع الدین ذکی قریشی (صاحب دیوان)

☆☆☆

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی قادری  
(مہتمم دارالعلوم جالیہ نقشبندیہ منگلہ ضلع جہلم)

(۱)

مرآة العوالم

محترم و مکرم استاذ العلماء والفضلاء

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالکحیم شرف قادری صاحب کے لئے تحفہ

۲۷/ جون ۱۹۹۸ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی (مصنف)

(۲)

۳۱

فضائل صلوٰۃ و سلام

السلام والفضلاء کرامی قدر

مکرم مکرم حضرت علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں کتاب  
فضائل صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے

۱۱/ جون ۱۹۸۹ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی منگلہ

☆☆☆

سمیعہ عبداللہ قادری (گوجرانولہ)

(۱)

غوث الثقلین

سیرت مسوانح افکار

قابل احترام محترم علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری نقشبندی صاحب

کی علمی بصیرت کی نذر

صاحبزادی سمیعہ عبداللہ قادری (مولدہ)

۱۴ دسمبر ۱۹۹۳ء

☆☆☆

تکلیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی

(۱)

سنہری جالیوں والے

جناب علامہ مولانا محمد عبدالکحیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی خدمت اقدس میں ادب و احترام کے ساتھ



کلیل مصطفیٰ اعوان لاہور (مرتب)

☆☆☆

پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ

(شعبہ عربی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)

(۱)

مولد العروس

میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جناب علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت گراں پایہ میں

صاحبزادہ (مترجم)

☆☆☆

حضرت مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ

(ساہن پال شریف ہجرات)

(۱)

شریف النوارین جلد اول

ہدیہ خلوص

جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری

سید شرافت نوشاہی (مرتب)

۲۳ / ستمبر ۱۹۹۷ء

(۲)

نوشہ سنج بخش

شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہجی محمد نوشہ سنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ

حقہ

جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری

۸ / مارچ ۱۹۷۸ء

سید شرافت نوشاہی

☆☆☆

صابر براری (کراچی)

(۱)

تدبیر و فتاویٰ

نذر خلوص:

محترم مولانا عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت میں

صابر براری (مرتب)

۲۱ / مارچ ۱۹۸۶ء

☆☆☆

(۱)

جناب محترم ضیاء الحق سوز حقی دہلوی، دہلی

(کچھ اولاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ)

(۱)

مرج البحرین (مترجم)

از شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

نذر خلوص

حضرت قبلہ جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

منجانبہ  
نشیہ الحق سوز جلی دہلوی

☆☆☆

مولانا عبدالمادی خاں حبیبی رضوی

(مدرس جامعہ فاروقیہ بنارس، اہلسنت)

(۱)

الاستعداد و ایوم المعاد

توشہ آخرت

تصنیف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ مولانا عبدالمادی خاں

ہدیہ خلوص حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

یکم اپریل ۱۹۹۰ء

عبیدالرضا عبدالمادی خاں رضوی (مترجم)

(۲)

مفتی فتویٰ علماء دین

از روئے قرآن وحدیث واجماع و قیاس و بارہ عدم جواز

فکاح اہل سنت مع اہل بدعت ہدیہ خلوص بندہ مست اقدس معدن علم و حکمت

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

عبیدالرضا عبدالمادی خاں رضوی

☆☆☆

پیرزادہ عابد حسین شاہ

(ہفتادہ دین ذکر یا لایسریری چو اسیدن شاہ، ضلع چکوال)

(۱)

دلیل التجار الی اخلاق الانبیاء

تألیف علامہ یوسف بن اسطیث لدہائی رحمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت کرامی قدر مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب بعد احکام و خلوص کے ساتھ

عابد حسین

۲۳ / ستمبر ۱۹۹۹ء

☆☆☆

مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی

(کارکن تحریک پاکستان، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان)

(۱)

مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی (جلد اول)

تصنیف میاں محمد صادق قسوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز محترم حضرت مولانا عبدالحکیم شرف صاحب کے نظریہ پاکستان اور استحکام پاکستان کے لئے

تحقیق اہیق اور ایثار کی نذر

محمد عبد الستار خاں نیازی

سینئر

۱۳ / دسمبر ۱۹۹۶ء

☆☆☆

مولانا عبدالمجیب رضوی



(۱)

تذکرہ مشائخ قادریہ

برائے تبصرہ ہدیہ خلوص

مورخ اہل سنت حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ لاہور

عبدالمجتبیٰ رضوی

۶/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

☆☆☆

مولانا قاضی عبدالدائم وائٹم

(خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور، مدیر ماہنامہ "جامعہ عرفان")

(۱)

حیات صدریہ

ان کو پانا چاہئے یا خود کو کھونا چاہئے

عاشقی کہتی ہے آخر کچھ تو ہونا چاہیے

ہدیہ بخشود حضرت علامہ عبدالکیم شرف صاحب شرفہ اللہ واکرم

قاضی عبدالدائم وائٹم (مصنف)

منجانب

(۲)

سید الوری (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیہ خلوص و محبت

بخشود: قاضی اجل علامہ سید بدل، پاسبان مسلک اہل سنت

عالی جناب عبدالکیم شرف صاحب دایم لطفہ

منجانب وائٹم

(فروری ۱۹۹۸ء)

☆☆☆

مولانا حافظ عبدالعلیم نقشبندی

(ناظم جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ، پکوال)

(۱)

تذکرہ علمائے اہل سنت پکوال

ہدیہ تحریک

استاذ العلماء شیخ الحدیث والفقہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب مدظلہ

منجانب

حافظ عبدالعلیم نقشبندی

(۲)

فصل الخطاب (حصہ اول)

از حضرت مولانا خواجہ محبوب الرسول مدظلہ

ہدیہ تحریک

استاذی الکرم جناب محترم مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب حافظ عبدالعلیم نقشبندی

☆☆☆

مولانا حافظ عہد الکریم قادری رضوی

(خطیب جامع مسجد میدری گراہی)

(۱)

ایمان کامل کیسے نصیب ہو؟

تصنیف حضرت شیخ متقی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ سید زادہ محمد اقبال احمد قادری

ہدیہ - حضرت علامہ مولانا محمد عہد الکریم شرف قادری قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

والسلام مع الاکرام

عہد الکریم قادری رضوی عفی عنہ (ناشر)

☆☆☆

جناب سید عارف محمود مجبور رضوی ہجرات

(۱)

پروفیسر وقار حسین طاہری مذہبی و اعتقادی دورخی

برطانیہ گراہی:

حضرت مولانا محمد عہد الکریم شرف قادری مدظلہ

عارف محمود عفی عنہ

(۲)

خوشگام خاک ہجرات

کا

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

برطانیہ گراہی: محترم المقام مولانا محمد عہد الکریم شرف قادری صاحب

۱۸/ مئی ۱۹۹۸ء

عارف محمود (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید عتیق الرحمن شاہ

(متعلم جامعہ اسلامیہ عالیہ اسلام آباد)

(۱)

حولۃ الجامعة الاسلامیة العالمیة

العدد الرابع ۱۳۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

مجلتہ تصدر عن الجامعة الاسلامیة العالمیة اسلام آباد پاکستان

الاهداء إلى

فضيلة الأستاذ شرف القادری دامت معاليہ، بوركت اوابہ، ولہالبہ

من معین

السید عتیق الرحمان اسلام آباد

۲/ من ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ

☆☆☆



مولانا مفتی علی احمد سندیلوی

(امیراخوان المومنین لاہور)

(۱)

قاموس القرآن

للفقیہ المفسر الجامع الحسین بن محمد الدامغانی

ہدیہ تحریک:

حکیم ملت حضرت مولانا محمد عبدالحمید شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث و صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مجاہد

علی احمد سندیلوی

خادم دارالافتاء

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۳/ محرم ۱۴۱۵ھ / ۳/ جون ۱۹۹۵ء

☆☆☆

پروفیسر غلام معین الدین نظامی

(شعبہ فارسی اور نیکل کالج لاہور)

(۱)

النبي المعظم

بحیثیت پیکر مبروہ استقلال

تحریر: غلام معین الدین مروادی

بلاور: حضرت علامہ شرف قادری صاحب جامعہ نظامیہ لاہور

غلام معین الدین نظامی

☆☆☆

علامہ سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیلی

(۱)

مسلمان خواتین کی علمی خدمات

بعد ادب و خلوص

بخدمت استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحمید شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

غلام مصطفیٰ

جامعہ مدینۃ العلم، رانا ٹاؤن لاہور

۲۷/ نومبر ۱۹۹۶ء

☆☆☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شمارح مسہم شریف)

(۱)

مقام ولایت نبوت

بلاور: گرامی حضرت شیخ الحدیث علامہ شرف صاحب زید شرفی

غلام رسول سعیدی غفرلہ

☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ مہدی

(ادارہ تعلیمات مہدیہ شکر گڑھ)

(۱)

علمی و فکری مجلہ

عزم نو۔۔۔۔۔ قرآن نمبر

۹۶۔۔۔۔۔ ۱۹۹۵ء

بخدمت اقدس:

حضرت الغلام جناب شرف قادری صاحب دامت برکاتہ

۷۱ / فروری ۱۹۹۶ء

غلام مصطفیٰ مجددی

☆☆☆

مولانا قربان علی سکندری

(ناظم جمعیت علماء سکندریہ، پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور سندھ)

(۱)

مخزن فیضان

یعنی

ملفوظات شریف اردو

امام الاولیاء حضرت پیر سائیں روزہ دہنی قدس سرہ

تحفہ برائے علامۃ العصر مولانا مفتی عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

فقیر قربان علی سکندری

☆☆☆

پروفیسر منیر الحق کعبی ممبہوری

(مدیر ماہنامہ ”زہاج“ سحرات)

(۱)

سلام رضا۔۔۔۔۔ تقصیم و تقسیم اور تجزیہ

مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں

کعبی (مصنف)

پڑوسیہ مرکزی مجلس رضا لاہور

☆☆☆

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

(۱)

حافظ و ناظر رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

از حضرت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہدیہ عقیدت و محبت

استاذ العلماء شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۱۱ / ستمبر ۱۹۹۶ء

محمود احمد ساقی لاہور

بانی مرکزی مجلس احناف لاہور

(۲)

اقبال و احمد رضا

کے

فکری زاویے

پیش خدمت:



مرید و محسن استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی  
محمود احمد ساقی (مصنف)

☆☆☆

علامہ سید محمود احمد رضوی

(مرکزی امیر حزب الاحناف، لاہور، شارح بخاری)

(۱)

فیوض الباری شرح صحیح بخاری (جلد پنجم)

جناب محترم محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے زیر مطالعہ

۱۰/ نومبر ۱۹۹۳ء

سید محمود احمد رضوی

☆☆☆

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

(دارالعرفان، رحمان پارک گلشن، راوی لاہور)

(۱)

نماز کا مسنون طریقہ

حضرت اقدس مولانا عبدالحکیم صاحب دامت برکاتہم

کی خدمت میں ہدیہ اخلاص

محمود الحسن (مؤلف)

جناب محترم سید محسن صاحب

(مینجر فریڈ ہک شال، لاہور)

(۱)

تبیان القرآن، جلد اول

از علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث جناب محترم القام عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت میں پیش کی جاتی

محسن

ہے۔

☆☆☆

مولانا علامہ معراج الاسلام

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، لاہور)

(۱)

منہاج البلاغہ

ہدیہ برائے تنقید و تقریر

جناب علی حضرتہ علامہ جناب محترم

محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

۱۳ ستمبر ۱۹۹۴ء

محمد معراج الاسلام (مصنف)

☆☆☆

فضیلۃ الشیخ السید حازم محمد احمد المعروف

(مدرس مساعد بقسم اللغة الدردیة و آدابها، کلیۃ اللغات والترجمۃ جامعۃ الازہار الشریف)

(۱)

حکیم الامتہ و شاعر الاسلام

العلامة محمد اقبال

۱- تالیف: حاشیہ فقہیہ الامام الشیخ محمد عبدالحکیم شرف القادری المحترم۔  
۱۶/ ذوالقعدہ ۱۳۱۸ھ = ۱۳۴۰/ مارچ ۱۹۹۸ء (الموافق)

حازم المجلد

(الموافق)

(۲)

مدونہ دہلی الشہریت

اورینٹل کالج میگزین

بسط ۱۳۵ سال تقریبات

۹۶-۱۹۹۵ء

إهداء:

إلى أستاذنا الأجل معالي فضيلة الإمام الشيخ  
محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ العالی

تلمیذ کم المخلص

حازم محمد أحمد

۹/ ربيع الاول ۱۴۱۹ھ/ ۵/ يوليو ۱۹۹۸ء

(۳)

بائین الغفران

إهداء:

إلى أستاذنا العجل شيخ الحديث النبوي الشريف  
معالي الإمام الفاضل الأستاذ محمد عبدالحکیم شرف القادری  
أطال الله عمره من أجل الإسلام والمسلمين في كل مكان ونفعنا بعلمه الغزير

المخلص

حازم محمد أحمد عبدالحکیم المصنف

۱۰/ ۸/ ۱۹۹۸

☆☆☆

پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی

(۱)

سیر العارفین

مؤلف: خالد بن فضل اللہ جمالی

مترجم: محمد ایوب قادری

ناشر مرکزی اردو پورڈ لاہور

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف القادری صاحب کی خدمت میں پیش کردہ

محمد ایوب قادری

۱۹/ اکتوبر ۱۹۷۶ء

(۲)

میر عبد الواحد ہلکوی

مقالہ محمد ایوب قادری مشمولہ سہ ماہی اردو شماره ۳-۸۱

محرری مولانا محمد عبدالحکیم شرف القادری صاحب زیدت مبارک



مولانا ارنا محمد ارشد رضوی

(۱)

تعظیم مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں

میں یہ کتاب اپنے محسن عظیم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکلیم قادری دامت برکاتہم

العالیہ کی خدمت مقدمہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

۲۷/ جنوری ۱۹۸۳ء محمد ارشد رضوی (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید محمد ریاست علی قادری رضوی

(بالی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

(۱)

معارف رضا (جلد چہارم)

تحفہ خلوص و محبت:

حضرت علامہ محترم عبدالکلیم شرف قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

تقریر

محمد ریاست علی قادری

۳۱/ دسمبر ۱۹۹۴ء

☆☆☆

مولانا علامہ محمد انور مکی مالوی

(بدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف سرگودھا)

محمد ایوب قادری

☆☆☆

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج صدر بازار لاہور کینٹ)

(۱)

مقامات منظری

گرامی خدمت حضرت مولانا عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ العالیہ

از مرتب کتاب

۳۱

محمد اقبال مجددی لاہور

۳۱/ جنوری ۱۹۸۳ء

☆☆☆

صاحبزادہ ابوالخالد قادری محمد اکرم خاں علوی

(جامعہ غوثیہ معہ مدرسہ رضویہ ریاض الاسلام، انک، صدر)

(۱)

”تفسیر ریاض القرآن“ حصہ اول

از پیر مفتی محمد ریاض الدین اعوان

تحفہ کریمہ

بخدمت عالی وقار جناب عبدالکلیم شرف قادری صاحب جامعہ نظامیہ لاہور شریف

☆☆☆

(۱)  
فقہ حنفی کے اساسی قواعد

ہدیٰ اغلاص

کتاب شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

از جانب

محمد انور مسکھاولی

۲۲/ مئی ۱۹۹۷ء

☆☆☆

صاحبزادہ محمد اسماعیل حسنی

(شاہ والا شریف، ضلع خوشاب)

(۱)

رسائل حسنیہ

نذر ذوق:

مخدومی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

امیدوار التفات و مشتاق ملاقات

اسماعیل

۱۳/ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

☆☆☆

حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ

(ناظم اعلیٰ جامعہ فریدیہ، ساہیوال)

(۱)

علم القرآن

تقدیم برائے حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحکیم صاحب شرف زید شریف

ابوالنصر منظور احمد (مصنف)

۱۳/ مارچ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

مولانا ابوالحسن حکیم محمد رمضان علی قادری

(۱)

تنویر الایمان بوسیلة اولیاء الرحمن

مقدمہ

بعضوت العظام محترم المقام قبلہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری مدظلہ

مکر قبول الفتد ذہبہ و شرف

اللہ والی الرحمن ابوالحسن قادری غفرلہ

۱۹/ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ / ۲۹/ ستمبر ۱۹۹۱ء

بمختصر و مستندہ

☆☆☆

محترم مقصود حسین قادری اویسی کراچی

(۱)

علم کے موتی

فہرست تصانیف حضرت شیخ علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

۱۹۵۲ء ----- ۱۹۹۸ء



ہدیہ برائے مطاعہ:

حضور قبلہ محترم جناب حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی

طالعہ دجا خاکینے اولیام (مد)

مقصود حسین قادری اویسی کرمانی

۱۳/۵/۱۳۱۸ھ ۱۳/۱/۱۹۹۸ء

☆☆☆

علامہ پروفیسر محمد حسین آسی ایم۔ اے

(۱)

موجودہ فرقہ واریت اور

حضور نقش لامانی کا مذہبی تعامل

ہدیہ محبت

بخدمت فاضل شبیر علامہ محمد عبدالحکیم شرف مدظلہ

سنگ بارگاہ حضور نقش لامانی

آسی

۲۲/۱/۱۹۹۸ء

(۲)

نذر اخلاص بخدمت سیرت حضور نقش لامانی

فاضل شبیر محقق روشن ضمیر حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد عبدالحکیم شرف صاحب دامہ فضلاء و فضلاء

گر قبول افتد زبے مرزو شرف

سنگ بارگاہ حضور نقش لامانی (مرتب)

۱۳/رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

☆☆☆

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(صدر مدرس جامعہ قادریہ رچھنا سٹیشن بریلی شریف یو۔ پی۔ انڈیا)

(۱)

فوائد حنفیہ ترجمہ جامع المعوض

ہدیہ خلوص محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف

قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

۲۷/محرم الحرام ۱۴۱۳ھ جمعہ

محمد حنیف خاں رضوی

(۲)

تعریفات

از مولانا منظور عالم رضوی پورنوی پبلی بحیثیت

محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف قادری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ہدیہ خلوص

محمد حنیف خاں رضوی

۲۷/محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

☆☆☆

مشتق محمد خاں قادری

(مستم جامعہ اسلامیہ، اسلامیہ پارک، لاہور)

(۱)

کروں شیریے نام پہ چلن فدا

بدینہ خلوص و محبت:

محترم و مکرم حضرت علامہ قبلہ استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت

برکاتہم

۱۰۴۵-۹۳ء

محمد خان قادری

(۲)

محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

بدیع عقیدت

بخدمت اقدس قبلہ استاذی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۷/ اگست ۱۹۹۳ء

دعا جو

محمد خان قادری (مصنف)

☆☆☆☆

علامہ محمد سعید احمد نقشبندی

(سابق خطیب داتا گنج بخش لاہور)

(۱)

اشعرتہ المصنوعات اردو جلد اول

بدیع عقیدت بخدمت حضرت استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

منجانب

محترم کتاب خدا

۲۹/ رمضان ۱۴۱۰ھ یکم اگست ۱۹۸۱ء

☆☆☆☆

محمد عالم مختار حق

(مشہور مصحح اور فاضل لاہور)

باسمہ بجا

(۱)

بہار شریعت

مکرم و محترم جناب شرف قادری صاحب مدظلہ

آپ نے صحت متن (بہار شریعت) کے سلسلے میں جو تفسیری و دوری فرمائی اس کے لئے

ہر مو میرے بدن کا سراپا سپاس ہے

ان الفاظ کے ساتھ "بہار شریعت" کا ایک نسخہ آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ ع

مگر قبول اللہ ذہبہ عزہ شرف

نقذ

محمد عالم مختار حق (مصنف)

۲۵/ ستمبر ۱۹۹۵ء

☆☆☆☆

محترم مولانا محمد عبدالحکیم حیدر آباد دکن

(۱)

مقاصد الاسلام

از مولانا الحاجہ محمد انوار اللہ قادری



فضيلة الشيخ مولانا محمد عبد الحكيم شرف قادري صاحب دامت بركاته

۱۶ / محرم ۱۳۱۳ھ

محمد عبد الرحيم حيدر آباد دکن

☆☆☆

علامہ عبدالغفور انورى رانيوئيد

(۱)

تبليغي جماعت كاسنج رخ

بطور نذرانہ در خدمت عاليہ حضرت علامہ مولانا عبد الحكيم شرف

از

محمد عبدالغفور الوري

(مصنف)

۹ / جولائی ۱۹۷۹ء

☆☆☆

مولانا محمد عبدالرحمن الحسني

(۱)

قبوضات حسنه

تأليف حضرت صاحبزادہ احمد حسن الحسني

نذر الشكر جناب علامہ محمد عبد الحكيم شرف قادري نقشبندی مدظلہ

ابوالانوار محمد عبدالرحمن الحسني

شاہ والا خوشاب

یکم ربیع الاول ۱۳۱۳ھ / ۱۱ / جنبر ۱۹۹۱ء

☆☆☆

مولانا محمد علی نقشبندی سیالکوٹ

(۱)

انوار لاشانی

تصنيف پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہ

بخدمت اقدس حضرت فاضل علامہ مولانا محمد عبد الحكيم شرف قادري جامعہ نظامیہ لاہور

منجانب

محمد علی نقشبندی

۱۹ / نومبر ۱۹۸۳ء

شہاب پورہ سیالکوٹ شہر

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی

(بالعلم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

مفتاح المرقاة

ہدیہ خلوص بخدمت اقدس استاذی المکرم

علامہ مولانا محمد عبد الحكيم شرف قادري دامت بركاتہم العالیہ

عبدالستار (مؤلف)

۸ / جولائی ۱۹۹۷ء

☆☆☆

مولانا منظور عالم رضوی

(مدرس جامعہ اجمل العلوم ہنٹنل)

(۱)

تقریفات

بشرف نظر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب

مدرس جامعہ نظامیہ "امجدون لوہاری گیٹ" لاہور

۱۳/ اپریل ۱۹۹۸ء

مفتخور عالم (مرتب)

☆☆☆

پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظفر

(شعبہ عربی، جامعہ پنجاب، لاہور)

(۱)

علوم العربیہ۔۔۔ اللغة، النحو، النقد

برادر گرامی حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت

میں ہدیہ اخلاص و محبت

۸/ جون ۱۹۹۸ء

سید محمد کبیر احمد مظفر

☆☆☆

صاحبزادہ مولانا محمد عبد السلام

(۱)

دریکتا شرح کریم

ہدیہ عقیدت:-

مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں بہت احترام کے ساتھ

از

محمد عبد السلام

۱۰/ دسمبر ۱۳۱۸ھ

☆☆☆

حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

(ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

(۱)

فتاویٰ رضویہ جدید (تیرہ جلدیں)

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد

کے ذوق مطالعہ کی نذر

۱۳/ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

محمد عبد القیوم غفرلہ

رضا فاؤنڈیشن، لاہور

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

(۱)

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

تحفہ عظیمہ:-

حضرت مولانا جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ العالی

حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

۴/ جنوری ۱۹۹۳ء

(مرتب)

☆☆☆

علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی



(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف

عربی، اردو، سب جلد اول دوم

مترجم علامہ محمد صدیق ہزاروی

بعد ادب و نیاز۔ بخند مت استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۲۰/ دسمبر ۱۹۹۳ء

محمد صدیق ہزاروی

(۲)

ریاض الصالحین --- امام نووی

ترجمہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

ہدیہ خلوص:

بخند مت استاذی المکرم حضرت الاعام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۱۵/ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

محمد صدیق ہزاروی

(۳)

عقائد و عبادات

ہدیہ خلوص:

بخند مت استاذ العلماء حضرت استاذی المکرم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۲۵/ دسمبر ۱۹۹۵ء

محمد صدیق ہزاروی

(مؤلف)

(۴)

توسل کی شرعی حیثیت

ہدیہ خلوص

بخند مت حضرت استاذ العلماء علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ

۳۰/ اپریل ۱۹۹۱ء

محمد صدیق ہزاروی

(۵)

اصول الشاشی (سوالا جوابا) اردو

ہدیہ خلوص و نیاز

بخند مت استاذی المکرم علامہ شرف قادری مدظلہ العالی

۲۲/ مارچ ۱۹۹۰ء

محمد صدیق ہزاروی

(مصنف)

(۶)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

ہدیہ اختصاص

بخند مت حضرت استاذ گرامی علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید و مجدد

۱۰/ جون ۱۹۹۸ء

محمد صدیق ہزاروی

(مترجم)

☆ ☆ ☆

محترم محمد صادق

(جنرل سیکرٹری احمد رضا لائبریری، سنگھ پورہ لاہور)

(۱)

عورت کی سربراہی کا مسئلہ

(مجموعہ مقالات)

بکھرمت دینا ب عزت مآب حضرت علامہ مولانا

شرف العلماء سیدی محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب

محمد صادق

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

(بانی مرکزی مجلس رضالاہور ویوم رضا)

(۱)

ارشادات حضرت داتا گنج بخش

رخسار سعادت اطوار ممتاز احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے مطالعہ کے لئے

۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

محمد موسیٰ عفی عنہ

(۲)

اکرام امام احمد رضا

از مفتی محمد برہان الحق جہا پوری

مرتب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری

صاحبزادہ ممتاز احمد قادری سلمہ اللہ تعالیٰ کی نذر

۲۳/ جون ۱۹۸۱ء

محمد موسیٰ عفی عنہ

(۳)

ہزم خیر از زید

از مولانا شاہ زید ابوالحسن قادری مجددی

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی نذر

۵/ شعبان ۱۴۰۳ھ

محمد موسیٰ عفی عنہ

(۴)

احوال و آثار - عبد اللہ خواجہ شمسگی

از محمد اقبال مجددی

ہدیہ خلوص

بکھرمت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید مجددی

دعاگو

محمد موسیٰ امرتسری لاہور

۸/ مئی ۱۹۷۲ء

ہدیہ ہدیہ

مولانا علامہ محمد فاضل تابش قصوری

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

(۱)

سافر کوثر

از قمرزدانی

صاحب علم و فضل علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کے علمی ذوق کی نذر

۹/ ستمبر ۱۹۸۵ء

تابش قصوری



وفا کے پیکر

از الحاج نواب الدین چشتی کوٹروی

تقدیم نام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ  
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۲/ اکتوبر ۱۹۹۰ء

تأیید قصوری

(۳)

البدیع النبوی

الاستاذ محمد حسین اختر الہادی

الإهداء من تائب القصورى

إلى حضرة الفاضل أفاضي المكرم محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ

۹/ ذی قعد المبارک ۱۴۱۰ھ / ۲۳/ جون ۱۹۹۰ء

تأیید قصوری

(۴)

حیات محی الدین غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم نام

حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

منجانب

حضرت علامہ مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ 'پیرہ کوٹھہ' سندھ)

"محبت محترم مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس، تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف مصروف ترین اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتابوں کے تراجم اور حواشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا بین ثبوت ہیں۔ ایک عالم متقی ہونے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔"

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، حقیقت میں اس کا خالق ادا کر دیا ہے۔ میری ولی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن جاناں بے غلطی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔"

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خلیفہ مرکزی جامع مسجد 'واہ ٹیکسٹری')

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت، چکوال کا شائع کردہ رسالہ "غایت التعقیق" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں، وہ لائق صد تحمیک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے۔"

☆

## مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم، پوسٹ گھوسی، اعظم کڑہ)

"لاہور میں جو لوگ مجھے پسند آئے ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع کردہ متانت و سنجیدگی، علم و فضل اور کام کی وسعت و گہرائی غرض کہ ہر لحاظ سے آپ ٹوبہ سے خوب تر ہیں۔"

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگانِ مفسر کی یاد بچا دیں گے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں انشاء اللہ عالم آشکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت و جود و جہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور اعلیٰ حضرت کا ہمارک مٹھن آپ حضرات کے ذریعہ ہی وسیع سے وسیع تر ہو۔"۔

☆

## حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح بخاری شریف، امیر مرکزی حزب الاخوان، لاہور)

"فاضل جلیل، عالم نہیں حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور خلوص کے ساتھ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بظہل حضور سید المرسلین علیہ

۱۔ عبدالمنان اعظمی، "موردہ مکتوب از اعظم کڑہ، بنام علامہ شرف قادری، نمبر ۱۳، صفحہ ۱۳۰۸، ۱۳۰۸ء

علوۃ السلف انہیں صحت و معاشی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔"

☆

## حضرت علامہ ارشد القادری

(بانی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء، دہلی)

"بھائی! الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے نکالیں شاداب ہوئیں دل سرور ہوا۔۔۔ مولانا شرف قادری کا کلمہ تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔۔۔ خدا پر دہ غیب سے اس امام کا تقدیر پیدا کرنے۔۔۔ ہوا ہی پر مغز، جاندار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔۔۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں نکلتی۔۔۔ خدائے قدیر آپ حضرات کو بڑائے خیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر نہیں وسائل کے دروازے کھول دے۔۔۔ علم و النش کے اعزاز و تکریم کی بڑی اچھی طرح والی ہے آپ حضرات نے۔۔۔"

☆ الزکی الذکی، مظہر الوصف، الملکی، فطیلة الشیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، حفظہ المولانا جلیل و آجہ

رحیم السلام و رحمۃ و برکاتہ، ایام اقبال و اکرام مستدام!

"من عائد اہل السنۃ" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مثبت انداز میں جس علمی متانت و شائستگی اور با وزن شواہد و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے "البریلویہ" کا قرض امداد ہے، اس کے لئے پوری دنیا کی مسیت کی طرف سے آپ اور ساتھ الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار شکر کے مستحق ہیں۔"

۲۱۔ سید محمود احمد رضوی، علامہ تبصرہ، اسلامی عقائد، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۰ء  
۲۲۔ ارشد القادری، علامہ مکتوب از مولانا بنام علامہ شرف قادری، نمبر ۱۳، فروری ۱۹۹۰ء



آپ حضرات نے ہماری آنکھیں کھلی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو سرسبز سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنادیا کہ ہم سر اٹھا کر چلیں اور سینہ کان کرہت کریں۔ اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فتوح پر بھی ایسا انبساط کی کیفیت طاری ہے کہ حق کی طرف سے وقار کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے "لھذا کم المولنی الذکر ہم العلیل احسن العزاء وأنم العزاء۔"

"من عائد اهل السنة" نہ صرف "البریلویہ" کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقانیت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی و ستائیز بھی ہے جسے فکر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اساسی کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس ہنر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دوامہ کے اثر فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قاطعہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا جھوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔ ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں، آپ کی ذات بہر حال مبارک ہلا کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔ والسلام مع الاحرام۔ ۱۳

☆

## حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دارالعلوم اشرف المدارس 'اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالکبیر شرف کی تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے مل کر صرف پنجاب کے نہیں، اور صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکر یہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے قلبی طور پر اس کار و تبلیغ فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی۔ ۱۴

☆

## فقیر ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مستف الوار الحدیث و کتب کثیرہ انڈیا)

"من عائد اهل السنة" کے مطالعہ سے بہت محفوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتقد ایمان افروز اور وہایت سوز مجموعہ تیار کرنا ہندوستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔ خدائے عز و جل آپ کی اس محنت شاقہ کو بھی قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشنے کی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہوگی۔ یقیناً ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی، بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

جائے تاکہ اردو ان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو۔ ۳۱۔

☆

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

(اعظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

”مولانا محمد عبدالعظیم شرف قادری صاحب کے قلم و بیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر عالم فاضل مولانا السید یوسف ہاشم الرفاعی کی کتاب ”ادلة اهل السنة“ اور ”الرد المہکم المصیح“ کا اردو ترجمہ کیا تاکہ پاک و ہند کے عوام پر ظاہر کیا جاسکے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کا فاضل ہریوی امام احمد رشتا نے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک ہے جو پورے عالم اسلام میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک و بدعت کہنے والے حضرات پاک و ہند میں مذہم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں۔ ۳۲۔

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

”حضرت صاحب الفضیلۃ والارشاد السید یوسف السید ہاشم الرفاعی حفظہ اللہ نے ”ادلة اهل السنة“ اور ”الرد المہکم المصیح“ لکھ کر اہل سنت و جماعت کے دفاع کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعظیم شرف قادری مدظلہ العالی نے اس کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دلائل قاہرہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصنف مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو قائد اہل سنت کا دفاع کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! ۸۰۔

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور)

ان (مولوی اللہ تبار محمد اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں ان میں سے ایک مولانا عبدالعظیم صاحب ہیں عالموں میں جو خوبیاں ہونی چاہیں وہ سب کی سب ان میں جمع ہیں تقویٰ بھی ہے، ورور بھی ہے، تبلیغ کا جذبہ بھی ہے، پرمحالے کا شوق بھی ہے، تالیف و تصنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق کردار پوری زندگی کا ہوا انداز ہے وہ خالص اور خالص ایک ایسے شخص کا ہے جو فی الواقع نبیوں کا وارث ہوتا ہے۔ ۹۰۔

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دارالعلوم اشرفیہ، مصباح العلوم، مبارکپور)

”آپ کی عظیم دینی خدمات اس دور میں بے مثال ہیں جس کی وجہ سے آپ کی محبت و عظمت فطری طور پر دلوں میں جاگزیں ہے۔ مولانا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم تر دینی خدمات بدت العریضہ تار ہے۔ آمین! آمین! ۱۸۱۔

☆

- ۸۔ شاہ احمد نورانی مولانا علامہ: ”تقریر پر اسلامی عقائد“ ص ۱۱۰ تحریر ۱۲ شوال ۱۳۸۰ھ
- ۹۔ مفتی محمد حسین نعیمی مولانا علامہ: ”خطبہ بر موعہ“ ج ۱، دارالکرامی علامہ شرف صاحب تاریخ ۱۳۸۱ھ
- ۱۸۔ شریف الحق امجدی علامہ: ”خطبہ بر موعہ“ ۱۲ شوال ۱۳۸۰ھ ج ۱، دارالکرامی علامہ شرف قادری

- ۳۱۔ جلال الدین امجدی علامہ: ”خطبہ شرف قادری“، مکررہ، مطبعہ المظہر ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۹ء)
- ۳۲۔ محمد عبدالقیوم ہزاروی مفتی: ”راے کرامی دہشت اسلامی“ علامہ از علامہ شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۳۹۰ھ



علامہ محمد احمد مصباحی

(الجمع الاسلامی، فیض العلوم، اعظم گڑھ)

”جس خاموشی اور دل جمعی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں، وہ شیئ کے ہنگامی دور میں لائق تقلید ہے۔“

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ مزین دیار کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تازہ گشتیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً عربی رسائل و کتب کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور امت و استقامت کے ساتھ عالمی بیانیہ اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخلصانہ خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا تدریسی کمال، علمی استحضار، قلمی مسرت، اشاعتی حکمت، پھر معاملت و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراوان اور اپنی رضا سے بلند سے نوازے۔“

☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف، صاحب تفسیر ”تبیان القرآن“)

”حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں مسرت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انگشت لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزم و حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔“

۱۶۔ محمد احمد مصباحی، علامہ، مکتوب، عمرہ ۸، ربیع النور ۱۳۰۹ھ / ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء، علامہ شرف

۱۷۔ محمد احمد مصباحی، علامہ، مکتوب، عمرہ ۱۵، فروری ۱۹۹۰ء، علامہ شرف قادوری

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب لاہوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قابل ذکر رسالہ، کتاب، مکتبہ، تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا۔ اس کے خلاف اغیار کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس بنود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا اجراء ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے، مکتمل ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حل کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آگئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آہو رہتا ہے۔ آمین یا رب العالمین بجاہد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔“

☆

حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور، یوم رضا)

”فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادوری زید شرف نے اپنی گراں قدر تالیف ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۱۸۔ غلام رسول سعیدی، علامہ، تقدیم، ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۹ء



اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں، مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں، حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود، مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو غیبت جان کر یہ چند سطور عالم غفلت میں لکھ دی گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لائق اب ترجمہ کے بلکہ محاسن کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ ۲۳۲۔

۲۳۲

## حکیم سید محمود احمد برکاتی

(نبیرہ حکیم سید برکات احمد لوگنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

سلام مستنون

اخونا الفاضل

تحقیق الفتوی وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سامی کیا تھا اور ترجمے یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی، افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔ اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی، بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے والے فضلہ سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہے ہیں۔ مولانا شاہ عون احمد قادری (پہلواری شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتوی لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس "فہامۃ العلماء" (علماء کی گم شدہ متاع) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔

۲۳۳ حکیم محمد نصیر الدین ندوی، مکتوب مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۰ء، نظام ملانہ شرف قادری

کلمات علمی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانچیں و نام لیا ہیں۔ جن کی بدولت اس کفرستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالکلیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے یہ تذکرہ شہادتِ محنت اور کمالِ توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ اسے قبولِ دوام کا شرف حاصل ہو گا۔ ۱۳۰

ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالکلیم شرف مسلک و رضا کے علم بردار علماء کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلسِ رضا لاہور کے علمی سہ ماہیوں میں سے ہیں، ان کے لئے اور اس دور افتادہ کے لئے دعا ہے خیر فرمائیں۔ ۱۳۱

## حکیم — نصیر الدین ندوی

(برادر زادہ علامہ الہند مولانا عین الدین اجیری)

شرف مجسم وجود تمام، دامت برکاتہم العالیہ

سلام مستنون و مودت مشحون!

تحقیق الفتوی کا عظیم الشان ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل میرے مطالعہ میں ہے کئی بار از ابتداء تا انتہاء دیکھ چکا ہوں، مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضلِ خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اتنا سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عامی کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمالِ تفہیم کی دلیل ہے، اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ امتناع المنظوم کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے، امتناع المنظوم اپنے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب ہے اور اس دور میں

۱۰۔ محمد ندوی، حکیم: "تذکرہ و اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء  
۱۱۔ حکیم محمد ندوی، امر سیری مدظلہ: مکتوب تمام حضرت مولانا قیام الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ، مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء (نحوالہ ماہنامہ اشیر اہل سنت لاہور، شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء صفحہ ۱)



کراچی میں اب کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوتِ قدوم دی گئی ہو؟  
ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔ ۳۲

خامس

محمود احمد برکاتی

☆

### علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی)

”محمد عبدالکلیم شرف قادری نقشبندی محض عربی دان ہی نہیں واقعیت شناس بھی ہیں۔۔۔ صرف ترجمان ہی نہیں حقیقت آگاہ بھی ہیں۔۔۔ ان کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا۔۔۔ درسیات کی جانگاہ مشق سے تھکا ماندہ عالمِ دین حیرت ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔۔۔ ”قاضی مبارک“ ”سلم“ ”صدر“ اور ”شس بازغہ“ کی روح کش تقریروں کے چلاپے اور تڑاتے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو خشک نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ روتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے۔۔۔ تڑپتا بھی ہے اور تڑپاتا بھی ہے۔۔۔ لگھٹاس کا دھندہ نہیں درد ہے۔۔۔ وہ اپنے درد کے اظہار کے لئے اس کا قاتل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنانا جائے۔۔۔ جب کہیں کوئی یلغار فہم کیس سے بھی سنائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لہروں کو عام کرنے کا مشتاق بن جاتا ہے۔۔۔ ”من نفعات المغلوذ“۔۔۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری نقشبندی کی تصنیف میں لیکن پسند ضرور ہے۔۔۔ کتاب کا انتخاب بذاتِ خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہدِ عادل ہے۔۔۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سندھ سے کھلا اور ہڈیوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں ان کی زبان میں شیرینی، مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیازِ مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف

۳۳ سید محمود احمد برکاتی حکیم: مکتوب تحریر کردہ ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء، مکتبہ دار شرف قادری

نکاحی اخلاق میں وسعت اور مہمان نوازی میں عربیت ہے اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر تحقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں۔۔۔ ”من نفعات المغلوذ“ دراصل شرف بھائی کا خوبصورت مصالحتی آئینہ ہے۔۔۔ آئینہ جس میں آپ محمد عبدالکلیم شرف قادری کو چہنچاہتا دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے محمد عبدالکلیم شرف قادری کی تاریخی پیمیز چھماڑ، اعتقادی بحث و ذریعہ نظریاتی آہنگ و تہلیب ”من نفعات المغلوذ“ میں نظر نہیں آتا۔۔۔ اگر محمد عبدالکلیم شرف قادری نے اپنے رشحاتِ قلم اور نفعاتِ تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔۔۔ جس میں غزالی اور حسن بھری قائد کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ جل مجدہ ”من نفعات المغلوذ“ کی خوشبوئیں عالمِ قریبائے۔۔۔ اور محمد عبدالکلیم شرف قادری سے دینِ مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔۔۔ اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیبِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ ۳۵

☆

### علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المعجم الاسلامی، ڈین ٹیک، ہالینڈ)

”یقیناً“ آپ اہل سنت کے خزانہ و عامرہ کے گوہرِ شب تاب ہیں۔ ملتِ اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر بیشِ فخر کرتی رہے گی۔۔۔ نہایت خاموشی سے کچھ شمولی میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی جو گرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں یہ کمال و خوبی زورِ بازو سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۳۵ سید ریاض حسین شاہ، علامہ: تقدیم ”زندہ جاوید خوشبوئیں“ مطبوعہ: نور ۱۹۹۰ء

صرف خدا کے بخشش کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفید فرتے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنکر اپنے تخریبی منصوبوں کو بخ و بیخ کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش کرتا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں۔“ ۳۲۔

☆

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، طبر گراچی)

”جب سے آپ کی زیارت ہوئی، آپ کی یاد ستاتی ہے۔ آپ کے تقویٰ، نیک سیرت و رت سے فقیر بہ حد متاثر ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین ۳۳

☆

علامہ قاضی عبدالداغ و دائم

(مدیر ماہنامہ ”جام عرف“ ہری پور ہزار)

”واللہ! کیا عمدہ کتاب لکھی ہے، عالی جناب شرف صاحب نے۔ جیسے چاندنی کی کرنوں سے دیا ہوا صبح کے جان فزا ابلے کو مجسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس ضخیم کا نام ہے ”عقائد اہل السنۃ“ عربی زبان کی دل پذیری و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور اور ملاست نے جو غضب ہے اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و تراجم کا مترجم ابشار گر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی لگھمی و آہنگ سے مسحور کرے۔ یا نقد و جرح کی جوئے خارا شکاف برہ رہی ہو اور باطل کے گھروندوں کو مسمار کرتی جا

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گا بے سلسلہ پکاراٹھے گا۔

جاء الحق و زعم الباطل ان الباطل کان زھوا

ایسا اچھوتا اور انمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین ۳۴۔

☆

علامہ سید عبدالرحمن شاہ بخاری

(ریسٹنٹ کالر قائد اعظم لائبریری، جناح ہال، لاہور)

”مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری زید مجدد کی ذات گرامی علم و فضل کی دنیا میں خود ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس، وعظ و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر گزاری۔ ایک عالم کو میرا ب کیا۔ تثنیہ لبوں کی پیاس، بھائی اور فکر و دانش کے گھزار کھلائے۔ ترجمہ ”تخصیص الشہد فی معرفۃ الملکۃ والتصوف“ ان کے بحر علمی و وسعت فہم اور وقت نظر کا شہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق، تسلسل اور تخیل کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش انتہائی مہاس، شستہ اور رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ سے برآ ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منعکس ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں تخلیق، تفریع اور تعبیر کے ساتھ لطف کا مرقع بن گئی ہے وہیں اس کی تائید و افادیت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ ہر گاہ رب العزت میں استدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔“ ۳۵۔

۳۴۔ عبدالداغ و دائم، قاضی، ترجمہ ”میں عقائد اہل السنۃ“  
۳۵۔ مولانا عبدالرحمن بخاری، سید تقریب، تخصیص الشہد فی معرفۃ الملکۃ والتصوف

پدر قادری، علامہ، مکتوب، محرمہ ۱۴۲۷ھ، ۱۹۹۲ء، جام علامہ شرف قادری  
محمد جان نعیمی، مولانا، مکتوب، محرمہ ۱۵، نومبر ۱۹۹۲ء، جام علامہ شرف قادری



## علامہ محمد مشتاق شصوری

(مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

"استاذ العلماء علامہ الحاج محمد عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیقی، فنی اور تدریسی کاوشیں مثالی ہیں۔ نہ سہ و سبب انقلاب نہایت مختصر، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ مہنت کے تحریری غلاء کو پرنے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ذات کو ناگوں اوصاف میدہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر، تقریر، تدریس میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں۔ سنگین حالات، گھٹن مراحل اور دشوار گزار منازل میں صبر و استقامت، صبر و قناعت کے پیکر جمیل نظر آتے ہیں۔"

علامہ شرف قادری صاحب ہستی، دینی، علمی، (عربی، فارسی، اردو) کتب کے مصنف، مترجم، معشی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب دور ہر مقلد اہل علم و قلم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم سے نکلے ہوئے شاہکار ہر بار زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی، فارسی کتب کے نہایت عمدہ، آسان اور پرکشش ترجمے کیے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا۔۔۔

۳۲۱۔

☆

## حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ، پیر پور گوجھ، سندھ)

"محبت محترم مولانا عبدالکلیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس، تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف، معروف ترین اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتابوں کے تراجم اور خواہشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا پتہ ثبوت ہیں۔ ایک عالم متقی ہونے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔"

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، حقیقت میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ، بے غلغل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔"

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خطیب مرکزی جامع مسجد واہ، ٹیکسٹ)

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت، پکوال کاشیغ کردہ رسالہ "نایب الدہقی" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں، وہ لائق صد تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے۔"

☆

## مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم، پوسٹ گھوسی، اعظم گڑھ)

”لاہور میں بنو لوگ مجھے پسند آئے ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع قلم، سائنس و منجیدگی، علم و فضل اور کامیابی و وسعت و گیرائی، غرض کہ ہر لحاظ سے آپ خوب سے خوب تر ہیں۔“

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگانِ ملت کی یادگار بنوں گے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں انشاء اللہ عالمِ آفتاب ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت، محفل و جدوجہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور علیٰ حضرت کامیاب رکھیں آپ حضرات کے ذریعہ ہی وسیع سے وسیع تر ہو۔“

☆

## حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح فقہی شریف، امیر مرکزی حزب الاحناف، لاہور)

”فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدد، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولنا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش شیخ شخصیت ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور غلو ص کے ساتھ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بے غلیل حضور سید المرسلین علیہ

۱۰۰۔ عبدالمنان اعظمی، مولانا مفتی اعظم گڑھ، جامعہ عرب شرف قادری، نمبر ۳، صفر ۱۴۰۸ھ / ۲۱۸۷

الصلوة والسلام انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین“

☆

## حضرت علامہ ارشد القادری

(بالی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء، دہلی)

”قل الحمد لله اللہ“ کی زیارت سے نکالیں شلواب ہوئیں، دل مسرور ہوا۔۔۔

مولانا شرف قادری کا طبع تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمہ تقدیم ہے۔۔۔ خدا پر وہ غیب سے اس امام کا مقتدی پیدا کرے۔۔۔ بڑا ہی پر مغز، پابدار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔۔۔ زبان سے بھی عجیبیت نہیں چلتی۔۔۔ خدا کے قدیر آپ حضرات کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر نبی و مہمل کے دروازے کھول دے۔۔۔ علم و دانش کے اعزاز و تکریم کی بڑی اچھی طرح ڈالی ہے آپ حضرات نے۔۔۔“

☆ الزکی الذکی، مظہر الوصف، المملکی، فضیلتہ الشیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، حلقہ السنوی الجلیل و ابقاؤ

وعلمک اسلام و رحمت و برکاتہ، ایام اقبال و اکرام مستدام!

”من عفا ذلہ اہل السنۃ“ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مثبت انداز میں جس علمی متانت و شائستگی اور باور و شہادہ و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے ”البریلویہ“ کا قرض اٹھا ہے، اس کے لئے پوری دنیائے سنت کی طرف سے آپ اور صاحب الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار شکر یہ کے مستحق ہیں۔

۱۰۱۔ سید محمود احمد رضوی، علامہ، نمبر ۳، سنہ ۱۴۰۸ھ، مطبوعہ لاہور ۲۱۸۷  
۱۰۲۔ ارشد القادری، علامہ، مکتوب اولیٰ، جامعہ علامہ، کتابش، قصوری، نمبر ۳، لاہوری ۲۱۸۷



آپ حضرات نے ہماری آنکھیں کھنڈی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو مسرتوں سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنادیا کہ ہم سراٹھار کر چلیں اور سینہ تان کر بات کریں۔۔۔ اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فتوح پر بھی ایک انبساط کی کیفیت طاری ہے کہ حق کی طرف سے وقار کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے، فیجرا کم المولای الکرم العجلول احسن العزاء وأتم العزاء۔

"من عقائد اہل السنۃ" نہ صرف "المیریلو" کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقانیت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی و مستویز بھی ہے جسے فکر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اساسی کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس ہنر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دیابہ کے ائمہ فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قاطعہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا جھوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔ ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں، آپ کی ذات بہر حال مبارک بلا کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔ والسلام مع الاحرام۔۔۔

☆

حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دارالعلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف کی تقلیدی تدریسی اور تالیفی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے مل کر صرف پنجاب کے نہیں، اور صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکر یہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے تقلیدی طور پر اس کار دلیغ فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی۔۔۔

☆

فقیہ ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مصنف انوار الحديث و کتب کثیرہ اہل دین)

"من عقائد اہل السنۃ" کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے انبار لگا دیے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عقائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتدل ایمان افروز اور وہایت سوز مجموعہ تیار کرنا ہندوستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔ خدائے عزوجل آپ کی اس محنت شاقہ کو بھی قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشنے کی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہوگی۔ یقیناً ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی، بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

جائے تاکہ اردو ان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو۔ ۱۳۰

☆

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

(باقم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

”مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری صاحب کے قلم و بیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر عالم فاضل مولانا السید یوسف السید شمس الرقائی کی کتاب ”ادلة اهل السنة“ اور ”الرد المعکم المنعج“ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ پاک و ہند کے عوام سے یہ ظاہر کیا جاسکے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کو قبل بریلوی امام احمد رشتائے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک ہے جو پورے عالم اسلام میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک و بدعت کہنے والے شرارت پاک و ہند میں مذموم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں۔“

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

”حضرت صاحب الفضیلة والارشاد السید یوسف السید ہاشم الرقائی حفظہ اللہ۔ ”ادلة اهل السنة“ اور ”الرد المعکم المنعج“ لکھ کر اہل سنت و جماعت کے حق کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری مدظلہ العالی نے اس کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دلائل قاطعہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب مذہب اہل سنت و جماعت کی

حیثیت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

جلال الدین امجدی، علامہ، مکتوب ہمام علامہ شرف قادری، محرمہ ۱۳۱۶ھ (۱۹۹۹ء)  
محمد عبدالکلیم ہزاروی، مفتی، اس کے کرامی بابت اسلامی عقائد، ۱۳ علامہ شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصطفیٰ مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو

معاذ اہل سنت کا فخر کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! ۱۳۱

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور)

ن (مولوی اللہ و تارحمہ اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں، ان میں سے ایک مولانا عبدالکلیم صاحب ہیں، عالموں میں جو خوبیاں ہوتی چاہیں، وہ سب کی سب ان میں جمع ہیں، نقوی بھی ہے، رور بھی ہے، تبلیغ کا جذبہ بھی ہے، پڑھانے کا شوق بھی ہے، تالیف و تصنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق کردار، پوری زندگی کا جو انداز ہے وہ خالص اور خالص ایسا شخص کا ہے جو فی الواقع نبیوں کا وارث ہوتا ہے۔

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دارالعلوم اشرفیہ، مصباح العلوم، مہارکپور)

”آپ کی عظیم و بی غد ملت اس دور میں بے مثال ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی محبت و عظمت فطری طور پر دلوں میں جاگزیں ہے۔ مولانا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم سے عظیم ترویجی خدمت مدت العمر لیتا رہے۔ آمین! ۱۳۱

☆

- ۸۔ شاہ احمد نورانی، مولانا علامہ، تقریریں اسلامی عقائد، ص ۱۱، تاریخ ۱۱ شوال ۱۳۰۷ھ
- ۹۔ مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا علامہ، خطاب پر موعظ، تعلیم و اند کرامی علامہ شرف صاحب تاریخ ۱۳ سنی ۱۹۸۹ء، ہاشم جامع مسجد عثمانیہ انجمن شیعہ لاہور، بحوالہ نور نور چہرے ص ۱۱
- ۱۰۔ شریف الحق امجدی، علامہ، مکتوب محرمہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء، ہاشم علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری



علامہ محمد احمد مصباحی

(الجمع الاسلامی فیض العلوم، عظیم گڑھ)

”جس خاموشی اور دل بہمی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں، وہ سنی کے ہنگامی دور میں لائق تقلید ہے۔“

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی سرمت ہوتی ہے۔ حزن و یاس کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تابناک شعاعیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً عربی رسائل و کتب کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور امت و استقامت کے ساتھ عالمی پیمانہ پر اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخلصانہ خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا قدری کمال، علمی استعداد، قلمی سرعت، اشاعتی حکمت، پھر معاملات و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراواں اور اپنی رضا سے نوازے۔“

☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف، صاحب تفسیر ”تبیان القرآن“)

”حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں مسنمت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزم و ارادہ اور حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔“

۱۶۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب، عمرہ ۸ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ / ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء، جامع علامہ شرف قادری۔

۱۷۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب، عمرہ ۸ ربیع الثانی ۱۹۹۰ء، جامع علامہ شرف قادری

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب نوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قافلہ نہ تھا۔ نہ کتابت۔ نہ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا۔ اس کے خلاف اغیار کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا جزام ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حال کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی ہر جگہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین یا رب العالمین بجاہد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔“

☆

حکیم محمد موسیٰ امرتسری شملہ لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور، یوم رضا)

”فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید شرف نے اپنی گراں قدر تالیف ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۲۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تقدیم، ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء



کلمات علی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانشین یا نام لیا ہیں۔ جن کی بدولت اس کھڑستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالکلیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے یہ تذکرہ نہایت محنت اور کمال توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ اسے قبولِ دوام کا شرف حاصل ہوگا۔<sup>۱۰</sup>  
ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالکلیم شرف مسلک رضا کے علم بردار علماء کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے علمی سرپرستوں میں سے ہیں ان کے لئے اور اس دور اقدام کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔<sup>۱۱</sup>

### حکیم — نصیر الدین ندوی

(برادر زادہ علامۃ الہند مولانا عین الدین اجیری)

شرف جسم و وجود تمام دامت برکاتہم اعلیٰ  
سلام مستنون و مودت مشنوں!

تحقیق الفتویٰ کا عدیم المثال ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل میرے مطالعہ میں ہے کئی بار از ابتدا تا انتہاء دیکھ چکا ہوں مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضل خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اتنے سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عامی کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمال تفہیم کی دلیل ہے اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ اقتناع النظم کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے اقتناع النظم اپنے موضوع پر ایک عدیم المثال کتاب ہے اور اس دور میں

۱۰۔ محمد موسیٰ حکیم تقدیم "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۱۱۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ مکتوب تمام حضرت مولانا شہداء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہم ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء (جو اہل ماہنامہ اشہار اہل سنت لاہور شمارہ ہوائی ۱۹۹۰ء صفحہ ۹)

اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو غنیمت جان کر یہ چند سطور عالمِ گلت میں لکھ دی گئی ہیں ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لبواب ترجمہ کے جملہ محاسن کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟

☆

### حکیم سید محمود احمد برکاتی

(نیرہ حکیم سید برکات احمد ٹوکی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اخوان الفضائل سلام مستنون

تحقیق الفتویٰ وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سائی کیا تھا اور ترجمے یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔ اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلا سے اس کا ذکر نہیں فرماتے رہے ہیں۔ مولانا شاہ عون احمد قادری (پھلواڑی شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتویٰ لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس "خالدۃ العلماء" (علماء کی کم شدہ متاع) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔



کراچی میں اب کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوتِ قدوم دی گئی ہو؟  
ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔ ۲۳۔

غاسکار

محمود احمد برکاتی

☆

## علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ 'راولپنڈی')

"محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی محض مہی وان ہی نہیں واقعیت شناس بھی ہیں۔۔۔ صرف ترجمان ہی نہیں 'حقیقت' آگاہ بھی ہیں۔۔۔ ان کا کوئی کام بھی درد کی کمرائی سے خالی نہیں ہوتا۔۔۔ درسیات کی جاناکہ 'مشق' سے تھکا ماندہ عالم دین 'حیرت' ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔۔۔ "قاضی مبارک" "حلم" "صدر" اور "مُس باغ" کی روح کش تقریروں کے جلاپے اور تڑاتے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو خشک نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ روتا بھی ہے اور رلنا بھی ہے۔۔۔ تڑپتا بھی ہے اور تڑپنا بھی ہے۔۔۔ لکھتا اس کا دھندہ نہیں 'درد' ہے۔۔۔ وہ اپنے درد کے انکسار کے لئے اس کا قائل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنانا جائے۔۔۔ جب کہیں کوئی میٹھا نغمہ کہیں سے بھی سنائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لہروں کو عام کرنے کا مشاق بن جاتا ہے۔۔۔ "من نفعات المغلوذ"۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کی تصنیف نہیں لیکن پسند ضرور ہے۔۔۔ کتاب کا انتخاب بذاتِ خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہدِ عادل ہے۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے کھلا اور بادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں 'ان کی زبان میں شیرینی 'مزاج میں انکسار' طبیعت میں نیازِ مندی' پسند میں لطافت' سوچ میں ژرف

۲۴۔ سید محمود احمد برکاتی حکیم: مکتوب تحریر کردہ ۱۲۳ اگست ۱۹۸۰ء عام علامہ شرف قادری

نکاحی' اخلاق میں وسعت' اور مہمان نوازی میں عربیت ہے' اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر تحقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں۔۔۔ "من نفعات المغلوذ" دراصل شرف بھائی کا خوبصورت صفائی آئینہ ہے۔۔۔ آئینہ جس میں آپ محمد عبدالحکیم شرف قادری کو چٹا پھرتا دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے 'محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تاریخی پچھتر چھار' اعتقادی بحث و کربہ 'نظریاتی آہنگ و تعلق' "من نفعات المغلوذ" میں نظر نہیں آتا۔۔۔ اگر محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے رشتہاتِ قلم اور نفعاتِ تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔۔۔ جس میں غزالی اور حسن البصری قائد کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ جل مجدہ "من نفعات المغلوذ" کی خوشبوئیں عام فرمائے۔۔۔ اور محمد عبدالحکیم شرف قادری سے دینِ مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔۔۔ اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیبِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بیجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ ۲۵۔

☆

## علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المعجم الاسلامی 'دین بیگ' ہالینڈ)

"یقیناً" آپ اہل سنت کے خزانہِ عامرہ کے گوہرِ شبِ تاب ہیں۔ ملتِ اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔۔۔ نہایت خاموشی سے سنج خمولی میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی جو گرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں 'یہ کمال و خمولی زورِ بازو سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۲۵۔ سید ریاض حسین شاہ: علامہ: تقدیم "زندہ جاوید خوشبوئیں" مطبوعہ ۱۹۹۳ء

بلکہ صرف خدا سے بخشہ کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفید فرستے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنانا اپنے تحریری منصوبوں کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش کرتا رہا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں۔ ۳۳۔ ۳۴۔

✽

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ طبرکراپتی)

”جب سے آپ کی زیارت ہوئی آپ کی یاد ستاتی ہے۔ آپ کے تقویٰ، نیک سیرت و صورت سے فقیر بے حد متاثر ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین ۳۵۔ ۳۶۔

✽

علامہ قاضی عبدالداغ داتم

(مدیر ماہنامہ ”جام عرفان“ ہری پور ہزار)

”واللہ! کیا عمدہ کتاب کسی ہے، عالی جناب شرف صاحب نے۔ جیسے چاندنی کی کرنوں کو سمیٹ دیا ہو یا صبح کے جان فزا اجالے کو مجسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس عجیب کائنات ہے ”من عقائد اہل السنۃ“ عربی زبان کی دل پذیری و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر فاضل مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور اس سلاست نے جو غضب ڈھایا ہے اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و براہین کا مترجم آبشار گر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی ذمہ داری و آہنگ سے مسحور کر رہا ہو۔ یافتہ و جرح کی جوئے خارا شکاف برہ رہی ہو اور باطل کے گمروندوں کو مہمار کر کے جا

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گا بے سلفیہ پکاراٹھے گا۔

چاء الحق وزعق الباطل ان الباطل کان زہوقا

ایسا اچھوتا اور انمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین ۳۷۔ ۳۸۔

✽

علامہ سید عبدالرحمن شاہ بخاری

(ریسرچ سکالر قائد اعظم لائبریری، چنچ ہال لاہور)

”مولانا محمد عبدالکلیم شرف قادری زید مجدہ کی ذات گرامی علم و فضل کی دنیا میں خود ایک استعارہ اور پیمان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس، عقد و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر گزری۔ ایک عالم کو سیراب کیا۔ تشبیہ کی پیاس بجھائی اور فکر و دانش کے گزار کھلائے۔ ترجمہ ”تحصیل التعارف فی معرفۃ الفقہ والتصوف“ ان کے بھرپور علمی و سماعت فہم اور وقت نظر کا شاہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق، تسلسل اور تمہیل کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش انتہائی سہل و رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ سے برتا ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منتقل ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں تخلیق، تشریح اور تعبیر کے ساتھ لطف کا مرقع بن گئی ہے وہیں اس کی تأثیر و افادیت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں استدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ۳۹۔ ۴۰۔



## علامہ محمد منشا تابش قصوری

(مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

۳۱۔ سزاوارتہ علامہ الحاج محمد عبدالکیم شرف قادری مدظلہ اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیقی، فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں۔ بڑے وسیع القلب، نہایت محکم، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ منہیت کے تحریری غلام کو یہ کرنے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف، قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی ذات کو گونا گوں اوصاف حیدرہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر، تقریر، تدریس میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں۔ سنگین حالات، کٹھن مراحل اور دشوار گزار منازل میں صبر و استقامت، علم و عقل کے پیکر جمیل نظر آتے ہیں۔

علامہ شرف قادری صاحب، سنت سی تاریخی، درسی، فقہی، علمی، (عربی، فارسی، اردو) کتب کے مصنف، مترجم، مدحی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اور ہر مقالہ اہل علم و قلم سے خراج حمین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم سے لگے ہوئے شاہکار ہر بار زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی، فارسی کتب کے نہایت عمدہ، آسان اور پرکشش ترجمے کیے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا۔۔۔

۳۲۱۔

☆

## مولانا علی احمد سندیلوی

(سابق مفتی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری نقشبندی صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و امت برکاتہم العالیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہیں قدرت نے بہت سی خاص عنایات سے نوازا ہے۔ ذہانت و فطانت کی فروانی، تقریر و تدریس کا خاص ملکہ، تحریر و قلم کی روانی، عمل و کردار کی خوشگرمی اور وفور علم کے ساتھ قدرت نے آپ کو جذبہ تصنیف و تحقیق سے بھی وافر حصہ مرحمت فرمایا ہے اور ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ علوم اسلامیہ کی تدریس کے ہمراہ امت کی اصلاح و خیر خواہی کی فکر بھی نصیب فرمائی ہے جو کہ آپ کو پیشہ دامن گیر رہتی ہے۔ ۳۲۵۔

☆

## مولانا علامہ محمد نظام الدین رضوی

(دارالعلوم اشرفیہ — مبارکپور)

”خدا کے پاک نے آپ کے وقت میں بڑی برکت دے رکھی ہے۔ کہ تمام تر معروfiات کے باوجود نئی نئی تصنیف منظر عام پر آتی رہی ہے۔ آپ حضرات تحریری شکل میں دین حنیف کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں، قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“ ۳۲۳۔

☆

## علامہ محمد صدیق ہزاروی

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مترجم "ریاض الصالحین" "طحاوی شریف" وغیرہ)

"آپ کے والد ماجد کی دین سے والدانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ جن کی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے۔"

مولانا محمد عبدالکبیر شرف قادری، جہاں تدریسی و تقریری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں وہاں اللہ تعالیٰ نے فن تحریر کا بھی ملکہ ودیعت فرمایا ہے۔ چنانچہ مختلف رسائل و جرائد میں آپ کے تحقیقی مضامین کی اشاعت اس بات پر شاہد عادل ہے۔" ۲۸۔

"الحمد للہ لاہور حاضر کے نامور محقق 'میدان' تدریس و تالیف کے شہسوار، شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکبیر شرف قادری نے 'بن کا نام علمی حلقوں میں کوئی نیا نہیں۔ نہایت شجیدگی، متانت اور مضبوط و لاکل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے، صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام علماء و مشائخ افاضی عقائد پر کاربند رہے۔" ۲۹۔

"اہل قلم اور محقق علماء کی فہرست میں علامہ شرف قادری کا نام سب سے نمایاں ہے۔ مضامین کی تدریس، قلم کی جولانی اور ادب کی چاشنی علامہ کی تحریر کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ کی تحریر دل سوز بھی ہے اور دل آویز بھی۔" ۳۰۔

☆

۲۸۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علماء اہلسنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء۔  
۲۹۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ "میں عقائد اہل اربعہ"، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء۔  
۳۰۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" (قلمی)

## مولانا علامہ محمد انور علی رضوی نوری

(استاذ دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف)

"آپ کی تصانیف اور رشحات قلم دیکھنے اور پڑھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ کے دینی، مذہبی و علمی و غیر درسی، تحریری و تقریری کارہائے نمایاں کی تعریف و توصیف میں کن لفظوں سے کروں؟ میرے نزدیک الفاظ نہیں۔ بس انکافی عرض کر سکتا ہوں کہ آپ کی ذات جماعت اہل سنت کے لئے ایک عظیم دولت ہے۔" ۳۱۔

☆

## صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

(صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا گراہی)

اہل سنت و جماعت کے نامور عالم اور محقق و فقیہ جناب علامہ عبدالکبیر شرف قادری صاحب زید علم کی ذات حقانہ تعارف نہیں۔۔۔ علامہ صاحب جہاں ایک بہترین عالم ہیں وہیں ایک بہترین مدرس اور بہترین مصنف بھی ہیں۔۔۔ درویش صفت انسان ہیں اور عاجزی و انکساری کا ہمہ ہیں۔۔۔ اردو کے علاوہ عربی و فارسی لغت پر بھی کمال و دسترس رکھتے ہیں۔ متعدد درسی کتب پر آپ نے عربی فارسی اور اردو میں حواشی اور شرحیں لکھی ہیں۔۔۔ متعدد عربی کتب کے ترجمہ کے علاوہ آپ نے عقائد اسلاف سے متعلق کئی عربی تحریریں کیں ہیں، جس کی برصغیر پاک و ہند کے علاوہ مشرق وسطیٰ اور دیگر اسلامی ممالک میں بڑی پذیرائی ہوئی۔۔۔

علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ، مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشق رسول اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے سبے پناہ محبت کرتے ہیں۔۔۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور امام احمد رضا کی تعلیم و فکر آپ کے



قلم کی جولانی کا مرکز ہے۔ ان موضوعات پر متعدد تحقیقی مقالات اور بیسیوں کتب، رسائل تحریر فرما چکے ہیں جو علماء عوام اہل سنت میں یکساں مقبول ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ شرف صاحب کو اپنی مزید برکتوں سے مشرف فرمائے۔۔۔۔۔ ان کے علم و عمل اور شرف و فضل میں مزید اضافہ فرمائے۔۔۔۔۔ ان کی مساعی جمیلہ اپنی بارگاہ عالی میں مقبول و منظور فرمائے۔۔۔۔۔ اور ہمیں ہمارے نوجوانوں اور قلم کاروں کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کا وہی جذبہ دروں عطا فرمائے جس سے مولائے محترم کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! بچاء سید المرسلین شیخ الحدیث ابن علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔۔۔۳۰

☆

سید محمد عبداللہ قادری

(نامور محقق سید نور محمد قادری کے فرزند ارجمند)

”جناب مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں۔“۔۔۔۳۱

☆

مولانا محمد وارث جمال قادری، ممبئی

”حضور والا کی عظیم قلمی خدمات نے تو آج ہمیں غیروں کے مقابلے میں سر بلند فرما دیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب رؤف رحیم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ

۳۶ سید وجاہت رسول قادری صاحبزادہ: تقدیس الوہیت اور امام احمد رضاؒ مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء

۳۷ محمد عبداللہ قادری: سید: ”مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری“ مطبوعہ ماہنامہ ”الجمعین“ سواتیہ ال شامہ اکتوبر ۱۹۹۳ء

کو آفات روزگار سے محفوظ و مامون فرمائے۔ صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں علم و فضل اور حسن قلم میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کے وجود مسعود کو اہل سنت کے سروں پر یوں ہی سحاب رحمت بنائے رہے۔“۔۔۔۳۰

☆

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی

سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

سرپرست ادارہ مسعودیہ کراچی لاہور

سرپرست ادارہ ”منظر اسلام“ لاہور

”فاضل مؤلف کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کونائوں مصروفیات کے باوجود ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ کے لئے توجہ فرمائی اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اور عقل و دانش دونوں کے لئے متاع عزیز فراہم کی۔ امید ہے کہ ان کی یہ کوشش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔“۔۔۔۲

”آپ جن حالات میں کام کر رہے ہیں ان حالات میں اہل عزیمت ہی کام کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

آپ ان ممتاز اہل قلم میں سے ایک ہیں جن سے فقیر استفادہ کرتا ہے۔ آپ کی مساعی لائق تحسین و آفرین ہیں۔“۔۔۔۳

تذکرہ اکابر اہل سنت موصول ہونے پر اپنے تاثرات کو یوں جامہ الفاظ پہنایا:  
دل پسند و دلچسپ و دلربا تحفہ نظر نواز ہوا۔۔۔ کتاب زندگی کھولی کر رکھ دی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ دل نکال کر رکھ دیا۔۔۔ مرحبا! مرحبا!۔۔۔ یہاں حسن و جمال کا ایک یا

۳۰ محمد وارث جمال: مولانا: مکتوب بحرہ ۱۹۹۰ء، ج ۱، علامہ شرف قادری

۳۲ محمد مسعود احمد: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۳۳ محمد مسعود احمد: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: ”تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان“ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

عالم ہے۔۔۔ گل و یاسمین کی ایک نئی بہار ہے۔۔۔

دماغوں میں 'سینوں میں' 'رسالوں میں' 'اخباروں میں' جو کچھ بھٹی تھا 'سامنے لاکر رکھ دیا۔۔۔ بکھرے ہوئے اوراق کو سمیٹ کر رکھ دیا۔۔۔ منتشر دلوں کو پرو کر رکھ دیا۔۔۔ ہنسیکھڑیوں سے گل ہی نہیں ایک بخش بنا دیا۔۔۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

عالم پر زخ سے عالم آپ و گل میں لانا کوئی آسان کام نہ تھا، آپ نے اس مشکل کو آسان کر دکھایا اور ایک حشر بپا کر دیا۔۔۔ اس بہت مروا نہ کو آفریں 'صد آفریں!

ہزار ہزار رشتیں ہوں اس والد ماجد پر جس کے چمن میں ایسے پھل پھول گئے اور ہزار ہزار اسلام ہوں اس فرزند دہشت پر جس نے اسلام اور علماء اسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔۔۔ ہاں ہاں شہیدوں کا سلام ہو۔ ولیوں کا سلام ہو، عالموں کا سلام ہو اور ہم جیسے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کا بھی سلام ہو۔

خدا کرے "تذکرہ اکابر اہل سنت" کی دوسری جلد بھی اسی شان و شکوہ سے منظر عام پر آئے۔ دلوں میں بٹھائی جائے، آنکھوں پر لگائی جائے۔ آمین۔ اللہم آمین

یہ احتراز شاندار تالیف پر آپ کو اور تمام معاونین کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعاؤں کے گلدستے پیش کرتا ہے۔"

"علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری اہل سنت کے مشہور و معروف فکھار ہیں۔ وہ گزشتہ ۲۵ سال سے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ ان کی نگارشات کی تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کر چکی ہوگی۔۔۔ وہ محدث بھی ہیں، محقق بھی۔۔۔ مدرس بھی ہیں، معلم بھی۔۔۔ مصنف بھی ہیں اور مولف و مترجم بھی۔۔۔ زبان و بیان پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے۔ وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمت جلیلہ کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

پیش نظر کتاب "زندہ جاوید خوشبوئیں" یا سدا بہار خوشبوئیں ایک عربی کتاب "من

نفعات المغلو" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔۔ تصنیف و تالیف سے ترجمہ زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں مترجم کو پرواز فکر کے لئے آزاد فضا میسر نہیں آتی، اس کو پابند رہتے ہوئے قید و بند میں زبان و بیان کے جوہر دکھانے ہوتے ہیں۔۔۔ اس سے زبان و بیان پر مترجم کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔ حضرت علامہ شرف صاحب نے کامیاب ترجمہ کیا ہے۔۔۔ انہوں نے اصل کتاب سے دل نکال کر ترجمہ میں رکھ دیا ہے۔۔۔ مصنف کے دل کی دھڑکن ترختے کے اندر محسوس ہوتی ہے۔۔۔ فاضل مترجم مبارکباد کے مستحق ہیں۔"

☆

### ڈاکٹر مختار الدین احمد

(نائب شیخ الجامعہ جامعہ اردو، علی گڑھ)

"اشعۃ اللمعات" کا ترجمہ بہت رواں ہے اور سیدھی سادہ زبان میں آپ نے کیا ہے کہ معمولی استعداد رکھنے والا شخص بھی حدیث آسانی سے سمجھ جائے گا۔ یہ کتاب تو اب بغیر استاد کے پڑھی اور سمجھی جاسکتی ہے۔ ترختے پر نمبر ڈال کر ضروری تشریحات کے ترختے آپ نے جس طرح پیش کئے ہیں، اس سے عام لوگوں کو حدیث سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ قوسین میں آپ کے وضاحتی نوٹس بھی دیکھئے، یہ بہت ضروری تھے۔ دوسرے تعلیمات بھی بہت فید ہیں۔"

☆

۵۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر محمد (علی) برائے "زندہ جاوید خوشبوئیں" محرم ۱۹۹۳ء

۶۔ مختار الدین احمد، ڈاکٹر مکتوب نام علامہ شرف قادری، "تذکرہ علی گڑھ" محرم ۱۹۹۳ء



## علامہ اقبال احمد فاروقی

(ناظم مکتبہ نبویہ لاہور، مدیر ماہنامہ "جہانِ رضا" لاہور)

"غیر مقلدین کے خطیب و ادیب علامہ احسان الہی ظہیر صاحب نے اپنی بیمار عمر میں "المہرِ یلویہ" لکھ کر وادٹی نبرد کے نوکیلے ذہنوں کو خوش کر دیا تھا۔ اس کتاب کی غلط بیانیوں کو ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد عبدالغفور شرف نے "اندھیرے سے اجالے تک" میں آڑے ہاتھوں لیا۔ یہ کتاب نظریاتی افق پر ایک لطیف اجالا بکھیرتی ہوئی آئی ہے۔" ۳۵

☆

## صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی

(معروف دانشور و کالم نگار کالم "قلم برداشتہ" روزنامہ "نوائے وقت" لاہور)

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے مدوح مولانا عبدالغفور شرف کو پڑھنے اور لکھنے کا اعلیٰ ذوق اور سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ مدرس آدمی بسا اوقات شکستہ ہوتا ہے۔ ہر وقت قال اقول کی گردان ہر لمحہ ضرب مضروب کی مشق، ہر آن فتویٰ بحث، ہر ساعت منطقی صغریٰ کبرے اور ہر دقیقہ کلامی نکتے اچھے بھلے انسان کو عبوس، المظہور بنا دیتے ہیں۔ مگر ہمارے شرف صاحب چوبیس گھنٹے درس و تدریس میں منہمک رہ کر بھی تروتازہ زبان لکھنے کی خوبی سے آراستہ ہیں۔ جس طرح مرغابی دن رات پانی میں غوطے کھاتی ہے۔ مگر جب نکلتی ہے تو اس کے پہروں پر پانی کا قطرہ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح جناب شرف قادری اپنی ساری خشکی مسند تدریس پر چھوڑ آتے ہیں۔ جب لکھنے کے لئے قلم ہاتھ میں لیتے ہیں تو ان کا قلم آبشار کی طرح بہ نکلتا ہے، جس کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے۔" ۳۵

☆

## صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور)

"جناب کا وجود باوجود اہل سنت کے لئے قیمت ہے۔ آپ کی اپنے مسلک کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ سے سلامت پکرامت رکھے۔ آمین" ۳۸

☆

## علامہ رضاء الدین صدیقی چشتی

(سابق مدیر ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور، ناظم مکتبہ "زاویہ" لاہور)

"مقتدر عالم دین اور کلمہ مشفق معتمد علامہ عبدالغفور شرف قادری نقشبندی کا پختہ انداز تحریر کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ عربی اور اردو دونوں زبانوں پر عبور بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔" ۳۹

☆

## علامہ شبیر احمد ہاشمی

(مدیر ماہنامہ "ندائے اہل سنت" لاہور)

"علامہ موصوف نے "اندھیرے سے اجالے تک" اور "یشیہ کے گھر" کے نام سے دو کتابیں لکھیں۔ ان کو اردو میں شائع کیا گیا۔ علامہ موصوف نے احسان الہی ظہیر اور پوری امت اہانت رسول کے تمام الزامات کا نہ صرف منہ توڑ جواب دیا بلکہ اس قبیلہ خرافات پر براہین کی پافشاری۔ دلائل و شواہد کی قطاریں کھڑی کر دیں۔۔۔ علامہ عبدالغفور شرف قادری

۳۸

محمد امین الحسنات شاہ، صاحبزادہ، مکتوب بنام علامہ شرف قادری، نمبر ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

۳۹

محمد رضاء الدین صدیقی، علامہ، نمبر ۲۶ جون ۱۹۹۶ء، لاہور، ضیائے حرم لاہور، لاہور

۱۹۹۶ء

۳۵

اقبال احمد فاروقی، علامہ، تعارف مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۶ء

۳۵

خورشید احمد گیلانی، سید، نمبر ۲۶ جون ۱۹۹۶ء، لاہور، ضیائے حرم لاہور، لاہور



شرف قادری نے رضا کے بیڑے کی مارتے عدو کے سینے میں غار پیدا کر دیئے اور ثابت کر دیا کہ تمام امت اہل مصلحتی کو کسی چارہ جوئی کا وار میں ہے۔ ۳۷۔

۳۷۔

ظہیر ہاشمی

(اسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ "استقلال" لاہور)

"حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زاد اللہ شرف ایک حیران عالم دین ہیں ان کے دل میں مسیت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انگلی لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ انکی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔" ۵۱۔

خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکادمی کراچی)

"علمائے کبار اور مشاہیر و اخبار امت کا تذکرہ جہاں لحد موجود میں علم و عمل درست کرنے کا باعث ہوتا ہے، وہاں مستقبل میں ایک صالح روایت کے تسلسل کا موجب بھی۔۔۔ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی ہمارے درمیان اپنی ذات میں علم و عمل کے حوالے سے ایسی ہی ایک صالح روایت کے نمائندہ ہیں، آپ نے بحیثیت ایک عالم دین اپنی تدریسی و مصحی ذمہ داریوں کے ساتھ ہی تصنیف و تالیف سے خود کو بنیاد سے وابستہ کر رکھا ہے۔ علم حدیث، فقہ، تاریخ اور تذکرہ کے ضمن میں آپ اب تک ۳۵ کتابیں لکھ چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور توفیق فائز میں وسعت و برکت عطا فرمائے کہ ایسے لوگ امت کا سرمایہ ہوتے ہیں۔

۳۷۔

۵۱۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے انداز تحریر کی عقلی اور مصلحتی کشش کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی بیشتر کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔۔۔ علامہ قادری کی تحریریں رنگ آمیزی، مبالغہ اور غیر ضروری التماس عقیدت سے مبرا ہوتی ہیں، جس کی بنا پر وہ طبقات بھی جو بوجہ اغیار میں شمار ہوتے ہیں، ان تحریروں کو نہ صرف بنور پرستے ہیں بلکہ ان کا تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی بیش یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی ایمانی کیفیت، عبادت و ریاضت، صدق و اخلاص، تبحر علمی، جامعیت و ہمہ دانی کو عام کریں تاکہ نہ صرف اغیار کے پروپیگنڈے کا بطلان ہو سکے بلکہ آئندہ نسلوں تک اپنے اسلاف کا ورثہ بھی خصل ہو جائے۔ اور یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کو خام دین ہونے پر ناز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے علم و عمل کے حوالے سے سخت ترین حالات میں بھی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔ اہل جاہ اور اہل دنیا کی آسائشوں کے آگے کسی احساس کمتری میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ اپنے علم و عمل کی بناوٹی اور پائیدگی پر قانع رہتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری فی زمانہ علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں، تبحر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں اور فی زمانہ یہی بات ان کے نقد و کمال ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمت دین اور روایات اسلاف کے فروغ میں ہیں۔ وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے جو کاوشیں کی ہیں، وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین سنگم ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی مسامحہ فرمادے کہ اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے اور آپ کی تحریروں کو آئندہ نسلوں کے علم و عقیدے کی اصلاح و پائیداری کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔ ۵۲۔

۵۲۔

رضی حیدر، خواجہ: "انداز" بنور نور چرے، "مصلح علامہ شرف قادری علیہ السلام لاہور ۱۹۹۷ء"

ظہیر ہاشمی: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ "استقلال" لاہور، شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء



## ارادۃ سلطان الجہاد طاہری

(سیکرسول انجینئر "اکاؤنٹنٹ" ایک قرآن ایک ترجمہ)

"آپ کی مختلف کتابیں نظر سے گزری ہیں۔۔۔ ہمارے مسلک میں آپ ان مصنفین میں شمار کئے جاسکتے ہیں جن کی تحریریں ہنگے اور بازاری الفاظ سے مبرا ہیں۔ دراصل آج کے دور میں یہی تحریریں قابل قبول و ستائش رہ گئی ہیں۔ آپ ایسے مصنفین ہمارے لئے قابل فخر سرمایہ ہیں۔ جن کی نگارشات ہر طبقہ میں پسند کی جائیں۔ پر اثر ہوں۔۔۔ ہم نے صرف اپنا نقطہ نظر پیش کرنا ہوتا ہے۔ دوسروں پر بے جا تنقید اور بے مقصد حملے دراصل صحیح موقف کو کمزور کر دیتے ہیں اور پڑھنے والے لوگوں میں یہ تحریریں آج کل نفرت کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی تحریریں ان آلائشوں سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت آپ کو دی ہے اس کا شکر ہے اور آپ کو مبارک ہو۔" ۶۶

## محمد نواز کھرل

(مدیر ماہنامہ "اخبار اہل سنت" لاہور)

"شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری۔۔۔ علم کی روشن دلیل۔۔۔ راہ علم میں آہل پائی کے در کی لذت سے آشنا۔۔۔ اجلوع رسول کی روشنیوں سے نور مند۔۔۔ سچائی و روشنی کے پیکر۔۔۔ قرآنی اور اوق اور دینی کتب میں ڈوب رہے والا عالم دین۔۔۔ نیک تمناؤں اور اعلیٰ ارادوں سے لہلہا بھرا ہوا انتھک آدمی۔۔۔ پیروی کی حواس شکن عمر میں بھی روزانہ سولہ گھنٹے تصنیفی اور تدریسی کام کرنے والا مخلص استاد اور مصنف۔۔۔ تہجد گزاری کے مشغول لوگوں میں بیدار ہونے اور ہر اذان کے ساتھ سجدہ

رہتا ہو جانے والا اللہ کا نیک بندہ۔۔۔ ہمیشہ نرم مہربان اور دل گداز مجھے میں بات کرنے والا ایک دھیما اور سادہ سادہ انسان۔۔۔ خوبصورت رویے والا صاحب دل فرد۔

علامہ صاحب کی شخصیت میں کشیدہ زمانوں کے علماء کی سی متناطیسی کشش پائی جاتی ہے۔ ان کے عالمانہ وقار میں عاجزانہ انکسار کی ایسی آمیزش ہے کہ بہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل کو تھم لینے والی باتیں سننے کو بھی چاہتا ہے۔۔۔ اٹل عقیدہ و کھرا موقف ہے۔ پاکانہ انکسار، محنت، اخلاص، عبادت، ریاضت، علامہ صاحب کی وہ ادائیں ہیں جو ان کی شخصیت کو حسن و زیبائی عطا کرتی ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کی سادگی اور سچائی انہیں قابل قدر بناتی ہے۔ وہ اپنی ذات کے لئے کسی صلے، ستائش اور انعام کے آروڑ غرض نہیں۔ برسوں کی ریاضت نے ان کی شخصیت میں ایک حیران کر دینے والی ترتیب اور ششدر کر دینے والی بے نیازی پیدا کر دی ہے۔ وہ مظاہر قدرت کی طرح وقت کی پابندی کرتے ہیں۔ لا یعنی ملاقاتوں اور بے معنی باتوں کو وہ پسند نہیں کرتے۔ ان کے چہرے سے بچوں جیسا جھنجھٹ اور آہٹوں جیسا تقدس جھلکتا ہے۔۔۔ شرف صاحب کی کھس و رکس چمکدار آہٹیں جیسی شخصیت میں ایک انوکھی فقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔ انہوں نے اب تک ہزاروں صفحات لکھے ہوں گے۔ اب تو لفظ ان کے دوست بن گئے ہیں۔ علامہ صاحب کے لئے لکھنا پڑھنا ہی زندگی ہے۔ یہی ان کا ذریعہ آمدنی ہے اور یہی ان کا ذریعہ نشاط ہے اور وہ ذریعہ نجات بھی اسی کو سمجھتے ہیں۔ بخدا یہی وہ لوگ ہیں جو معاشروں کو انعام کے طور پر بخشے جاتے ہیں اور قوموں کو توفیق عطا کرتے ہیں۔" ۵۳۔

## ملک محبوب الرسول قادری

(مدنی ماہنامہ "سوائے جواز" لاہور)

"عصر حاضر میں دینی اعتبار سے تعلیم و تعلیم دہن و تدریس اور تصنیف و تالیف کے فن کی معراج کو اخلاص و لگن کے ساتھ پھولنے والے نامور عالم دین صاحب فن ایبٹ و شاعر، مفسر المزاج صوفی، درویش صفت استاد حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد عبدالکلیم شرف قادری گزشتہ ۲۳ سال سے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور میں جلوہ افروز ہیں۔ اور نبوی علوم کا نور مشکاف علم میں تقسیم فرما رہے ہیں۔ سادگی، ایقانے عمد، مہمان نوازی، چھوٹوں پہ شفقت، بڑوں کا احترام، دینی کارکنوں کی قدر افزائی اور رہنمائی (وہ اوصاف ہیں جو اس وقت عوام کو بچا اہل علم میں بھی مغفور ہو کر رہ گئے ہیں) ان کی طبیعت ثانیہ ہے۔ وہ دنیائوس اور دینی مصلحتوں میں بلکہ عصری تقاضوں سے واقف، بیدار، مغز عالم دین ہیں۔ ان کی تحریر میں خلعت بھی ہے اور شہادت بھی۔

بلاشبہ آپ اپنی وضع کے مغز عالم دین ہیں۔ اختلاف رائے کے معاملے میں بھی جارحیت کو پسند نہیں کرتے بلکہ بہت ہی ششہ انداز میں اپنا موقف منوالیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہتان طرازی اور بے بنیاد الزامات پر جنی "الہریلو" نامی رسوائے زمانہ کتاب کا جواب لکھنے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپی گئی۔ اور آپ نے انتہائی جامع اور مدلل کتاب "من عقائد اہل السنہ" لکھ کر اپنا موقف واضح کر دیا اور تمام الزامات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ بھی کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ موضوع بھانے کا حق ادا کر دیا۔"۔ ۵۳۔

☆

## روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

"مولانا عبدالکلیم شرف قادری درویش صفت اور خاموش طبیعت کے انسان ہیں" وہ کسی داد و تحسین سے بے نیاز اپنے تدریسی و تبلیغی امور میں مصروف رہتے ہیں۔ کی آہوں اور کتابوں کے مواف ہیں۔"۔ ۵۴۔

☆

## ماہنامہ "جام عرفاں" ہری پور، ہزارہ

بحیثیت مجموعی "اندھیرے سے اجالے تک" ایک لاجواب کتاب ہے۔ اور اس میں جو خاص بات ہے وہ مصنف کی عالمانہ متانت ہے جو کتاب کے صفحہ اول سے صفحہ آخر تک برقرار رہی۔ اور کہیں بھی جذباتی رنگ چھٹکنے نہیں پاتا۔ بلاشبہ ایسی ہی کتابیں اہل علم میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور بلند پایہ لائبریریوں کی زینت بنتی ہیں۔"۔ ۵۵۔

☆

## ماہنامہ "فضیائے قمر" گوجرانوالہ

علامہ شرف قادری عصر حاضر کے اہل قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی درجنوں کتب آپ کی علمی شہادت کا منہ بولا ثبوت ہیں۔ اس ضمن میں آپ کی کتب "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" یکے بعد دیگرے مرکزی مجلس رضا، لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔ ان کتب نے باطل پر وہ پینڈے کی قلمی کھول دی۔"۔ ۵۶۔

☆

۵۴۔ شمارہ ۱۹۹۳ء ستمبر "الہریلو" کا حقیقی اور حقیقیہ چکر "مصنف علامہ شرف قادری

۵۵۔ ماہنامہ جام عرفاں، ہری پور ہزارہ شمارہ اکتوبر ۱۹۸۶ء

۵۶۔ شمارہ فروری ۱۹۹۲ء بہار پور و مہر محمد اکرم رضا "الہریلو" کا حقیقی و حقیقیہ جائزہ

۵۳۔ محبوب الرسول قادری، ملک ماہنامہ سوائے جواز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء



## ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی شریف

”حضرت علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری صاحب دنیائے سنییت کی ایسی مشہور شخصیت کے بانک ہیں جو محتاج تعارف نہیں ہے۔ پاکستان کے چند ممتاز مفکرین میں آپ کی شخصیت بھی گوناگوں تنوع کے باعث ہر مشہور کے نزدیک متعارف ہے۔ آپ کی تحریروں میں ایک خاص اسلوب اور سبک کی چاشنی ہوتی ہے جو قاری کی توجہ اپنی طرف متعطف کر دیتی ہے۔ تحقیقی مواد، سہل مفہوم عبارتیں، ادلہ کی قوت، سلاست و ربط اور تعمق نظری سبھی کچھ آئینہ خانہ میں موجود ہوتے ہیں۔“ ۵۷۔

☆

## ماہنامہ ”اشرفیہ“ مبارکپور

”حضرت علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری بلند پایہ عالم اور مستند مصنف اور جامع نظامیہ رضویہ لاہور میں صف اول کے استاد ہیں۔۔۔۔۔ بے پناہ تدریسی اور تبلیغی مصروفیات کے باوجود کاروان اہل قلم کے بھی سرخیل و رہنما ہیں۔ مسلسل لکھ رہے ہیں اور لکھوا بھی رہے ہیں۔ ایک درجن سے زائد تصانیف، سیکلز و مضامین و مقالات ہندو پاک میں سند قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ انتہائی تحقیقی اور دقیق مسائل و مفایم دل آویز اور پرکشش ہر ایہ بیان میں اتنی خوبصورتی کے ساتھ انداز دیتے ہیں کہ قارئین فرط مسرت سے جھوم اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ فکر انگیز اور مدلل مباحث کے باوجود قلم کا ہاں کبھی ایک لمحے کے لئے بھی متاثر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اور مقام حیرت یہ ہے کہ زبان و بیان پر یہ دسترس اردو اور عربی میں یکساں طور پر حاصل ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے آپ کی تحریروں عوام و خواص اور علماء و ادباء میں بد فور شوق اور کمال احترام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔“

۵۷۔ شمارہ دسمبر ۱۹۹۷ء تبصرہ نگار محمد قمر الحسن دستوی مصباحی ”اندھیرے سے اچالے تک“

اس علمی گہرائی، فکری بصیرت اور زبان و بیان کی منارت کے ساتھ دین و عصمت کے فروغ و ارتقاء کا جذبہ آپ کے دل و دماغ پر وارفتگی کی حد تک چھایا رہتا ہے۔ ایک جانب آپ نے مثبت اسلوب میں واعیائے درد مندانه اور محققانہ لہجہ رکھا ہے۔۔۔۔۔ دوسری جانب اسلام دشمن تحریروں کے خلاف دفاعی اور ترمیمی فکری نشانات سے دل و دماغ روشن کر دیئے ہیں۔“ ۵۸۔

☆

## ماہنامہ ”فضیائے حرم“ لاہور

”میرے نزدیک جس کتاب کے سرورق پر حضرت علامہ مولانا عبدالکحیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کا نام گرامی لکھا ہو وہ کسی تبصرہ و تعارف کی محتاج ہی نہیں۔ کیونکہ کسی کتاب کا ان کی طرف منسوب ہونا ہی اس کتاب کے علمی شاہکار یا اصلاح احوال کے لئے نفع بخش ہونے کی دلیل ہے۔“ ۵۹۔

☆

## ماہنامہ ”المسجد“ ملتان

”علامہ محمد عبدالکحیم شرف قادری کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ بلاشبہ موصوف علماء ملت کی یادگار اور علم و عمل کا حسین امتزاج ہیں۔ آپ کے تجربہ غنی اور وسعت مطالعہ کے اپنے پائے سب محرف ہیں۔“ ۶۰۔

☆

۵۸۔ مبارک حسین مصباحی، مولانا: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور شمارہ جنوری ۱۹۹۶ء تبصرہ ”سن عقائد اہل اہل“

۵۹۔ اقبال شاہ، سید شاہ: فضائے حرم لاہور نومبر ۱۹۹۶ء تبصرہ ”نور نور پور“

۶۰۔ محمد قمر الحسن دستوی مصباحی، ملتان شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء تبصرہ ”نور نور پور“

مصنف علامہ شرف قادری

"محمد عبدالکلیم شرف قادری بڑے محتاط صاحب قلم ہیں۔ تحقیق و تدریج پر ان کی کمری نظر ہے۔ باقی دیگر تصانیف میں بھی یہ پہلو پیش نظر رہا ہے۔ اور "شیشے کے گھر" میں بھی انہوں نے یہی طریق استعمال کیا جو لوگ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ زنی کرتے ہیں انہیں پہلے اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہیے۔"

☆

## ماہنامہ "احوال و آثار" لاہور

علامہ عبدالکلیم شرف قادری اہل علم و تحقیق میں اپنے منفرد قلم کی بدولت اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں۔" - ۶۳ -

شمارہ ۷ جون ۱۹۸۶ء (چوتھا نمبر) شیشے کے گھر - ۶۴ -  
شمارہ اکتوبر ۱۹۸۷ء تیسرا نمبر "صفت علامہ شرف قادری"

## کتابیات

کتاب:

- ۱- عبداللہی کوکب، قاضی: حیات سالک، مطبوعہ لاہور و سہراہ ۱۹۷۰ء
- ۲- اقبال احمد فاروقی، علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
- ۳- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان، مطبوعہ ۱۹۷۱ء
- ۴- محمد فضاہا بش قصوری، علامہ، تحریک مصطفیٰ اور جامعہ نظامیہ رضویہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
- ۵- محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء
- ۶- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: ہدایت آل رسول، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء
- ۷- شرافت نوشاہی، سید: شریف التوازیج جلد ۱۲، مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء
- ۸- محمد عبدالرحمن الحسنی: فیوض ہادیہ، مطبوعہ فتح پور ضلع لکھنؤ ۱۹۸۵ء
- ۹- محمد فضاہا بش قصوری، علامہ: اشعۃ اللامعات کے پیلل القدر ترجمہ مشہور اشعۃ اللامعات مترجم جلد چہارم، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء
- ۱۰- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: اسلامی عقائد، مطبوعہ لاہور دسمبر ۱۹۹۰ء
- ۱۱- شاہ محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ہند، مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۹۲ء
- ۱۲- محمد عبدالکلیم شرف قادری، مولانا: زندہ جاوید خوشبوئیں، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء
- ۱۳- محمد عبدالکلیم شرف قادری، مولانا: مقالات سیرت طیبہ، مطبوعہ لاہور ستمبر ۱۹۹۳ء
- ۱۴- محبوب احمد چشتی، مولانا: علمائے اہل سنت کی قلمی خدمات مجرہ ۱۹۹۳ء (قلمی)
- ۱۵- محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء



کراچی ۱۹۹۳ء

۱۶۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر و اکنز، تقدیم زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی) محرمہ ۸ جون

۱۹۹۳ء

۱۷۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مطبوعہ لاہور

جنوری ۱۹۹۵ء

۱۸۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: شہرِ عالم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

۱۹۔ علی احمد سندیلوی، مفتی: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی) محرمہ ۲ شوال ۱۴۱۶ھ

/ مارچ ۱۹۹۶ء

۲۰۔ عابد حسین شاہ، پیر زادہ: اشاریہ خیائے حرم، مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۱۔ عبدالکلیم نقشبندی، حافظ: جمل حرمین شریفین، مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۲۔ محمد عبدالکلیم شرف قادری، علامہ: نور نور چہرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۲۳۔ سید شبیر احمد ہاشمی، علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی)

۲۴۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی)

۲۵۔ سید خورشید احمد گیلانی، صاحبزادہ: حرفے چنتہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" (قلمی)

۲۶۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تبصرہ زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی)

۲۷۔ عبدالرحمن بخاری، سید: تقریظ تحصیل التعارف فی معرفۃ الفقہ

والتصوف (قلمی)

۲۸۔ عمران حسین، چوہدری: اجالوں کا لقیب، مطبوعہ لاہور، مئی ۱۹۹۸ء

۲۹۔ قلمی یادداشتیں مملوکہ علامہ شرف قادری صاحب (۳۵ اڑیاں)

رسائل: روزنامے:

۱۔ روزنامہ وقاف، لاہور ۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲۔ روزنامہ وقت، لاہور ۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بخت روزہ:

۳۔ بخت روزہ، الہام، بہاولپور، جون ۱۹۸۶ء

ماہنامے:

۴۔ ماہنامہ ترغیب السنۃ، کراچی، فروری ۱۹۷۲ء

۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۷۳ء

۶۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۷۳ء

۷۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۷۳ء

۸۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مارچ ۱۹۷۳ء

۹۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۷۳ء

۱۰۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۷۳ء

۱۱۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۷۳ء

۱۲۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۷۳ء

۱۳۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جنوری ۱۹۷۴ء

۱۴۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اگست ۱۹۷۴ء

۱۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۷۴ء

۱۶۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۷۴ء

۱۷۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۷۵ء

۱۸۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اگست ۱۹۷۶ء

۱۹۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۸۰ء

۲۰۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مارچ ۱۹۸۱ء

۲۱۔ ماہنامہ نور اسلام، شرفیہ، مارچ ۱۹۸۱ء

۲۲۔ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، مارچ ۱۹۸۱ء

۲۳۔ ماہنامہ مرقۃ، لاہور، مئی ۱۹۸۳ء

۲۴۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۸۳ء

۲۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اگست ۱۹۸۳ء

۲۶۔ ماہنامہ المدین، سیالکوٹ، اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۷۔ ماہنامہ الہام، کراچی، شریف، مئی ۱۹۸۵ء

۲۸۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، مئی ۱۹۸۵ء

۲۹۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۵ء

۳۰۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۸۵ء

۳۱۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جولائی ۱۹۸۶ء

۳۲۔ ماہنامہ انتقام، کراچی، اگست ۱۹۸۶ء

۳۳۔ ماہنامہ جام برکت، کراچی، اپریل ۱۹۸۶ء

۳۴۔ ماہنامہ رسد، انگلیشا، اپریل ۱۹۸۶ء

۳۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مئی ۱۹۸۶ء

۳۶۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، دسمبر ۱۹۸۶ء

۳۷۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، مئی ۱۹۸۷ء

۳۸۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، مئی ۱۹۸۸ء

۳۹۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، مئی ۱۹۸۸ء

۴۰۔ ماہنامہ نور الحبیب، سیالکوٹ، مارچ ۱۹۸۸ء

۴۱۔ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، مارچ ۱۹۸۸ء

۴۲۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اپریل ۱۹۸۸ء

۴۳۔ ماہنامہ مجاز، کراچی، دسمبر ۱۹۸۸ء

۴۴۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، دسمبر ۱۹۸۸ء

۴۵۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، فروری ۱۹۸۹ء

۴۶۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، فروری ۱۹۸۹ء

۴۷۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، مئی ۱۹۸۹ء

۴۸۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، جون ۱۹۸۹ء

۴۹۔ ماہنامہ نور الحبیب، سیالکوٹ، مارچ ۱۹۸۹ء

۵۰۔ ماہنامہ نور الحبیب، سیالکوٹ، جولائی ۱۹۸۹ء

۵۱۔ ماہنامہ فیض الرسول، کراچی، شریف، اکتوبر ۱۹۸۹ء

۵۲۔ ماہنامہ مجاز، کراچی، دسمبر ۱۹۸۹ء

۵۳۔ ماہنامہ مجاز، کراچی، دسمبر ۱۹۸۹ء

۵۴۔ ماہنامہ خیائے حرم، لاہور، اکتوبر ۱۹۸۹ء





- ۱۶۵- سلامتہ دلیک راہ لاہور آگست ۱۹۹۹ء  
 ۱۶۶- سلامتہ اخبار دلیک ملت لاہور جولائی ۱۹۹۹ء  
 ۱۶۷- سلامتہ اخبار انجمن لاہور اگست ۱۹۹۹ء  
 ۱۶۸- سلامتہ فیض حرم لاہور اگست ۱۹۹۹ء  
 ۱۶۹- سلامتہ فیض حرم لاہور فروری ۱۹۹۹ء  
 ۱۷۰- سلامتہ فیض حرم لاہور جنوری ۱۹۹۸ء  
 ۱۷۱- سلامتہ سوسے کاز لاہور جنوری ۱۹۹۸ء  
 ۱۷۲- سلامتہ الصحیفہ حاکم لاہوری ۱۹۹۸ء  
 ۱۷۳- سلامتہ مدارس باغیچہ لاہور فروری ۱۹۹۸ء  
 ۱۷۴- سلامتہ سوسے کاز لاہور فروری ۱۹۹۸ء  
 ۱۷۵- سلامتہ سوسے کاز لاہور اپریل ۱۹۹۸ء

### مکتوبات:

- ۱- بنام علامہ محمد فشاہ الدین قصوری از علامہ ارشد القادری دلی محرمہ ۱۳ فروری ۱۹۹۹ء  
 ۲- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی محرمہ ۱۳ فروری ۱۹۹۵ء  
 ۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از اراۃ سلطان الجاہد ادکاڑہ محرمہ ۹ فروری ۱۹۸۶ء  
 ۴- بنام محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا مفتی محمد عبدالمنان اعظمی پوسٹ مگوسی انڈیا محرمہ ۱۹۸۷ء  
 ۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مفتی تقدس علی خاں حیدر جوگوشہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء  
 ۶- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی اعظم کراڑہ ۲۱ اکتوبر

۱۹۸۸ء

- ۷- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ شریف الحق امجدی مبارک ۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء  
 ۸- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا محمد وارث جمال قادری ممبئی محرمہ ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء  
 ۹- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی اعظم کراڑہ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء  
 ۱۰- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد انور علی رضوی پریلی شریف ۹ نومبر ۱۹۹۱ء  
 ۱۱- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ پیر القادری الیٹہ کراڑہ اپریل ۱۹۹۲ء  
 ۱۲- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد نظام الدین الرضوی مبارک ۹ فروری ۱۹۹۳ء  
 ۱۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد علی کراڑہ محرمہ ۳ مارچ ۱۹۹۳ء  
 ۱۴- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد علی کراڑہ محرمہ ۲ فروری ۱۹۹۳ء  
 ۱۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد عبدالحسین نعمانی قادری چارلا کوٹ محرمہ یکم جون ۱۹۹۵ء  
 ۱۶- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی اعظم کراڑہ محرمہ ۳ جون ۱۹۹۵ء  
 ۱۷- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ ارشد القادری دلی محرمہ ۲

جولائی ۱۹۹۵ء

-۱۸- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ جلال الدین امجدی، مبارکپور محرمہ

۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء

-۱۹- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد سعید لوری، بمبئی، محرمہ ۹ جولائی

۱۹۹۵ء

-۲۰- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر عطاء الدین احمد علی گڑھ، محرمہ ۲۱

جولائی ۱۹۹۶ء

-۲۱- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی، خوشاب

محرمہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۶ء

-۲۲- بنام شیخ محمد طارق، مدینہ منورہ از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور محرمہ

۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء

-۲۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ شبیر احمد ہاشمی، لاہور محرمہ ۲۶ جون

۱۹۹۶ء

-۲۴- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از امین الحسنات شاہ، بمبئی شریف

محرمہ ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

-۲۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا محمد جان نعیمی، کراچی محرمہ ۱۵ نومبر

۱۹۹۶ء

-۲۶- بنام ملک محمد سعید مجاہد آبادی از پروفیسر فیاض احمد کلوش، میرپور محرمہ ۸ دسمبر

۱۹۹۷ء

## بعض مکاتیب علماء العرب

- ۱- رسالہ أرسلها الشيخ حسام قراليرہ حفظہ اللہ تعالیٰ ورعناہ راس
- جمعية المشايخ الخيرية بمناسبة ذكرى المولد النبوي الشريف
- ۲- ثلاث مکتوبات أمر برقمها معالي الدكتور رزق مرسى ابو العباس
- على أطال الله تعالى بقاته، الاستاذ المساعد بكلية الدراسات الإسلامية
- العربية (بنين) القاهرة، حين أهدى مصنفاته إلى الشرف القادري
- ۳- مکتوب العلامة المحدث محمد بن عبد الله العبيد الرشيد حفظه الله
- تعالی (الرياض)





جريدة المشرق الحزبية الإسلامية

العدد ١٢١٩ - ١٩٤٠

عدد ٢٩٤

الحمد لله حكيم الأكوان الموجود أولاً وأبداً بلا مكان المزه عن الشبه والمثل والوجه والزوج والشريك، الملك القدوس المسره عن القعود والجلوس، ليس كمثله شيء وهو السميع البصير، والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي الأمي وعلى آله وصحبه الطيبين الطاهرين.

حبيب الشيخ، العمود محمد، عبد الحكيم، عبد الله، عبد الله، عبد الله.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

نعلن علناً منسوبة عظمه ألا وهي ذكرى المولد النبوي الشريف، هذه الذكرى التي تعبق بالروح الزكية والانساق المعطرة تعطر الأفاق تطيب الخيب الأعظم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وتكرم الاحفالات فتعمر أركان المعمورة حيث تجلو المدائح أن يشهدوا أحلى الأناشيد، كيف لا قبلهم الذكريات هو حباً غير النوبة الحبيب المصطفى صلوات الله وسلامه عليه.

لذلك واحتفاءً بهذه المناسبة العظيمة المباركة يسر أن نوجه إليكم بأسمى التهنيت وأخلص الشكر سائلين الله اعلى قدر أن يعده علينا بعلينكم وعلى كاتبة الأمانة الإسلامية بالحسنة واليمين والبركة فتجتمع الكلمة وتتوحد الصف وتتصير الحق على الراسل.

سيد الله خطاكم ووفدكم بأسمى بركة وبرهان، وورقكم مؤلفكم من الخير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

إبراهيم الخليفة

الشيخ حسام كرافرة

بروتون ١٣١٨

البروتون ١٣١٨

البروتون ١٣١٨ - ١٣١٩ / ب. ب. ١٣١٨ - ١٣١٩ / ب. ب. ١٣١٨ - ١٣١٩

بسم الله الرحمن الرحيم

إهداء

إلى صاحب الفضيلة أحد علماء المسلمين في باكستان

إلى الصداقة المخلصة التي لم أر شخصها وإنما رأيت فكرها.

لم أسمع حديثه وإنما سمعت جريان أسلوبه في الكتابة كأنه السحر

إلى صاحب الأسلوب الأخاذ

إلى من تفضل باهدائي أولاً بعض فكره لعلني أستطيع أن أقال عنده ما

أصير إليه من تقدير

إلى العالم المفضل الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادري

أهدى نسخة من كتابي هذا نصوص أدبية تذوق واحساس

راجيا أن تنزل منه منزل القبول

أخوكم

د. رزقي مرسى أبو العباس علي

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ

أستاذ مساعد بقسم اللغة العربية

١٧ يونيو ١٩٩٨ م

وآدابها

كلية الدراسات الإسلامية (بين)

القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادري أحد علماء المسلمين  
الأفاضل في باكستان أهدي نسخة من دراستي المتواضعة والتي هي  
تحت اسم "مدخل إلى دراسة الأدب الجاهلي" ، لقد اهتممت بهذه  
الصفحة الأدبية حيث رأيتهما أنفع الصفحات الأدبية على الإطلاق طول  
العصور التي مرت بأدبنا العربي ، ولم لا وقد نزل القرآن يتحدى أهل هذا  
العصر ، ولو أن خالفنا رأي أن عصرا من عصور أدبنا العربي سوف يبلغ  
مرتبة مثل العصر الجاهلي لتحدى ، وإن كان تحدى القرآن للإنس  
والجن جميعا على مر العصور - وأرجو أن تكون دراستي هذه محل  
إعجاب ، وأسمع رأي قارئها في القريب العاجل إن شاء الله تعالى ، وأنا  
في حاجة إلى أن أستمع إلى صوت الشيخ محمد عبدالحكيم شرف  
القادري عن طريق قراءة بعض مؤلفاته ، والله أسأل أن يعيننا جميعا على  
خدمة العلم والدين

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ      دكتور رزقي مرسى أبو العباس  
١٧ يونيو ١٩٩٨ م      الاستاذ المساعد بكلية الدراسات  
الإسلامية العربية (بين)  
قاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى واحد من علماء المسلمين في باكستان شقيقة الإسلام  
والتي نطمح أن تكون عوناً له إن شاء الله وهذا أمر لا يستغرب للإسلام  
رحم بين أهله وهو رأينا التي للشف حولها و نستظل بسمته العظمى ،  
وهي قولنا لا اله إلا الله محمد رسول الله -

إلى أحد علماء المسلمين وهو الشيخ محمد عبد الحكيم  
شرف القادري والذي نطمح في أن يحظى أسلوبنا ولو ببعض التقدير في  
نفسه رأيت أن أهدي إليه دراستي المتواضعة حول إثني عشر نصاً أدبياً  
والعنا ، نصفها على الذروة من التعبير ، والنصف الآخر له من المطابقة  
والظرف ما يشدنا إلى قرائته والله أسأل أن يجعل دراستي هذه محل  
تقدير من كل من يقرأها لا زلت أطمح في سائر مؤلفات الشيخ محمد  
عبدالحكيم شرف القادري

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ      دكتور/ رزقي مرسى أبو العباس  
١٧ يونيو ١٩٩٨ م      الاستاذ المساعد بكلية الدراسات  
الإسلامية والعربية (بين)  
القاهرة



بسم الله الرحمن الرحيم

محمدين جبر الله (الخير) (الخير)

إلى العلامة المحدث فضيلة الشيخ محمد عبدالحكيم شرف المحقق  
القادرى النقشبندى - حفظه الله تعالى ورعاه  
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد

فأرجو من الله عز وجل أن تصلكم رسالتى هذه وأنتم على أحسن حال  
سمعت عنكم كثيرا فأحببتكم قبل رؤيتكم فلهذا أتشرف بأن أطلب  
منكم الإجازة ليكون لى شرف الاتصال بالنسب الأكرم صلى الله عليه  
وسلم عن طريقكم و بسندكم بارك الله فيكم وجعلنا وإياكم من  
المتمسكين بشرعه الكريم المهتدين بهدى سيد الأنبياء والمرسلين  
وجننا وإياكم جميع البدع ما ظهر منها وما بطن والله يبرعكم  
محبكم وطالب الإجازة والدعاء

محمد بن عبد الله الرشيد

